عمران سیریز

ڈیتھ سرکل

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ------- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 60/- روپے

www.urdukorner.com

چند باتیں

معزز قارئین !

سلام مسنون ! نیا ناول "ڈیتھ سرکل" آپ کے ہاتھوں میں ہے اس ناول میں مجرم بڑی خاموشی سے عمران کے ملک میں داخل ہوتے ہیں اور ان کی سرگرمیاں بغیر کسی کو چونکائے شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر ایک دوست ملک کی طرف سے اطلاع آ جاتی ہے کہ بین الاقوامی مجرم ان کے ملک میں داخل ہو چکے ہیں۔ حکومت چونک اٹھتی ہے لیکن اس بار ایک نیا ہی چکر شروع ہو گیا۔ صدر مملکت یہ کیس سیکرٹ سروس کو دینے سے انکار کر دیتے ہیں اور کیس سپرنٹنڈنٹ فیاض کو دے دیا جاتا ہے۔ سر رحمان اس کیس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور فیاض کو خاص طور پر منع کر دیا جاتا ہے کہ وہ عمران سے کسی قسم کی امداد نہ لے۔ چنانچہ سوپر فیاض اس کیس پر کام شروع کر دیتا ہے ــــــ مگر وہ جسے مجرم سمجھ کر ہتھکڑیاں ڈالتا ہے۔ وہ ایک معزز مہمان ہوتا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ سر رحمان کو اس معزز مہمان کے سامنے فیاض کی غلطی کی معافی مانگنی پڑتی ہے۔

آخر کار فیاض کو مجبور ہو کر عمران کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑتے ہیں عمران جواب میں سودے بازی شروع کر دیتا ہے اور پھر مجرموں کی لاشیں فروخت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ فیاض کبھی ایک لاکھ روپے میں مجرم

www.urdukorner.com

خریدتا ہے اور کبھی ڈیڑھ لاکھ روپلے میں مجرم کی لاش ـــــــ وہ روتا بھی ہے ـــ چلاتا بھی ہے ـــــ احتجاج بھی کرتا ہے ـ مگر مجرم تو اُسے خریدنے ہی پڑتے ہیں ۔ عمران کا مجرم فروخت کرنے کا بزنس عروج پر پہنچ جاتا ہے اور سوپر فیاض کی دولت میں تیزی سے کمی آتی چلی جاتی ہے ۔

اس طرح بالکل منفرد ـــ انوکھی ـــ اور انتہائی دلچسپ کہانی وجود میں آجاتی ہے جس میں قدم قدم پر قہقہے گونجتے سنائی دیتے ہیں اور ان قہقہوں کی گونج میں مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ اور مجرموں کی خرید و فروخت بھی جاری رہتی ہے ۔

یہ کہانی بالکل انوکھے انداز میں لکھی گئی ہے ۔ ایسی کہانی جسے پڑھ کر آپ بھی بے اختیار قہقہے لگانے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ اس کہانی میں عمران کا ایک نیا روپ سامنے آتا ہے ۔ بالکل منفرد اور انوکھا انداز مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی آپ کو بے پناہ پسند آئے گی ۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم ۔ اے

www.urdukorner.com

عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں دارالحکومت کی سب سے معروف سڑک کے فٹ پاتھ پر ٹہلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا ___ اس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔ وہ یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دکانوں کے شوکیسوں اور فیشن ایبل لڑکیوں کو دیکھتا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار کسی شہر میں داخل ہوا ہو۔

وہ آج کل فارغ تھا اور جب بھی وہ فارغ ہوتا وہ اپنا وقت اس قسم کی حرکتیں کر کے ہی گزارتا تھا ___ آج بھی اسنے دارالحکومت کے ایک نو تعمیر شدہ ہوٹل "فردوس" میں رات کا کھانا کھانے کا فیصلہ کیا۔ چوں کہ اس ہوٹل کا افتتاح چند روز قبل ہوا تھا۔ اور عمران اس سے پہلے کبھی اس ہوٹل میں نہیں گیا تھا ___ اس لئے تکمیل تفریح حاصل کرنے کے لئے اس نے نہ صرف ٹیکنی کلر لباس پہنا بلکہ وہ پیدل ہی ہوٹل کی طرف چل پڑا۔ اور اس وقت وہ اس

www.urdukorner.com

ہوٹل میں جانے کے لئے ہی فٹ پاتھ پر ٹہلتا ہوا چل رہا تھا۔
"صاحب ــــ کیا آپ میری بات سنیں گے"۔
اچانک عمران کے کانوں میں ایک نسوانی آواز گونجی اور عمران ٹھٹھک کر رک گیا ــــ اس نے تیزی سے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ جہاں ایک نوجوان اور خوب صورت مقامی لڑکی سادہ مگر صاف ستھرے لباس میں کھڑی اس کی طرف دیکھ رہی تھی ــــ لڑکی کے چہرے پر پھیلی ہوئی بے پناہ معصومیت نے عمران کو بے حد متاثر کیا۔
"معاف کیجئے ــــ میں اونچا سنتا ہوں۔ اس لئے اگر آپ کچھ سنانا چاہتی ہیں تو آپ کو کانوں پر ہاتھ رکھ کر ترنم میں کہنا پڑے گا"ــــ عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا۔
"کس کے کانوں پر ــــ آپ کے یا اپنے"ــــ لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ فقرہ خاصا برجستہ انداز میں کہا گیا تھا۔
"میرے کان تو گوند سے چپکے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہاتھ رکھے تو وہ بے چارے نیچے گر پڑیں گے ــــ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے کانوں پر ہی ہاتھ رکھ لیں۔ یہ مجھے خاصے مضبوط نظر آرہے ہیں"ــــ عمران نے جواب دیا۔
"مگر میرے کان تو بالوں میں چھپے ہوئے ہیں اس لئے مجبوری ہے"ــــ لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر عمران کے دونوں کان پکڑ لیئے۔

www.urdukorner.com

"ارے ارے ـــــ محترمہ ارے" ـــــ عمران نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ راہ جاتے لوگ بھی فٹ پاتھ پر ہونے والا یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ کر رک گئے۔ ان سب کے چہروں پر شدید حیرت تھی۔

"کیا بات ہے محترمہ ـــــ کیا یہ آپ کو چھیڑ رہا تھا" ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں ہمدردی سے زیادہ شرارت تھی۔

"آپ سے مطلب ـــــ آپ اپنی راہ لیں" ـــــ لڑکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں اس نوجوان سے کہا اور وہ نوجوان جھجھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

لڑکی نے بدستور عمران کے دونوں کان پکڑے ہوئے تھے اور عمران کی بڑی حالت تھی ـــــ اس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جارہا تھا۔

"ایک چونی ہے آپ کے پاس" ـــــ اچانک لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چونی ـــــ جی چونی ـــــ آپ چونی کے متعلق پوچھ رہی ہیں نا ـــــ جج ـــــ جی ہاں ـــــ ہو گی مگر......" ـــــ عمران نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر جیبیں بڑی طرح ٹٹولنے لگا۔

"میرے پاس چونی کم ہے۔ سینما کی ٹکٹ لینے میں۔ اور میں فلم دیکھنا چاہتی ہوں" ـــــ لڑکی نے بڑی معصومیت

www.urdukorner.com

سے جواب دیا اور اُسی لمحے ہاتھ عمران کے کانوں سے ہٹا لیئے۔

"کیا بات ہے ــــ یہ آپ نے یہاں کیا مجمع لگا رکھا ہے" اچانک ایک ٹریفک کانسٹیبل نے مجمع کو ہٹا کر اندر آتے ہوئے کہا۔

"یہ چوٹی مانگ رہی ہیں" ــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ابھی رو پڑے گا۔

"چوٹی مانگ رہی ہے ــــ کیوں" ــــ سپاہی نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"سنو کانسٹیبل ــــ یہ شخص مجھے اغوا کر کے لے آیا ہے۔ اور اب مجھے بیچنا چاہتا ہے۔ اب میں نے شور مچایا تو مجھے پاگل بنا رہا ہے۔ کہتا ہے چوٹی مانگتی ہے ــــ ہونہہ ــــ میں کیوں مانگوں چوٹی" ــــ لڑکی نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ تم اسے اغوا کر کے لے آئے ہو چلو تھانے" کانسٹیبل نے مونچھوں کو مروڑتے ہوئے اور سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر عمران کی کلائی پکڑ لی۔

"ارے ارے ــــ یہ جھوٹ بول رہی ہے ــــ غضب خدا کا" ــــ عمران نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارو مارو اسے ــــ یہ لڑکیاں اغوا کرتا ہے" اچانک مجمع میں سے کسی نے چیخ کر کہا۔ اور شاید مجمع اس قسم کے موقعے کے انتظار میں تھا ــــ اس لئے وہ سب شور مچاتے

www.urdukorner.com

اور چیختے ہوئے عمران پر جھپٹ پڑے۔ مگر دوسرے لمحے سپاہی کے حلق سے گالیاں اور چیخیں نکلنے لگیں ـــــــ عمران نے بڑی پھرتی سے ایک جھٹکا دے کر سپاہی کو اپنے اوپر کر کے خود اس کے نیچے چھپ گیا تھا اور بے چارے سپاہی پر بے بھاؤ کی پڑنے لگیں ـــــــ اور جب تک مجمع کو احساس ہوتا کہ وہ عمران کی بجائے سپاہی کو پیٹ رہے ہیں۔ سپاہی بے چارہ اچھی خاصی مرمت کرا چکا تھا۔ اور جب لوگوں کو احساس ہوا کہ انہوں نے ایک باوردی کانسٹیبل کو سرِ عام پیٹ ڈالا ہے۔ وہ سب تیزی سے مڑے اور پھر جدھر لوگوں کا منہ اٹھا لوگ بھاگ لئے ـــــــ اور اسی لمحے عمران نے زور سے کانسٹیبل کو دھکا دیا اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ذرا آگے ایک ریستوران میں گھسا اور پھر اس کے پچھلے دروازے سے نکل کر آگے بڑھتا چلا گیا۔

اس لڑکی نے اچھا خاصا مسئلہ بنا کر رکھ دیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اگر وہ اب نہ بھاگا تو پھر تھانے تک تو لازماً جانا ہی پڑے گا ـــــــ اور وہ اس وقت تھانے جانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اسی لمحے اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روکا اور پھر جلدی سے اس کا دروازہ کھول کر اس میں سوار ہو گیا۔

"ہوٹل فردوس"ـــــــ عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اور عمران بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا رہا جیسے اسے خطرہ ہو کہ ابھی مجمع اس کو پیچھے سے آ کر پکڑ لے گا ـــــــ لیکن جب کوئی نظر نہ آیا تو

www.urdukorner.com

عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر نشست سے سر ٹکا دیا ۔۔۔۔۔ وہ لڑکی کے اس انداز کی جرأت اور مذاق پر اب دل ہی دل میں حیران ہو رہا تھا۔ یا تو وہ لڑکی واقعی پاگل تھی یا پھر حد سے زیادہ خود اعتماد ۔۔۔۔۔ ویسے عمران کو اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے بھی پاگل پن کی جھلکیاں نظر نہ آئی تھیں۔ اس لئے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ لڑکی نے مذاق کیا ہے ۔۔۔۔۔ بہرحال وہ لڑکی کی ہمت پر دل ہی دل میں داد دے رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نو تعمیر شدہ ہوٹل فردوس کی عظیم الشان بلڈنگ کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور اس کے بڑے گیٹ کے سامنے جا کر رکی ۔۔۔۔۔ عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے کرایہ دینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر یوں چونکا جیسے جیب کٹ گئی ہو۔ اور اس نے تیزی سے دوسری جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔

"کرایہ دیں۔ یہ اداکاری بند کریں۔ میں نے آپ جیسے بڑے اداکار دیکھے ہیں" ۔۔۔۔۔ اچانک ڈرائیور نے کرخت لہجے میں کہا وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اچھا ۔۔۔۔۔ میری اداکاری اچھی ہے ۔۔۔۔۔ بہت اچھے۔ آج پہلی بار کوئی قدردان ملا ہے۔ چلو پھر جلدی سے ہدایت کار جلالی جلال پوری کے پاس" ۔۔۔۔۔ عمران اچھل کر واپس ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔۔ کرایہ نکالو ۔۔۔۔۔ اور نیچے اترو ورنہ دانت

www.urdukorner.com

باہر نکال دوں گا"۔۔۔۔ ڈرائیور نے غصے سے پلٹ کر کہا۔

"چلو نکال دو دانتوں کو باہر۔ ویسے بھی عذاب بنے ہوئے ہیں۔ صبح شام برش کرتے رہو۔ پیسٹ ملتے رہو۔ خواہ مخواہ کا خرچہ"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"تم اترتے ہو نیچے یا نہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بھئی ۔۔۔۔ تم دانتوں کی بجائے آنکھیں نکال رہے ہو۔ یہ بات غلط ہے"۔۔۔۔ عمران نے خوف زدہ انداز میں نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ آجاتے ہیں مفت خورے۔ جیب میں پیسے نہیں اور ٹیکسی پر بیٹھ جاتے ہیں جیسے ان کے باپ کی ہو"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور گیئر لگا کر ٹیکسی کو آگے بڑھانا چاہا۔ اسی لمحے عمران نے جیب سے سو کا ایک نوٹ نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینک دیا۔

"باقی اپنے جیسے کسی مستحق کو دے دینا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑے باوقار انداز میں بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔ اور ٹیکسی ڈرائیور یوں آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتا رہ گیا جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ اُسے اچانک دکھائی دے گیا ہو۔ اور پھر اس نے چونک کر یوں تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھائی جیسے ایک لمحے کی بھی دیر ہوئی تو عمران اس سے نوٹ واپس کھینچ لے گا۔

www.urdukorner.com

عمران بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا مین گیٹ پر پہنچا۔ مین گیٹ کے دونوں اطراف میں دو باوردی دربان بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے ____ جیسے ہی عمران ان کے قریب پہنچا وہ دونوں مشینی انداز میں رکوع کے بل جھکتے چلے گئے اور عمران بھی چلتے چلتے ٹھٹھک کر رکا اور پھر وہ بھی رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔ وہ دونوں دوسرے لمحے سیدھے ہوئے تو عمران کو اپنے سامنے رکوع کے بل جھکے ہوئے دیکھ کر بُری طرح چونک پڑے۔

"ارے ارے صاحب ____ یہ آپ کیا کر رہے ہیں"۔ ان دونوں نے حیرت سے بھرپور لہجے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو کہیں بھی نہیں دکھائی دی۔ ذرا اپنا پیر اٹھاؤ تو"۔ عمران نے جھکے جھکے ایک دربان سے کہا۔

"جی جی ____ پیر اٹھاؤں ____ مگر کیوں" ____ دربان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شاید تمہارے پیر کے نیچے آگئی ہو" ____ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"پیر کے نیچے ____ مگر کیا صاحب" ____ دربان پہلے کی طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"چونی گری تھی نا تمہاری ____ وہی ڈھونڈ رہے تھے نا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہی ____ ہی ____ صاحب ____ ہم تو آپ کو سلام کر رہے

www.urdukorner.com

تھے "۔۔۔۔ دونوں دربانوں نے بیک وقت دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"بدتمیز ۔۔۔۔ میں تمہارے قدموں میں بیٹھا ہوا ہوں جو تم اس طرح جھک کر سلام کر رہے تھے "۔۔۔۔ عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہ نہ صاحب ۔۔۔۔ ہمیں تو منیجر صاحب نے ایسے سلام کے لئے کہا تھا جناب ۔۔۔۔ ہمارا کوئی قصور نہیں "۔۔۔۔ دونوں نے عمران کو بگڑتے دیکھ کر گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا ۔۔۔۔ میں پوچھتا ہوں تمہارے منیجر سے۔ اس نے کیا تماشا بنا رکھا ہے "۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

" اندر داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے چلتا ہوا سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ ہوٹل کا خوب صورت ہال عورتوں اور مردوں سے پُر تھا۔ ہر طرف قہقہے بکھرے ہوئے تھے۔

" کہاں ہے تمہارا منیجر "۔۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی زور سے کاؤنٹر پر مکہ مارا اور کڑک دار لہجے میں کہا۔ اور اس کی آواز سے ہال پر یک دم سکوت طاری ہو گیا ۔۔۔۔ قہقہے دم توڑ گئے اور سب لوگ چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے۔

" آپ کون ہیں ۔۔۔۔ اور یہ کیا انداز ہے۔ آپ کو کس نے اندر آنے دیا ہے "۔۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑی ہوئی خوب صورت سی لڑکی نے آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"میں پوچھتا ہوں کہاں ہے تمہارا منیجر ——— میں اس گدھے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ دربانوں کو چھٹی دیتا ہی کیوں ہے جو انہیں اس طرح ڈھونڈھنی پڑتی ہے" ——— عمران نے ایک بار پھر پہلے سے زیادہ قوت سے کاؤنٹر پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"میری بات سنیئے مسٹر" ——— اچانک ایک شخص نے عمران کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے اس شخص کی طرف پلٹ پڑا۔

"آپ کو ہوٹل کے آداب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ آپ جیسے لفنگوں کا نہیں" ——— اس شخص نے عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ وہ خاصا قوی ہیکل نوجوان تھا ——— اور اس کے ٹھوس جسم اور چہرے پر موجود کرختگی سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ کہ اُسے رکھا ہی ہوٹل میں ایسے افراد سے نپٹنے کے لئے ہے۔

"ج ——— جی اچھا ——— بہت اچھا جناب۔ آئندہ خیال رکھوں گا جناب" ——— عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان کوئی اور بات کہتا عمران نے مڑ کر پہلے سے زیادہ قوت سے کاؤنٹر پہ مکہ مارا اور پہلے سے زیادہ بلند آواز سے چیخا۔

"کہاں ہے منیجر کا بچہ ——— احمق ——— گدھا" ——— عمران کی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔

"کیا خیال ہے جناب ——— اب ٹھیک ہے" ——— عمران

www.urdukorner.com

نے بڑے مطمئن انداز میں مڑ کر اس نوجوان سے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ——— اور وہ نوجوان اپنے ہی زور میں لٹو کی طرح گھومتا چلا گیا۔ اس نے عمران پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ مگر ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے بھڑنے میں کہاں آنے والا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے ہٹ گیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— اچانک ایک گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران پر ہاتھ چھوڑنے والا تیزی سے اس آواز کی طرف مڑا۔

عمران نے دیکھا کہ سامنے گیلری کے کونے والے کمرے کے دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا ——— اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات تھے۔

"باس ——— یہ شخص بدتمیزی کر رہا ہے" ——— اس نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہاں آنے والوں پر ہاتھ چھوڑ دو۔ پیچھے ہٹو نانسنس ——— اس آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ قدم بڑھاتا ہوا عمران کی طرف بڑھتا آیا۔

"میں آپ سے اپنے آدمی کی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ——— اس ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کے قریب آکر بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں منیجر سے ملنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے بڑے

www.urdukorner.com

باوقار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ میں یہاں کا منیجر ہوں۔ فرمائیے!" ــــ اس ادھیڑ عمر نے عمران کو سر سے پیر تک بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر بھی ناگواری کی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ لیکن شاید اس میں تحمل مزاجی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تھی۔ اس لئے وہ ہوٹل کے آداب کا خیال رکھ رہا تھا۔

"آپ منیجر ہیں ــــ ارے واقعی ــــ اچھا ــــ ویری گڈ۔ آپ تو مجھے اچھے بھلے آدمی نظر آ رہے ہیں!" ــــ عمران نے یوں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ شخص بھی منیجر ہو سکتا ہے۔

"تعریف کا شکریہ ــــ فرمائیے!" ــــ منیجر نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کے پاس کوئی دفتر نہیں ہے جہاں آپ کسی شریف آدمی کو لے جا سکیں ــــ فکر نہ کیجئے میں آپ کو چائے پلانے کے لئے نہیں کہوں گا!" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تمام تر حماقتیں یکدم غائب ہو گئی تھیں۔

"اوہ ــــ ویری سوری ــــ تشریف لائیے!" منیجر نے عمران کے چہرے کو رنگ بدلتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے واپس اُسی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے نمودار ہوا تھا ــــ اور عمران اس

www.urdukorner.com

کے پیچھے چل پڑا۔ البتہ وہ اس قوی ہیکل نوجوان کو آنکھ مارنے سے باز نہ رہا ——— جوزف ایک طرف خاموش کھڑا تھا اور اس نوجوان نے ایک جھٹکے سے منہ پھیر لیا۔ جیسے کہہ رہا ہو اگر منیجر نہ ٹپک پڑتا تو وہ عمران کی ہڈیوں کا سرمہ بنا کر رکھ دیتا۔

"آیئے ——— تشریف رکھیئے" ——— منیجر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سامنے رکھے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا رکھوں ——— معاف کیجئے میں کچھ اونچا سنتا ہوں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے صوفے پر بیٹھیئے" ——— منیجر نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔ اب اس کے لہجے میں وہ شائستگی باقی نہ رہی تھی جس کا مظاہرہ وہ ہال میں کر رہا تھا۔

"اچھا اچھا شکریہ" ——— عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور پھر اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"فرمایئے" ——— منیجر نے اپنے بازو میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کیا سننا پسند فرمائیں گے غزل ——— قطعہ ——— قصیدہ یا ہجو" ——— عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا جیسے کوئی موٹی سی بیاض نکالنا چاہتا ہو۔

اور منیجر نے جھنجھلا کر میز پر پڑی ہوئی گھنٹی پر زور سے ہاتھ مارا۔

www.urdukorner.com

"آپ تھے ہی اس قابل کہ آپ کو دھکے مار کر باہر نکال دیا جاتا ــــــ نجانے کون سے کون سے جانور اندر گھس آتے ہیں" ــــــ منیجر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور آکر منیجر بن کر بیٹھ جاتے ہیں" ــــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور منیجر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"گٹ آؤٹ ــــــ میں کہتا ہوں نکل جاؤ ورنہ میں پولیس کو بلواتا ہوں" ــــــ منیجر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ غصے کے مارے اس کے نتھنے بڑی طرح پھڑک رہے تھے۔ معاملہ شاید اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔

اسی لمحے وہی قوی ہیکل نوجوان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"جاؤ ایک کوک لاؤ جلدی ــــــ اور دیکھو ٹھنڈی ہو" منیجر کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا۔ اور وہ نوجوان حیرت سے سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا ــــــ منیجر واپس دھم سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"فی الحال اس رباعی پر گزارہ کیجئے پوری غزل بعد میں سناؤں گا" ــــــ عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر منیجر کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔ اور منیجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سرسری سی نظر کارڈ پر ڈالی ــــــ اور دوسرے لمحے وہ یوں اچھلا جیسے کارڈ کی بجائے اُسے میز پر ایٹم بم پڑا ہوا

www.urdukorner.com

ہو نظر آ گیا ہو۔

"اوہ ۔۔۔ آپ آپ ۔۔۔ اوہ معاف کیجئے ۔۔۔ معاف کیجئے۔ مجھے علم نہ تھا میں معافی چاہتا ہوں" ۔۔۔ منیجر کی گھبراہٹ کے مارے زبان ہکلانے لگ گئی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے کبھی کارڈ کو دیکھتا اور کبھی سامنے بیٹھے عمران کو۔

"آپ نے کیسے تکلیف کی۔ مجھے اطلاع ہوتی تو وہیں آپ کا گیٹ پر استقبال کرتا" ۔۔۔ منیجر بے چارے کا واقعی کارڈ دیکھتے ہی برا حال ہو گیا تھا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ میرا استقبال میری توقع سے کہیں زیادہ شاندار ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر میز پر پڑا ہوا کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس پر ایک نظر ڈالتے ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا ۔۔۔ اس نے کارڈ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب اسے معلوم ہوا تھا کہ منیجر بے چارہ کیوں گھبرا گیا ہے۔ کارڈ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو کا تھا۔ عمران اپنی جیب میں نجانے کون کون سے کارڈ بھرے رکھتا تھا اور اب اسے بھی نہیں معلوم تھا کہ کون سا کارڈ برآمد ہو کر منیجر کے سامنے پہنچا ہے ۔۔۔ اس لئے تو اس نے کارڈ اٹھا کر دیکھا تھا۔

"میں ایک بار پھر معافی چاہتا ہوں" ۔۔۔ منیجر بے چارہ اپنے سلوک سے گھبرایا ہوا تھا۔ ظاہر ہے نیا نیا ہوٹل کھولنا

www.urdukorner.com

اور پھر انٹیلی جنس بیورو کے سپیشل ڈائریکٹر سے ٹکراؤ۔ ان کے لئے تو موت کے برابر تھا۔

"آپ چاہتے رہیں آپ کو چاہنے سے کون روک سکتا ہے۔ ویسے ابھی آپ کی عمر ایسی بھی ہے کہ آپ چاہنا چھوڑ کر چاہا جانا شروع کردیں ـــــ عمران کا ذہن ایک بار پھر پٹڑی بدل گیا تھا۔

"جج ـــ جج ـــ جی ـــ بالکل جناب" ـــــ مینجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے سمجھ ہی نہ آرہی تھی کہ وہ کیا جواب دے۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان کوکا کولا کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا ـــــ اس کا بوتل پکڑنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خیرات میں کسی کو کچھ دے رہا ہو۔

"یہ کیا طریقہ ہے مشروب لانے کا بے وقوف۔ تمہیں اتنی تمیز نہیں کہ صاحب کو مشروب کیسے پیش کیا جاتا ہے۔ گٹ آؤٹ" ـــــ مینجر اس نوجوان پر ہی الٹ پڑا۔

"جج ـــ جی" ـــــ نوجوان اس اچانک افتاد سے بُری طرح بوکھلا گیا۔

"جاؤ ـــــ ہمارے ہوٹل کا بہترین مشروب گولڈن ڈراپس لے آؤ جلدی" ـــــ مینجر نے غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا اور نوجوان تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"مم ـــــ معاف کیجئے ـــــ ابھی نیا نیا عملہ ہے۔ انہیں

www.urdukorner.com

آداب نہیں آتے جناب" ـــــ منیجر نے بے بسی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو شاید ان صاحب کو دوسروں کو آداب سکھانے کے لئے رکھا ہوا ہے ـــــ اور حیرت ہے کہ اسے خود آداب نہیں آتے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ منیجر کوئی جواب دیتا۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ایک لڑکی ہنستی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"ڈیڈی ـــــ آج بڑا مزہ آیا" ـــــ لڑکی نے بری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے محترمہ ـــــ آپ یہاں بھی پہنچ گئیں۔ ارے خدا کی قسم میرے کان گوند سے چپکے ہوئے ہیں۔ اور میری جیب میں چونی بھی نہیں ہے" ـــــ اچانک عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ صوفے پر سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ رو دینے والا ہو گیا تھا ـــــ کیوں کہ یہ لڑکی وہی تھی جس نے اسے فٹ پاتھ پر روک لیا تھا۔

"اوہ ـــــ تم یہاں ـــــ تم یہاں کیسے" ـــــ لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یہ انٹیلی جنس بیورو کے سپیشل ڈائریکٹر مسٹر فرخ عارف

www.urdukorner.com

ہیں بیٹی۔ تمہارا پہلے تعارف ہے ان سے؟ ـــــ منیجر نے فوراً ہی عمران کا کارڈ کے مطابق تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید خطرہ تھا کہ ان کی بیٹی ان کی طرح گستاخی نہ کر دے۔

"یہ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو ہیں ـــــ کیوں مذاق کرتے ہیں ڈیڈی۔ یہ چیڑ قسم کا ملی بھلا اتنے بڑے عہدے دار کیسے ہو سکتے ہیں" ـــــ لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر معصومیت سی ابھر آئی تھی۔ اُسے شاید عمران کا ٹیکنی کلر لباس اور چہرے پر برسنے والی حماقت اور معصومیت دیکھ کر اپنے باپ کی بات پر یقین نہ آیا تھا۔

"شٹ اپ ـــــ تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔ چلو صاحب سے معافی مانگو" ـــــ منیجر اپنی بیٹی پر ہی الٹ پڑا۔

"صاحب ـــــ ناراض نہ ہوں یہ میری بیٹی شہلا ہے۔ کالج میں پڑھتی ہے بے حد شرارتی اور بدتمیز ہے"۔

منیجر نے بیٹی کو ڈانٹنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ واقعی سپیشل ڈائریکٹر ہیں۔ ڈیڈی آپ جو مرضی آئے کہیں مجھے یقین نہیں آرہا ـــــ بھلا سپیشل ڈائریکٹر اس طرح فٹ پاتھ پر پیدل چلا کرتے ہیں اور اس طرح کے احمقانہ لباس پہنتے ہیں۔ یہ تو نیچے گرے۔ ورنہ ان کی وہ بچاتی ہوتی مگر اب تک ہم ... ... لڑکی نے شرارت

www.urdukorner.com

بھرے لہجے میں کہا۔ اُسے باپ کے ڈانٹنے کے باوجود بھی عمران کے تعارف پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے ——— نکل جاؤ میرے دفتر سے۔ بار بار بکواس کئے چلی جا رہی ہو" ——— منیجر بے چارہ اپنی بیٹی کے ہاتھوں بُری طرح پھنس گیا تھا۔

"اچھا ڈیڈی ——— آپ کہتے ہیں تو یقین کر لیتی ہوں۔ سوری جناب سپیشل ڈائریکٹر صاحب" ——— شہلا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوتی تو نہیں مانگیں گی" ——— عمران نے جو خاموش بیٹھا تھا بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ——— وہ تو بس مذاق تھا۔ اب مجھے کیا معلوم کہ آپ جیسے ڈائریکٹر ہوتے ہیں" ——— شہلا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ جوتی کی کیا بات ہے" ——— منیجر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دراصل ڈیڈی ——— میں ہوسٹل میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گپ لگا رہی تھی کہ ڈائریکٹر صاحب یہاں سے گزرے۔ یہ غالباً پہلے جا رہے تھے ——— انہوں نے ہمیں بیٹھا دیکھ کر [illegible] اور ہماری [illegible] کے [illegible] دیکھ کر کہا کہ [illegible] ان کے انداز سے استفادہ ہی اچھی۔ چنانچہ میں نے جا کر ان کے [illegible] پھر [illegible]

www.urdukorner.com

اکٹھا ہو گیا۔ پولیس آگئی۔ اور میں نے کہہ دیا کہ انہوں نے مجھے اغوا کیا ہے اور اب بیچنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میری توقع کے مطابق مجمع ان پر ٹوٹ پڑا۔ مگر ڈیڈی ——— یہ ڈائریکٹر ہیں بڑے تیز۔ انہوں نے کانسٹیبل کو آگے کر دیا۔ اور کانسٹیبل بے چارہ مجمع کے ہاتھوں بُری طرح پٹ گیا۔ اور یہ دم دبا کر اوہ سوری ——— سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے" ——— شہلا نے یوں مزے لے لے کر ساری داستان سنانی شروع کر دی جیسے وہ کوئی پُر لطف قصہ سنا رہی ہو۔

"اوہ ——— ایسے مذاق اچھے نہیں ہوتے۔ تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے مگر تم باز نہیں آتیں ——— فرخ صاحب میں ان کی طرف سے آپ سے معافی چاہتا ہوں" ——— منیجر نے اپنے لبوں پر آنے والی مسکراہٹ کو زبردستی روکتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ جی میں نے ان سے لاکھ کہا کہ میرے کان گوند سے جڑے ہوتے ہیں ——— لیکن یہ مانی ہی نہیں اور پھر ستم یہ کہ میرے کان پکڑ کر مجھ سے ہی چونی مانگنی شروع کر دی۔ اب بھلا آپ سوچیں کہ کان بھی میرے پکڑے جائیں اور چونی بھی میں ہی دوں۔ یہ تو صریحاً ظلم ہے" ——— عمران نے منمنے سے لہجے میں کہا۔ اور شہلا کے ساتھ منیجر بھی اس بار اپنے حلق سے نکلنے والا قہقہہ نہ روک سکا۔

www.urdukorner.com

"آپ ہنس رہے ہیں۔ کمال ہے۔ آپ کے کان پکڑ کر آپ سے کوئی چونی مانگے تب آپ کو پتہ چلے" ۔۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور اس سے پہلے کہ منیجر یا شہلا کوئی جواب دیتے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا ۔۔۔۔ ٹرالی پر لمبے لمبے دو گلاس رکھے ہوئے تھے جن میں شہد سے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"ارے واہ ۔۔۔۔ گولڈن ڈرالیس ۔۔۔۔ ویری گڈ ڈیڈی۔ میری بھی یہی خواہش تھی" ۔۔۔۔ شہلا نے گلاس دیکھ کر اچھلتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ویٹر ٹرالی سے گلاس اٹھاتا شہلا نے جھپٹ کر گلاس اٹھایا اور اسے تیزی سے منہ سے لگا لیا۔

"صاحب ۔۔۔۔ کیا کروں اس لڑکی نے تو شرارتوں سے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا" منیجر نے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے دوسرا گلاس اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"پیجیئے پیجیئے ڈائریکٹر صاحب ۔۔۔۔ یہ مشروب تو قسمت والوں کو ملتا ہے" ۔۔۔۔ شہلا نے گلاس منہ سے ہٹا کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کی آنکھوں میں واقعی شرارت بھری ہوئی تھی۔ اور عمران نے یوں گلاس اٹھا لیا جیسے اسے خیال ہو کہ اگر اس نے فوری گلاس

www.urdukorner.com

نہ اٹھایا تو شہلا اُسے بھی جھپٹ لے گی۔

"یہ کان پکڑ محترمہ کس کالج میں پڑھتی ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل شہلا کے بے تکلفانہ انداز پر لطف آ رہا تھا۔

"دیکھیے ڈرائیکر صاحب ــــ میرا نام شہلا ہے کان پکڑ نہیں" ــــ شہلا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا کان پکڑ نہیں گلاس پکڑ سہی ــــ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اسی کالج میں داخلہ لے لوں۔ تاکہ فٹ پاتھ پر کسی شریف آدمی کے کان پکڑ کر اس سے چونی مانگنا تو سیکھ جاؤں"

عمران نے جواب دیا اور شہلا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں جیسے وہ تصور ہی تصور میں اپنی اس شرارت پر لطف اندوز ہو رہی ہو۔

"شہلا تو یہاں نہیں پڑھتی۔ یہ تو انگلینڈ رہتی ہے اپنی ماں کے پاس۔ ایک ہفتے سے یہاں آئی ہوئی ہے اور جب سے یہاں آئی ہے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے" ــــ منیجر نے بے چارگی اور بے بسی کے انداز میں کہا۔

"توبہ ڈیڈی ــــ ایک تو آپ الفاظ بڑے موٹے موٹے استعمال کرتے ہیں۔ یہ ناطقہ کیا ہوتا ہے" ــــ شہلا نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"ناطقہ اس کتاب کو کہتے ہیں جو سمجھ میں نہ آ سکے۔ لیکن مجبوراً پڑھنی پڑے جیسے آپ" ــــ منیجر کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے جواب

www.urdukorner.com

دیتے ہوئے کہا اور شہلا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ واقعی بے حد ذہین انسان ہیں۔ یہ تو یہاں کی انٹیلی جنس بیورو کی بد قسمتی ہے کہ آپ اس کے ڈائریکٹر بن گئے ——— اگر آپ انگلینڈ میں ہوتے تو یقیناً کسی پرائمری سکول میں ٹیچر لگے ہوئے ہوتے"۔ ——— شہلا نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے بی میں نے تمہیں ہزار بار سمجھایا کہ یہ انگلینڈ نہیں ہے پاکیشیا ہے ——— یہاں سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"۔ ——— نیجر نے شہلا کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی ——— میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ آپ یقین کریں انگلینڈ میں ان جیسے جینئس افراد کی بڑی قدر ہے"۔ شہلا نے شرارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک میز پر پڑے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی ——— اور نیجر نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— نیجر فردوس ہوٹل"۔ ——— نیجر نے لہجے کو با وقار بناتے ہوئے کہا۔ پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجبوراً مجھے ہی ہاتھ ملانا ہو گا"۔ ——— نیجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

مجھے جانے کے لئے معذرت کرنا پڑے گی جب سے

www.urdukorner.com

ہوٹل کھولا ہے روزانہ ڈیمانڈ بڑھتی جارہی ہے نہیں تو ہوٹل بند کرنے کی دھمکیاں ۔۔۔۔ یہ تو اچھا ہوا کہ آپ تشریف لے آئے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ آپ جیسے کسی بڑے افسر سے ملوں "۔ منیجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی تو اسی لئے آیا ہوں کہ ہوٹل بند کر دوں ۔ چلو اچھا ہوا آپ خود ہی بند کرنے پر تیار ہیں "۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں تو آپ سے شکایت کرنے والا تھا ۔ اور آپ الٹا مجھے ہی دھمکی دے رہے ہیں "۔۔۔۔ منیجر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا ۔۔۔۔ آپ شکایت کرنے والے تھے ۔ ضرور کیجئے ۔ لیکن رجسٹر شکایات تو ابھی جلد بندی کے لئے گیا ہوا ہے ۔ اور آئندہ دس سال تک اس کی جلد نہیں بننی "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ منیجر کوئی جواب دیتا ۔ اچانک دروازہ کھلا اور پھر عمران کو بے اختیار صوفے سے اچھلنا پڑا ۔۔۔۔ کیوں کہ دروازہ کھول کر اندر آنے والا سپرنٹنڈنٹ فیاض تھا ۔ پوری وردی اور مکمل جاہ و جلال کے ساتھ ۔

"یہ کیا تماشہ بنا رکھا ہے آپ نے "۔۔۔۔ سوپر فیاض نے دروازے میں داخل ہوتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔۔ میں نے "۔۔۔۔ عمران نے اچانک

www.urdukorner.com

کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور سوپر فیاض کی گردن تیزی سے عمران کی طرف گھومتی چلی گئی ——— اور پھر عمران کو دیکھتے ہی اس کا جاہ و جلال یوں رخصت ہو گیا جیسے کرایہ پہ لے کر آیا ہو۔

"اوہ تم ——— تم یہاں کیسے"——— سپرنٹنڈنٹ فیاض نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان کی مہربانی ہے کہ یہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ ورنہ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو تو اپنے دفتر میں ملاقات کا وقت نہیں دیتے"——— مینجر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو"——— سپرنٹنڈنٹ فیاض نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بھئی مجھے اجازت ——— باوردی لوگ آ گئے ہیں اب یہاں بے وردی لوگوں کا کیا کام"——— عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اچک کر عمران کی کلائی پکڑ لی۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر جلال ابھر آیا تھا۔

"اس نے کیا تعارف کرایا ہے اپنا"——— فیاض نے بڑے کڑک دار لہجے میں مینجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو فرخ عارف ہیں"——— مینجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

فیاض نے جس انداز میں عمران کی کلائی پکڑی ہوئی تھی اور عمران کے چہرے پر جس طرح بے چارگی اور بے بسی کے

www.urdukorner.com

تاثرات نظر آ رہے تھے اس نے منیجر کو بھی بوکھلانے پر مجبور کر دیا۔

"ہوں ـــــ تو یہ فراڈ ہیں۔ آج تم قابو آئے ہو۔ اب یہ منیجر گواہی دے گا اور میں دیکھوں گا کہ تمہارے ہاتھ میں ہتھکڑیاں کیسے نہیں پڑتیں"۔ ـــــ سوپر فیاض نے بڑے غصیلے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ معاف کر دو سوپر فیاض ـــــ غلطی ہو گئی۔ خدا قسم ایک گلاس شربت پیا ہے۔ قسم لے لو جو کچھ مانگا ہو بیشک پوچھ لو منیجر صاحب سے" ـــــ عمران نے یوں عاجزانہ لہجے میں کہا جیسے ابھی رو پڑے گا۔

"یہ ڈائریکٹر نہیں ہیں" ـــــ اچانک شہلا بول پڑی۔

"جی نہیں محترمہ ـــــ یہ ایک عام سا آدمی ہے اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ بس اپنے باپ کے عہدے پر اکڑتا ہے" ـــــ سوپر فیاض نے چونک کر شہلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور شہلا سے بات کرتے ہوئے اس کا لہجہ یک دم بدل گیا تھا۔

"مم ـــــ مم ـــــ معاف کر دو مس کیلا۔ اوہ سوری۔ مس ہیلہ۔ ارے خدا کی پناہ۔ میری یادداشت مس ٹھیلا۔ ہاں ہاں ٹھیلا ـــــ آپ ہی سفارش کر دیجیے" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"منیجر ـــــ فوراً پولیس کو فون کرو۔ اور اس وقت تک اپنے آدمی بلاؤ۔ یہ آدمی اگر ہوٹل سے باہر نکل گیا تو میں تمہیں اندر

www.urdukorner.com

کر دوں گا۔" ـــــ سوپر فیاض نے چیخ کر غیرت سے کہا۔ اور منیجر بے چارہ بوکھلا کر انٹر کام کا رسیور اٹھائے بغیر اس کا بٹن دبانے لگا۔

"ڈیڈی ـــــ یہ آپ کیا کر رہے ہیں رسیور تو اٹھائیں" شہلا نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس سچوئیشن سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی ـــــ اور منیجر نے بوکھلاہٹ میں اس کی بات ہی نہ سنی اور بٹن دبا کر رسیور اٹھا لیا۔ اور چیخ چیخ کر آدمی بلانے شروع کر دیئے ـــــ حالانکہ اس طرح رابطہ ہی قائم نہ ہوا تھا۔

"مس شہلا ـــــ آپ سفارش نہیں کریں گی۔ یہ حضرت آپ جیسی لڑکیوں کی سفارش بے حد مانتے ہیں" ـــــ عمران نے ایک بار پھر شہلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ ـــــ میرا نام بگاڑنے کی کوشش نہ کرو ورنہ حلیہ بگاڑ دوں گی" ـــــ شہلا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کس کا ـــــ سوپر صاحب کا ـــــ ان کا حلیہ تو پہلے ہی بگڑ چکا ہے۔ بے چارے سوپر" ـــــ عمران نے سوپر کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ ورنہ زبان کھینچ لوں گا۔ اب تم مجرم ہو" سپرنٹنڈنٹ فیاض بھلا شہلا کے سامنے یہ بے عزتی کیسے برداشت کر لیتا۔

"جانے دو یار ـــــ مجھ پر فرد جرم لگی تو بہت سے پردہ نشینوں

www.urdukorner.com

کے بھی نقاب اتر جائیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آج نہیں چھوڑوں گا۔ اتنے بڑے ہوٹل کا منیجر گواہی دے گا تو میں دیکھوں گا کہ کون تمہیں بچاتا ہے"۔۔۔۔۔ فیاض نے یوں تیز ملاتے ہوئے کہا جیسے آج اس نے عمران کو بُری طرح پھنسا لیا ہو۔

"بالکل جناب۔۔۔۔۔ بالکل میں گواہی دوں گا ڈٹ کر دوں گا"۔ منیجر نے جواب دیا۔

"مگر اس تہہ خانے کی گواہی کون دے گا۔ جس میں غیر ملکی شراب بھری ہوئی ہے سمگل شدہ"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جج۔۔۔ جی۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ جی۔ ایسی کوئی بات نہیں صاب سپرنٹنڈنٹ صاحب۔۔۔۔۔ دراصل یہ ہوٹل کا معاملہ ہے۔ میں جناب کسی سے دشمنی مول نہیں لے سکتا۔ اس لئے مجھے تو اس گواہی سے معاف فرمائیں۔ اور عمران صاحب نے تو جی مجھ سے تو کوئی بات ہی نہیں کی۔۔۔۔۔ وہ تو میں نے ہی سمجھا تھا اور بالکل غلط سمجھا تھا"۔۔۔۔۔ منیجر نے فوراً ہی پٹڑی بدلتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اس نے تمہیں اپنا غلط عہدہ نہیں بتایا"۔۔۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔۔ ہم تو بس دوستانہ انداز

www.urdukorner.com

میں بات چیت کر رہے تھے۔ یہ تو میری بیٹی شہلا کے پرانے واقف کار ہیں ——— کیوں شہلا بیٹی؟" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"پرانے تو نہیں ——— دو تین گھنٹے پہلے کے تو ہیں"

شہلا نے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں بھی حیرت تھی وہ بھی شاید باپ کی اس قلابازی پر حیران تھی۔

"میں تم کو بھی بند کرا دوں گا۔ کہاں ہے وہ سمگل شدہ شراب میں ہوٹل پر چھاپہ مار دوں گا" ——— فیاض نے ایک جھٹکے سے عمران کی کلائی چھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ اب منیجر پر چڑھ دوڑا تھا۔

"دھیرج سپرنٹنڈنٹ صاحب دھیرج ——— وہ شراب تو برآمد ہوتی رہے گی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ تمہارے بنک اکاؤنٹوں کی تفصیل ڈیڈی تک پہنچا دوں ——— کل ہی کہہ رہے تھے کہ حکومت کو آج کل رقم کی شدید ضرورت ہے" ——— عمران نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اوہ ——— تم سور ——— تم شیطان ——— تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ غضب نہ کرنا" ——— فیاض عمران کی بات سنتے ہی بری طرح بوکھلا گیا۔

"پھر یہ دونوں لقب تم کی بجائے لفظ میں لگا کر کہو"

"ہاں ہاں ——— میں سور میں شیطان" ——— فیاض نے تیزی سے کہا۔ اُسے علم تھا کہ اگر اس نے فوری طور پر یہ لفظ

www.urdukorner.com

نہ کہے تو عمران اور خراب کرتا۔

اور پھر شہلا کے حلق سے نکلنے والے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"میں پوچھ لوں گا تم سب سے"۔۔۔۔۔۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"ارے ارے۔۔۔ سنو تو سہی۔۔۔۔ مجھے ذرا گھر تک تو ڈراپ کر دو۔ کچھ تو سرکاری پیٹرول کا فائدہ ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"بہتر جناب ___ آپ بے فکر رہیں یہ کیس ہم ڈیل کر لیں گے۔" ___ سردار خان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان تو مجھے یہی مشورہ دے رہے تھے کہ کیس سیکرٹ سروس کو دے دیا جائے ___ لیکن میں نے ہی فیصلہ کیا کہ پہلے آپ کے محکمے کو دیکھ لوں۔ اب سارے کیس سیکرٹ سروس کرتی رہے تو پھر انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کو تو بند ہی کرنا پڑے گا" ___ دوسری طرف سے صدر مملکت نے کہا۔ گو ان کا لہجہ بے حد نرم تھا ___ لیکن ان کے لہجے میں چھپی ہوئی دھمکی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ___ دراصل میرے محکمے کو آزمایا نہیں جاتا۔ ورنہ میرا محکمہ سیکرٹ سروس سے کہیں زیادہ فعال

www.urdukorner.com

اور تیز ہے "۔ ـــــــ سر رحمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ فائل آپ کے پاس پہنچ رہی ہے۔ ایک ہفتے کے اندر مجھے کامیابی کی رپورٹ چاہیئے" ـــــــ صدر مملکت نے کہا۔

"بہتر جناب" ـــــــ سر رحمان نے جواب دیا۔ اور جب دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا تو انہوں نے بھی رسیور رکھ دیا۔ لیکن ان کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا تھا ـــــــ آنکھوں میں جلال اتر آیا تھا۔ صدر مملکت نے ان پر زبردست طنز کیا تھا۔ اور سر رحمان کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ ایک دن میں کیس حل کر کے صدر کے منہ پر فائل واپس ماریں ـــــــ لیکن ظاہر ہے ایک دن میں کیس حل ہو جاتا تو پھر کیس ہی کیوں بنتا۔ اور فی الحال تو انہیں اتنا بھی علم نہ تھا کہ کیس ہے کیا۔ ابھی چند لمحے پہلے صدر مملکت کا فون آیا تھا ـــــــ اور انہوں نے کہا کہ وہ ایک کیس ان کے محکمہ کو ٹرانسفر کر رہے ہیں۔ بہرحال انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اس کیس کو ہر قیمت پر حل کیا جائے گا ـــــــ انہوں نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ تو دوسرے لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بلاؤ" ـــــــ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــــ چپڑاسی نے بوکھلا کر جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے میں غائب ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض اندر داخل ہوا۔ وہ

www.urdukorner.com

سہما ہوا لگتا تھا۔ شاید چپڑاسی نے خراب موڈ کی رپورٹ اُسے پہلے ہی پہنچا دی تھی۔

"یس سر"۔۔۔۔ فیاض نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ سر رحمان نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض یوں کرسی کے کنارے پر ٹک گیا جیسے کسی بھی لمحے اٹھ کر بھاگ جائے گا۔

"آرام سے بیٹھو۔۔۔۔ ایسے بیٹھتے ہیں کرسی پر"۔۔۔۔ سر رحمان کا موڈ تو پہلے ہی بگڑا ہوا تھا۔ اور پھر فیاض کو اس انداز میں بیٹھتے دیکھ کر درجہ حرارت کچھ اور اوپر ہو گیا۔

"جج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ جی"۔۔۔۔ فیاض نے پیچھے کی طرف ہٹ کر اور کرسی کی پشت سے کمر لگا کر جواب دیا۔

"تم انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ ہو یا گھسیارے ہو" سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا وہ فیاض کو بغور دیکھ رہے تھے۔

"جج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ ہوں"۔۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ پہلے سے اور زیادہ گھبرا گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔ تم سپرنٹنڈنٹ نہیں گھسیارے ہو۔ میں کہتا ہوں تم گھسیارے ہو"۔۔۔۔ سر رحمان نے غصے سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ج ــــ جی ــــ ٹھیک ہے" ــــ فیاض نے رودینے والے لہجے میں کہا۔ اُسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ اب وہ کیا جواب دے۔

"کیا ٹھیک ہے" ــــ سر رحمان نے کڑکتے ہوئے کہا۔

"جی ــــ یہی کہ میں گھسیارہ ہوں" ــــ فیاض نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پسینہ بہنے لگا تھا۔ سر رحمان کے سامنے اس کی یہی حالت ہوا کرتی تھی۔ اور پھر جب سر رحمان غصے میں ہوں پھر تو بے چارے فیاض کو گھسیارہ بننا ہی پڑتا تھا۔

"تم گھسیارے ہو ــــ پھر تو صدر مملکت سچ کہہ رہے تھے۔ جس ڈیپارٹمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ گھسیارے ہوں اُسے بند ہی کر دینا چاہیے۔ گیٹ آؤٹ" ــــ سر رحمان نے چبا چبا کر بات کی اور آخری الفاظ پر وہ بُری طرح چیخ پڑے۔

"یس سر" ــــ فیاض ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگنے لگا۔

"ٹھہرو" ــــ سر رحمان نے چیختے ہوئے کہا۔

"ج ــــ جی" ــــ فیاض نے ٹھٹھک کر مڑتے ہوئے کہا۔ اب اس کا ذہن پوری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو ــــ کس کی اجازت سے جا رہے ہو" سر رحمان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"جی ــــ آپ نے تو گٹ آؤٹ کہا تھا" ــــ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اور تم بھاگے جا رہے ہو ــــ اس لئے تمہیں تنخواہ ملتی ہے کہ تم اٹھ کر بھاگ جاؤ ــــ یہاں بیٹھو" ــــ سر رحمان نے کہا اور فیاض مرے مرے قدموں سے واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب مکمل طور پر حیرت اور بے چارگی جھلک رہی تھی۔ ظاہر ہے اس بار وہ بُرا پھنسا تھا۔

اُسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بجی تو سر رحمان نے بٹن دبا دیا۔

"سر ــــ پرنٹنڈنٹ سیکرٹریٹ سے ایک فائل موصول ہوئی ہے" ــــ دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا۔

"بھیج دو ــــ فوراً ــــ جلدی" ــــ سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"ہونہہ ــــ تو تم بھاگ رہے تھے۔ کام سے بھاگ رہے تھے۔ سنو فیاض ــــ میں نے اب تک تمہاری حرکتیں بہت برداشت کی ہیں۔ لیکن اب معاملہ میری عزت کا ہے اور تم جانتے ہو اپنی عزت کی خاطر میں تمہاری بوٹیاں بھی نوچ سکتا ہوں"۔ سر رحمان نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں جناب ــــ جانتا ہوں" ــــ فیاض نے یوں زور زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی گردن میں مشین فٹ کر دی گئی ہو۔

"کیا جانتے ہو" ــــ سر رحمان پھر الٹ پڑے۔

www.urdukorner.com

"ج ـــــ جی ـــ جی" ـــــ فیاض اور زیادہ بوکھلا گیا۔ لیکن اس کی جان بچ گئی۔ کیونکہ اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور پی۔ اے ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا ـــــ اور اس نے فائل لاکر سر رحمان کے سامنے رکھ دی۔ فیاض پی۔ اے کو دیکھتے ہی اکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور اس نے چہرے کو باوقار بنانے کی پوری کوشش کی ـــــ ظاہر ہے وہ انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ تھا۔ کوئی گھسیارہ تو نہ تھا۔

پی۔ اے فائل رکھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔ اور سر رحمان فائل کھول کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئے۔ فیاض خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا ـــــ ایک بار تو اس کا جی چاہا کہ چپکے سے اٹھ کر بھاگ جائے۔ لیکن ظاہر ہے وہ بس ارادہ ہی کر سکتا تھا۔ سر رحمان کے سامنے اس پر عمل کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔

سر رحمان فائل پڑھتے رہے اور پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی ـــــ ان کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ڈیتھ سرکل ـــــ ہونہہ ـــــ ڈیتھ سرکل"

سر رحمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جی مجھ سے آپ نے فرمایا" ـــــ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈیتھ سرکل کو جانتے ہو" ـــــ سر رحمان نے چونک کر

www.urdukorner.com

فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں پہلی بار فیاض کی کمرے میں موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

"جج ـــــ جی ـــــ جی ہاں ـــــ اچھی طرح جانتا ہوں"۔

فیاض نے اُسی طرح مشینی انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تم جانتے ہو ـــــ کیا جانتے ہو"ـــــ سر رحمان بُری طرح چونک پڑے۔

"جی ـــــ موت کے دائرے کو کہتے ہیں"ـــــ فیاض نے یوں جواب دیا جیسے سر رحمان نے ڈیتھ سرکل کا ترجمہ پوچھا ہو۔

"موت کا دائرہ ـــــ کیا مطلب"ـــــ سر رحمان اس کی بات نہ سمجھ سکے۔

"جی ـــــ آپ نے ڈیتھ سرکل کا پوچھا تھا ناں۔ اس کا مطلب ہے موت کا دائرہ"ـــــ فیاض نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی گھسیارے ہو ـــــ قطعی گھسیارے۔ سر سے پیر تک گھسیارے۔ احمق آدمی۔ میں نے ترجمہ پوچھا تھا۔ کیا میں جاہل ہوں۔ احمق ہوں۔ مجھے ترجمہ کرنا نہیں آتا"ـــــ سر رحمان کو ایک بار پھر غصہ آ گیا۔

"جج ـــــ جی ـــــ ہاں ـــــ جی نہیں"ـــــ فیاض نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ آج اس کا ستارہ واقعی گردش میں آ گیا تھا۔

"کیا ـــــ جی ہاں ـــــ جی نہیں ـــــ جی ہاں ـــــ جی نہیں

www.urdukorner.com

کی رٹ لگا رکھی ہے۔ اس فائل کو دیکھو" ____ سر رحمان نے غصیلے انداز میں فائل اٹھا کر اس کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے جھپٹ کر فائل اٹھائی اور اُسے کھول کر تیزی سے دیکھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا جاتا اس کا رنگ اڑتا جاتا تھا ____ فائل کسی مجرم تنظیم ڈیتھ سرکل کے بارے میں تھی۔ اور ایک دوست ملک کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔ اس اطلاع کے ساتھ کہ ڈیتھ سرکل نے پاکیشیا میں کام شروع کر دیا ہے۔

"سنو فیاض ____ میری بات کان کھول کر سن لو"

اچانک سر رحمان نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"جج ____ جی فرمائیے" ____ فیاض نے تیزی سے فائل بند کرتے ہوئے مؤدب ہو کر پوچھا۔

"جیسا کہ تم نے پڑھا ہے۔ ہمارے دوست ملک برطانیہ کی سیکرٹ سروس کے چیف نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایک مجرم تنظیم ڈیتھ سرکل کسی پر اسرار مشن پر ہمارے ملک پہنچ گئی ہے ____ اس فائل میں اس تنظیم کے متعلق مختصر سے اشارات موجود ہیں لیکن ان اشارات سے یہ مجرم نہیں پکڑے جا سکتے" ____ سر رحمان نے کہا۔

"جی ____ بالکل نہیں پکڑے جا سکتے" ____ فیاض نے اس بار جلدی سے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"مگر اب تمہیں پکڑنے پڑیں گے ____ سنا تم نے ____ انہیں اب تم نے پکڑنا ہے۔ اس ڈیتھ سرکل کو" ____ سر رحمان نے

www.urdukorner.com

غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جی ــــ بالکل پکڑ لوں گا جناب ــــ ابھی پکڑ لوں گا"

فیاض نے بوکھلا کر کہا۔ اس نے ایسے کہا تھا جیسے مجرم دروازے کے باہر اسی انتظار میں کھڑے ہیں کہ فیاض انہیں کان سے پکڑ کر سر رحمان کے سامنے پیش کر دے۔

"سنو فیاض ــــ صدر مملکت نے خصوصی طور پر یہ کیس ہمارے محکمے کو بھیجا ہے اور اس چیلنج کے ساتھ کہ اگر یہ کیس حل نہ ہوا تو وہ انٹیلی جنس کا محکمہ ہی ختم کر دیں گے ــــ کیا سمجھے۔ اس لئے اب تم نے ان مجرموں کو پکڑنا ہے ــــ ہر قیمت پر۔ اب یہ پورے محکمے کی عزت کا سوال ہے۔ اور محکمے کی عزت میری عزت ہے" ــــ سر رحمان نے بار بار میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"جج ــــ جی ہاں ــــ میں سمجھتا ہوں جناب۔ میں ابھی سے اس کیس پر کام شروع کر دیتا ہوں" ــــ فیاض نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"سنو ــــ صدر مملکت نے ایک ہفتے کے اندر رپورٹ مانگی ہے۔ اس کا مطلب ہے ایک ہفتے میں ہی تمام سرکل کے مجرموں کو جیل میں ہونا چاہئے ــــ اور تم نے مجھے روزانہ رپورٹ دینی ہے۔ پوری انٹیلی جنس کو تم استعمال کر سکتے ہو۔ لیکن ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے مجرم گرفتار ہونے چاہئیں اور ایک بات کان کھول کر سن لو ــــ تم نے اس آدمی کے پیچھے کے

www.urdukorner.com

پاس نہیں جانا۔ اس احمق کے پاس ــــــ میرا مطلب سمجھ گئے ہو"۔ سر رحمان نے کہا۔

"جج ــــ جی ــــ جی ہاں" ــــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ حالاں کہ اس کی سمجھ میں بات نہ آئی تھی۔

میرا مطلب عمران سے ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی کیس دیا جاتا ہے تم سیدھے اس کے پاس بھاگتے ہو ــــــ اور پھر کیس سیکرٹ سروس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ اس بار ایسا نہیں ہوگا۔ اگر مجھے پتہ چلا کہ تم نے اس کیس کا ذکر اس احمق سے کیا ہے تو اپنے آپ کو نوکری سے برخواست سمجھنا ــــــ یہ کیس تمہیں خود حل کرنا ہوگا" ــــــ سر رحمان نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ــــــ فیاض نے مختصر سے لفظوں میں جواب دیا۔

"جاؤ ــــ یہ فائل لے جاؤ اور کام شروع کر دو۔ شام کو مجھے رپورٹ دینا کہ تم نے کیا تیر مارا ہے۔ اور سنو ــــ کچھ نہ کچھ کر کے آنا۔ خالی منہ اٹھائے گدھے کی طرح نہ چلے آنا"۔ سر رحمان نے کہا۔

"بب ــــ بب ــــ بہتر جناب" ــــ فیاض نے کہا۔

اور پھر وہ فائل اٹھا کر یوں سر پٹ بھاگا کہ اُسے سلام کرنا بھی یاد نہ رہا۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اور پھر یوں اکڑ کر چلنے لگا جیسے سر رحمان کو جھاڑ پلا کر آ رہا ہو۔

www.urdukorner.com

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے فائل کو زور سے میز پہ پٹخا۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا ـــــ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

شہلا نے کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر بڑے مودبانہ انداز میں اندر داخل ہوئی ـــــ کمرہ نیم تاریک تھا۔ البتہ ایک میز پر ہلکی سی روشنی پڑ رہی تھی۔ میز کے پیچھے کوئی شخص بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن اس کے خدوخال واضح نہ تھے ـــــ وہ صرف سایہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ شہلا ـــــ بیٹھو" ـــــ اس سایے نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ شہلا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

www.urdukorner.com

"کیا رپورٹ ہے؟" ـــــ باس نے قدرے تحکمانہ لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ یہاں میں نے اعلیٰ طبقے کی لڑکیوں میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ اور ان میں سے چند جو اپنے مطلب کی محسوس ہوتی ہیں انہیں منتخب بھی کر لیا ہے" ـــــ شہلا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ ـــــ ان سے کوئی بات چیت بھی ہوئی؟"

باس نے سوال کیا۔

"نہیں باس ـــــ آپ کی ہدایات کے بغیر میں ایسا کیسے کر سکتی تھی" ـــــ شہلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اچھا کیا ـــــ احتیاط اچھی چیز ہے۔ جن لڑکیوں کو تم نے منتخب کیا ہے۔ ان کی تفصیل بتاؤ"

باس نے پوچھا۔

"جی ـــــ وہ چار لڑکیاں ہیں۔ ایک کا نام عنبرین ہے۔ وہ وزارت دفاع کے ایک اعلیٰ افسر کی اکلوتی بیٹی ہے۔ دوسری کا نام عندلیب ہے۔ وہ سیکرٹری صنعت کی بیٹی ہے۔ تیسری کا نام عارفہ ہے ـــــ وہ وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر کی بیٹی ہے اور خود بھی وزارت خارجہ کے سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر ہے۔ چوتھی کا نام ماہ جبیں ہے۔ وہ یہاں کے ایک بڑے تاجر کی بیٹی ہے ـــــ یہ چاروں لڑکیاں انتہائی ماڈرن آزاد خیال اور ایڈونچر پسند ہیں" ـــــ شہلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ٹھیک ہے ــــ یہ چاروں ہمارے مطلب کی ہو سکتی ہیں۔ انہیں گرین کارڈ سپلائی کر دو۔ تاکہ مشن کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہو سکے" ــــ باس نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ــــ میں آج ہی انہیں گرین کارڈ سپلائی کر دوں گی" ــــ شہلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گرین کارڈ سپلائی کرنے کے بعد ایک ہفتہ تک خاموشی سے ان کی حرکات و سکنات کا مطالعہ کرو ــــ اس کے بعد ریڈ کارڈز کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کر لینا" ــــ باس نے اسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ــــ حکم کی تعمیل ہو گی" ــــ شہلا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور سنو ــــ اپنے ارد گرد سے پوری طرح ہوشیار رہنا۔ یہاں کی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو ہمارے مشن کی بھنک تک نہیں پہنچنی چاہیے" ــــ باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ــــ شہلا نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں" ــــ شہلا نے جھک کر جواب دیا۔

"ہمارا مشن جس قدر خفیہ رہے گا۔ اتنا ہی ہم جلد کامیاب ہو جائیں گے" ــــ باس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ــــ کیوں نہ ہم کھل کر کام کریں۔ یہ ملک تو انتہائی پسماندہ ہے۔ یہاں ہمارا مقابلہ کون کر سکتا ہے"

www.urdukorner.com

شہلا نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں ـــــ ہمیں اپنا طریقہ کار نہیں بدلنا چاہیئے۔ اب تک ہمارا یہ طریقہ کار ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اسے بدل کر ہم کسی الجھن میں پھنس جائیں"۔

"بہتر باس ـــــ جیسے آپ کہیں ـــــ اب مجھے اجازت"۔ شہلا نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ اب تم جا سکتی ہو۔ مجھے وقتاً فوقتاً رپورٹ دیتی رہنا"۔ ـــــ باس نے کہا اور شہلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد باس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ ٹونی سپیکنگ"۔ ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ٹونی ـــــ شہلا کو چار لڑکیوں کو گرین کلب ڈسپلائی کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ تم نے خفیہ طور پر ان چاروں لڑکیوں کی نگرانی کرنی ہے ـــــ اپنے آدمیوں کو اس کام پر تعینات کر دینا"۔ ـــــ باس نے ٹونی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ ٹونی اپنا کام بخوبی سمجھتا ہے"۔ ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔ اور باس نے رسیور رکھ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک

www.urdukorner.com

بٹن دبایا تو کھٹاک کی آواز سے کمرہ روشن ہوتا چلا گیا۔ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے باس نے چہرے پر ہاتھ ملا ——— اور پھر موم کا بنا ہوا ماسک اتار کر اس نے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر کا غیر ملکی تھا۔ جس کا جسم انتہائی سڈول تھا ——— چہرے مہرے سے وہ کسی تجارتی کمپنی کا ڈائریکٹر لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بہترین تراش کا سوٹ تھا وہ کرسی سے اٹھ کر میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھا ——— اور پھر دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ گیا۔

راہداری میں سے گزر کر وہ برآمدے میں پہنچا تو وہاں دو مسلح افراد اسے دیکھتے ہی چوکنا ہو گئے ——— مگر غیر ملکی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پورچ میں کھڑی ہوئی لمبی سی سفید کار کا دروازہ کھول کر سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار کا انجن جاگ اٹھا۔ اور کار آہستہ آہستہ آگے بڑھی ——— چکر کاٹ کر وہ سیدھی بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مین گیٹ پر کھڑے ہوئے دربان نے کار کے نزدیک پہنچتے ہی بڑا سا پھاٹک کھول دیا اور غیر ملکی کار باہر مین روڈ پر نکلتا چلا گیا ——— پھر اس نے کار کو دائیں طرف موڑا اور سڑک پر آتے ہی کار کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی۔ کالونی سے نکلنے کے بعد کار شہر کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی ——— اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی تھوڑی دیر بعد شہر میں داخل ہو گئی۔ مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ ایک عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑتی

www.urdukorner.com

چلی گئی۔ یہ عمارت دو منزلہ تھی اور اس پر جوز فین کلب کا بڑا سا بورڈ نصب تھا ـــــ غیر ملکی نے کار پورچ میں جاکر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کلب کے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ اندر ایک کافی بڑا ہال تھا۔ جو اس وقت بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ غیر ملکی لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اور چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ دوسری منزل کے ایک کمرے کے دروازے پر اس نے رک کر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے" ـــــ اندر سے چند لمحوں بعد نیند میں ڈوبی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر" ـــــ غیر ملکی نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ کم ان" ـــــ اندر سے کہا گیا اور غیر ملکی نے دروازہ کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خوب صورت انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ تھی۔ جس کے خوب صورت فوم بیڈ پر انتہائی دل کش جسم کی مالک لڑکی ریشمی نائٹی پہنے دراز تھی ـــــ راجر کے اندر آنے پر وہ اٹھی اور سرہانے سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک نیند بھری ہوئی تھی جس سے اس کا چہرہ اور بھی زیادہ دل کش ہو گیا تھا ـــــ راجر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا۔

www.urdukorner.com

"ابھی تک آپ سو رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ راجر نے بیٹھتے ہی ہنستے ہوئے کہا۔

"دراصل رات ایک موٹی آسامی پھنس گئی تھی اس لئے بہت دیر بعد سونے کا موقع ملا تھا"۔۔۔۔۔ لڑکی نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"کتنا وصول ہوا"۔۔۔۔۔ راجر نے پوچھا۔

"توقع سے بھی زیادہ رقم ۔۔۔۔۔ بڑا ہی فراخ دل آدمی تھا"۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"شہلا نے کام شروع کر دیا ہے اور آج وہ چار لڑکیوں کو گرین کارڈ سپلائی کر دے گی ۔۔۔۔۔ اس لئے اب ہمیں سنجیدگی سے مشن کی طرف توجہ کرنی چاہیئے"۔۔۔۔۔ راجر نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ واقعی۔۔۔۔۔ پھر تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کام شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ تب تو ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے بھی چونکتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی ابھرتی چلی آئی۔

"میں نے ٹوٹی کو ان لڑکیوں کی نگرانی کا کام سونپ دیا ہے تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے ۔۔۔۔۔ اب تم ایسا کرو کہ جاکر ایم۔زیڈ کی مزید کھیپ لے آنے کا بندوبست کر دو تاکہ کام کو تیزی سے پھیلایا جا سکے"۔۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"اوہ۔ کے۔۔۔۔۔ میں آج ہی ٹکٹ بنوانے کی کوشش کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ایک ہفتے کے اندر یہ سپلائی پہنچ جانی چاہیئے۔ کیوں کہ ایک ہفتے بعد ریڈ کارڈ ایشو کر دیئے جائیں گے ——— اور پھر کام تیزی سے پھیلتا چلا جائے گا" ——— راجر نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا سٹور اور مرکز کہاں قائم ہو گا" ——— لڑکی نے پوچھا۔

"فی الحال تو اسی کلب کو سپلائی مرکز بنانے کا میں نے فیصلہ کیا ہے۔ جب ڈیمانڈ بڑھ جائے گی تو پھر مستقل دفتر بنا لیں گے" راجر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— ٹھیک ہے" ——— لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کہیں جوزفین تو آڑے نہیں آئے گی" ——— راجر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں ——— جوزفین ایسے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ وہ صرف اپنے مطلب سے مطلب رکھنے والی عورت ہے" لڑکی نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے ——— لیکن اگر جوزفین رکاوٹ بننے کی کوشش کرے تو مجھے مطلع کر دینا میں اس کا بندوبست کر لوں گا" راجر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تم جا رہے ہو۔ بیٹھو۔ ابھی تو آئے ہو" ——— لڑکی نے راجر کو اٹھتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"نہیں ——— ابھی میں نے بہت سے کام نپٹانے ہیں تم واپس آؤ گی تو پھر میں تمہارے پاس رات گزاروں گا" ——— راجر

www.urdukorner.com

نے کہا۔

"وعدہ رہا" ــــــ لڑکی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"پکا وعدہ ــــــ لیکن شرط یہ ہے کہ کام ٹھیک ہونا چاہیئے" ــــــ راجر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ تم مارگریٹ کو کیا سمجھتے ہو۔ آج تک کبھی کوئی گڑبڑ ہوئی ہے جواب ہو گی۔ اور یہ ملک تو ویسے بھی احمقوں کا ملک ہے۔ ذرا کسی سے مسکرا کر بات کر لو وہی قدموں میں لوٹنے لگتا ہے" ــــــ لڑکی نے جس کا نام مارگریٹ تھا چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ او۔ کے بائی۔ بائی" راجر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا ــــــ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے مکمل آثار نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد اس کی کار ٹرنکورا ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے بطور راجر ٹرنکورا ہوٹل میں قیام رکھا ہوا تھا۔ لیکن بطور باس اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر گلستان کالونی میں بنایا ہوا تھا۔

www.urdukorner.com

فیاض چند لمحے تو دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھا رہا پھر اس نے سر سے دونوں ہاتھ ہٹا کر میز پر پڑی ہوئی فائل کو کھولا اور اسے ایک بار پھر پڑھنے لگا ـــــ اس کے چہرے پر شدید بیزاری کے آثار طاری تھے۔ اس بار وہ اپنے آپ کو بُری طرح پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا ـــــ سر رحمان کا موڈ بتا رہا تھا کہ اگر مجرم جلد از جلد نہ پکڑے گئے تو وہ اُسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے اور پھر سب سے بڑا ستم یہ کہ انہوں نے عمران سے کام لینے پر بھی سختی سے منع کر دیا تھا۔ اور فیاض کو پتہ تھا کہ اگر سر رحمان کو پتہ لگ گیا کہ اس نے عمران سے بات بھی کی ہے تو وہ اُسے الٹا لٹکا دیں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ مجرموں کو کہاں سے ڈھونڈھا جائے۔ سر رحمان نے تو حکم دے دیا تھا کہ مجرموں کو ایک ہفتے میں

www.urdukorner.com

گرفتار کر لو۔ لیکن اب مجرم کوئی راستے میں تو نہ بیٹھے تھے۔ کہ وہ انہیں پکڑ لے ـــــ چنانچہ اس نے فائل کھولی اب جو کچھ پتہ لگ سکتا تھا اس فائل میں سے ہی لگ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر فائل کو پڑھنا شروع کر دیا ـــــ وہ یوں ایک ایک لفظ پڑھ رہا تھا۔ جیسے منیج امتحان دے رہا ہو۔ اور اس نے پہلی بار کتاب کھولی ہو ـــــ لیکن فائل میں تھا ہی کیا جو اس کے پلے پڑتا۔ فائل میں صرف اتنا درج تھا کہ مجرموں کی ایک تنظیم جو ڈیتھ سرکل کے نام سے جانی جاتی ہے کسی پر اسرار مشن پر پاکیشیا پہنچ گئی ہے ـــــ ڈیتھ سرکل کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ اس تنظیم نے یورپ اور ایشیا کے بے شمار ملکوں میں اپنا پُر اسرار جال پھیلایا ہوا ہے اور یہ لوگ انتہائی خاموشی سے کام کرتے ہیں ـــــ اور زیادہ تر منشیات کے سلسلے میں دل چسپی لیتے ہیں۔ اس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

اس کا مطلب ہے کوئی نشہ آور شے یہ یہاں لوگوں کو بیچیں گے ـــــ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ نشہ آور شے کیا ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ منشیات کا خام مال تو پاکیشیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہاں سے یورپ اور ایشیا کے دوسرے ملکوں کو سمگل ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہاں تو اس کی قیمت بے حد کم ہوتی ہے ـــــ جب کہ باہر اس کی قیمت ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ایسا کون سا نشہ ہو سکتا ہے جو باہر سے یہاں آئے اور یہاں اس کی قیمت زیادہ ہو ـــــ ایسا کوئی نشہ اس کے خیال میں نہ تھا۔

www.urdukorner.com

اور پھر یہ کام تو عام سے مجرموں کا تھا۔ اس کے لئے کسی بین الاقوامی تنظیم کے ملوث ہونے کا کوئی مسئلہ بھی نہ تھا۔

یہی سوچتے سوچتے اس کا دماغ پکنے لگا۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سمجھ میں نہ آ رہی تھی ـــــ جب کہ اُسے معلوم تھا کہ سر رحمان کو شام کو رپورٹ بھی دینی ہے۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا۔ کہ اچانک قریب پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی ۔ اور فیاض نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو۔"
فیاض نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب عالی ـــــ میں آپ کو ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں۔" ـــــ دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی خوفزدہ سی آواز سنائی دی۔

"اطلاع ـــــ مگر تم ہو کون ـــــ پہلے اپنا تعارف کراؤ۔"

"جناب میرا نام گھوش ہے۔ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی میں پروفیسر ہوں ـــــ پروفیسر گھوش" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ پروفیسر گھوش ـــــ فرمائیے۔"

فیاض کو مجبوراً لہجہ نرم کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ پروفیسر قسم کے لوگ ضرورت سے زیادہ سنکی ہوتے ہیں اور انہیں مرض ہوتا ہے اعلیٰ افسران کو شکایت کرنے کا ـــــ اس لئے وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔

www.urdukorner.com

"جناب عالی ـــــ اطلاع بڑی اہم ہے اور میں کسی ذمہ دار آدمی کو دینا چاہتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے اسی طرح منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں سپرنٹنڈنٹ ہوں انٹیلی جنس کا عملی سربراہ ـــــ مجھ سے زیادہ ذمہ دار کون ہو سکتا ہے" ـــــ فیاض نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے پروفیسر گھوش پر بڑی طرح غصہ آ رہا تھا۔ جو اسے ذمہ دار آدمی ہی نہ سمجھ رہا تھا۔

"اچھا اچھا ـــــ پھر ٹھیک ہے۔ تو جناب آپ نے کبھی الپائن کلب کا نام سنا ہے" ـــــ پروفیسر گھوش نے پوچھا۔

"الپائن کلب ـــــ نہیں ـــــ ایسا کوئی کلب میرے علم میں نہیں ہے" ـــــ فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــــ آپ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اور الپائن کلب کے بارے میں نہیں جانتے۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کسی ذمہ دار آدمی سے بات کر دوں" ـــــ دوسری طرف سے پروفیسر گھوش نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دیکھئے پروفیسر ـــــ میں آپ کا اب تک لحاظ کر رہا ہوں۔ لیکن آپ خواہ مخواہ سر پر چڑھتے جا رہے ہیں۔ دارالحکومت کے سارے کلب میرے دیکھے بھالے ہیں ـــــ اب آپ اپنا الٹا سیدھا نام لے دیں جس کا کوئی وجود ہی نہ ہو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی تفصیل بتائیں اور یہ اناؤنسری بند کریں میرے پاس آپ کی طرح فالتو وقت نہیں ہے"

www.urdukorner.com

سپرنٹنڈنٹ فیاض سے جب نہ رہا جا سکا تو وہ آخر ابل ہی پڑا۔

"اوہ ــــ ڈیری سوری ــــ آپ واقعی بے حد مصروف ہوں گے۔ بہر حال الپائن کلب میں روزانہ چند غیر ملکی اکٹھے ہوتے ہیں اور جرائم کی باتیں کرتے ہیں ــــ مجھے ان سے کسی بہت بڑے جرم کی بُو آتی ہے۔ ویسے ان کے چہرے سے بھی مجرموں جیسے دکھائی دیتے ہیں اور ڈیتھ سرکل کے الفاظ تو وہ بار بار دوہراتے ہیں" ــــ پروفیسر گھوش نے کہا۔

"غیر ملکی ــــ جرائم کی باتیں اور ڈیتھ سرکل ــــ اوہ۔ کہاں ہے یہ الپائن کلب ــــ جلدی بتلایئے" ــــ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔ اُسے یقین آ گیا تھا کہ یہ غیر ملکی وہی ڈیتھ سرکل والے مجرم ہی ہیں۔

"الپائن کلب شاہی روڈ پر پیلے رنگ کی عمارت میں قائم ہے۔ یہ ایک خفیہ کلب ہے اس کے ممبر ہی اندر جا سکتے ہیں۔ اور ایک خاص بات یہ ہے کہ باقی کلب تو شام کو آباد ہوتے ہیں جب کہ یہ دن چڑھے آباد ہوتا ہے ــــ اور شام کو غیر آباد ہو جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے اب بھی اگر آپ وہاں پہنچیں تو آپ کو وہ غیر ملکی مل جائیں گے" ــــ پروفیسر گھوش نے جواب دیا۔

"اچھا ــــ لیکن ان کی پہچان" ــــ فیاض نے پوچھا۔

"پہچان کیلئے ــــ وہاں موجود ہی وہی غیر ملکی ہوں گے باقی اگر ہوں گے تو دیسی ہوں گے۔ اور آپ کو وہاں جبراً چھاپہ مارنا

www.urdukorner.com

ہوگا ورنہ وہ لوگ خفیہ دروازے سے بھاگ جائیں گے۔"
پروفیسر گھوش نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ آپ نے اچھی اطلاع دی ہے۔ بہت بہت شکریہ ـــــ میں ابھی چھاپہ مارتا ہوں۔"
فیاض نے چہکتے ہوئے کہا۔
"ہاں ـــــ بالکل ابھی اور اسی وقت ـــــ آپ واقعی بے حد فرض شناس ہیں۔ آپ جیسے افسر ہی تو اس ملک کی ترقی کا اصل راز ہیں" ـــــ پروفیسر گھوش نے بڑے خلوص سے تعریف کرتے ہوئے کہا اور فیاض کا سینہ وہاں دفتر میں بیٹھے بیٹھے پھول گیا۔
"شکریہ شکریہ" ـــــ فیاض نے کہا اور دوسرے لمحے رابطہ ختم ہوتے محسوس کر کے اس نے تیزی سے رسیور کریڈل پر پھینکا اور پھر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔
"یس سر" ـــــ چپڑاسی نے فوراً ہی کسی جن کی طرح حاضر ہو کر کہا۔
"اسلم کو کہو کہ فوراً چھاپہ مار پارٹی تیار کرے۔ کم از کم دس مسلح آدمی ہونے چاہئیں اور فوراً ـــــ اور ڈرائیور سے کہو میری جیپ فوراً تیار کرے" ـــــ فیاض نے انتہائی تحکمانہ انداز میں ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر سوار ساری بوریت دور ہو گئی تھی ـــــ اب وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو گیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ وہ ابھی ان غیر ملکیوں

www.urdukorner.com

کو گرفتار کر کے ان سے سب کچھ اگلوا لے گا۔ اور پھر جب ایک گھنٹے بعد وہ مجرموں کو سر رحمان کے سامنے پیش کرے گا۔ تو سر رحمان کو بھی پتہ چلے گا کہ فیاض کام کرنے پر آئے تو اس طرح کرتا ہے ۔۔۔۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ ان غیر ملکیوں کے بارے میں سر رحمان سے بات کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے سر رحمان سارا کریڈٹ خود لے لیں۔

"سر ۔۔۔۔ آپ کی جیپ اور مسلح پارٹی تیار ہے"

تھوڑی دیر بعد چپڑاسی نے آکر اطلاع دی۔

"اوکے" ۔۔۔۔ فیاض نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر کیپ سٹینڈ سے اس نے اپنی مخصوص ٹوپی اتاری اور سر پہ پہنتے ہوئے وہ تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

"سلیمان ــــ ارے بھئی سلیمان ــ آج ناشتے کا کیا پروگرام ہے" ــــ عمران نے بڑے میٹھے لہجے میں سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔

"ناشتہ ــــ کیسا ناشتہ ــــ آج تو تنخواہ کی وصولی کا دن ہے۔ اس لئے آپ کو ناشتہ نہیں مل سکتا" ــــ سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر برخنگی کے آثار نمایاں تھے۔

"تنخواہ کی وصولی کا دن ــــ کہاں سے وصول کرنی ہے تنخواہ ــــ جلدی بتاؤ۔ آج کل تو بڑی کڑکی کے دن ہیں" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــــ اب تو کڑکی کے دن آئیں گے۔ آپ نے اب تک بطور ہی کئے ہیں۔ کڑکی سنا سنا کر مجھے ٹالتے رہے ہیں۔

www.urdukorner.com

لیکن رات میں نے یونین کے سامنے حلف اٹھایا ہے کہ صبح اپنی ساری تنخواہ وصول کر دوں گا "۔۔۔ سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یونین کے سامنے حلف اٹھایا ہے ۔۔۔ ارے یہ یونین کہاں سے ٹپک پڑی "۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھئے صاحب ۔۔۔ میری پچھلی آٹھ سال کی تنخواہ شرافت سے میرے ہاتھ پر دھر دیجئے اور آئندہ آٹھ سال کی تنخواہ ایڈوانس کل سولہ سال کی بات ہے "۔۔۔ سلیمان نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"تیری عمر ہے سولہ سال ۔۔۔ واہ ۔۔۔ کیا لفظ کہے ہیں سولہ سال ۔۔۔ بھئی یہ لفظ سن کر ہی ناشتہ ہو گیا۔ کیا راضی ہو گئی ہے "۔۔۔ عمران نے آخری الفاظ بڑے رازدارانہ انداز میں کہے۔

"کون راضی ہو گئی ہے "۔۔۔ سلیمان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہی سولہ سال والی ۔۔۔ ارے ظالم کہاں سے ڈھونڈھ نکالی اس قحط کے زمانے میں "۔۔۔ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔۔۔ تو آپ اس چکر میں ہیں۔ میں کسی لڑکی کی بات نہیں کر رہا ۔۔۔ سولہ سال کی تنخواہ کی بات کر رہا ہوں "

www.urdukorner.com

سلیمان نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"یار ــــ کچھ بھی ہو ــــ جب سولہ سال کی ہے تو چاہیے اس کا نام تنخواہ ہو یا الاؤنس ــــ مجھے منظور ہے ــــ بس ہونی سولہ سال کی چاہیئے" ــــ عمران نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"آپ یوں نہیں مانیں گے ــــ کیا خیال ہے دوں ہڑتال کا تحریری نوٹس" ــــ سلیمان نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"بغیر تحریری نوٹس کے نہیں مانتی یار ــــ یہ زبانی کام ہی رکھو تحریری دیریری کا چکر چھوڑو ــــ اچھا یہ بتاؤ وہ بھنگن تو نہیں جس سے کل تم باتیں کر رہے تھے۔ وہی ہوگی ــــ یار ذوق تو تمہارا اچھا ہے بھنگن ہے تو کیا ہوا۔ کما کر کھلائے گی ــــ جھاڑو ہی اٹھانا پڑے گا نا" ــــ عمران نے یوں آنکھ مارتے ہوئے کہا جیسے اس کی ساری عمر عاشقی کرتے ہی گزر گئی ہو۔

"اوہ ــــ آپ نے کہاں سے دیکھ لیا۔ دیکھئے عمران صاحب یہ تانکا جھانکی اچھی بات نہیں ہے۔ ارے ہاں ــــ آپ نے تو ابھی ناشتہ نہیں کیا ــــ میں ابھی لایا ناشتہ"

سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے غائب ہوگیا ــــ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب گڑوا سا ناشتہ مل جائے گا۔ ورنہ سلیمان نے رُلا رُلا کر ناشتہ دینا تھا۔

کیوں کہ جب بھی عمران دیر سے اٹھتا تھا سلیمان اُسے یہی سزا دیتا تھا۔ اور آج تو اُسے ویسے بھی کافی دیر ہوگئی تھی۔ کام کاج تو

www.urdukorner.com

تھا نہیں۔ اس لئے وہ جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے پڑا رہا تھا۔
سلیمان کے جاتے ہی عمران نے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھا لیا۔ اور ابھی وہ اس کی سرخیوں پر نظریں دوڑا ہی رہا تھا۔ کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ——— اور عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"جامن بھائی ——— کھجور بھائی ——— فروٹ والے"۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ ہی آج کل جامن کا موسم ہے اور نہ کھجور کا ——— پھر تمہیں یہ دونوں چیزیں کہاں سے یاد آ گئیں" ——— دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر یہ نام موسم کے مطابق نہیں تو پھر سیب بھائی ناشپاتی بھائی ہی سہی ——— کسی طرح تو آپ راضی ہوں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ——— اب تمہیں مذاق کرنے کا بھی سلیقہ نہیں رہا۔ سیب بھائی تو ٹھیک ہے لیکن ناشپاتی بھائی کی بجائے ناشپاتی بہن کہو ——— تب بات بنتی ہے" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جناب ——— میرے ماں باپ گرامر کے علامہ نہ تھے۔ شکر کریں انہوں نے سیب بہن اور ناشپاتی بہنوئی نہیں رکھ دیا" ——— عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
ویسے وہ سر سلطان کے مذاق سے دل ہی دل میں لطف اندوز

www.urdukorner.com

ہو رہا تھا۔

"اچھا چھوڑو اس بہن بھائی کے چکر کو ــــــ آج کل کیا کر رہے ہو۔ میرا مطلب ہے کیا مصروفیات ہیں" ــــــ سر سلطان نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ــــــ مگر آپ کو میری مصروفیات سے کیا دلچسپی ہو گئی۔ کہیں مجھے مروانے کا تو پروگرام نہیں" ــــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ــــــ میں تو ویسے رسماً پوچھ رہا تھا ــــــ مگر تم ڈر کیوں گئے" ــــــ سر سلطان نے اُسے سنجیدہ ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو کہیں قبلہ والد صاحب نے آپ کو اس انکوائری پر تو نہیں لگا دیا ــــــ کہ آپ رپورٹ دے دیں کہ میں آوارہ گردی کرتا ہوں۔ سولہ سال پر سر دھنتا ہوں تو قبلہ والد صاحب اپنی بجائے میری شادی کے متعلق سنجیدہ ہو جائیں" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

اور فون پر سر سلطان کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے کی گونج سنائی دی۔

"اچھا اچھا ــــــ تو یہ خوف ہے تمہیں ــــــ مگر یہ سولہ سال پر سر دھننے والی بات سمجھ میں نہیں آئی" ــــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا وہ بھی شاید آج خوشگوار موڈ میں تھے۔

"اس کا تعلق میرے ناشتے سے ہے رہا سولہ سال کی تنخواہ

www.urdukorner.com

دو یا پھر ناشتہ کر لو" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے ــــ عجیب و غریب قسم کی پہیلیاں بجوانا شروع کر دیتے ہو" ــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"دراصل ناشتے سے پہلے میرا دماغ اسی طرح الجھا ہوا ہوتا ہے۔ مکھن ــــ توس ــــ جیلی جام اور چائے مل کر اسے ہموار کرتے ہیں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ابھی تم نے ناشتہ ہی نہیں کیا۔ معلوم ہے کیا وقت ہوا ہے" ــــ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ناشتے کے ساتھ وقت کا کیا تعلق ــــ اور پلیز آہستہ بولیے ــــ کہیں سلیمان نہ سن لے۔ بڑی مشکل سے راضی کیا ہے ناشتہ بنانے پر" ــــ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ اچھا اچھا ــــ میں سمجھ گیا۔ ویسے یہ سلیمان کی ہمت ہے کہ وہ تمہیں ڈیل کر لیتا ہے۔ اچھا ایک بات بتاؤ آج کل سپرنٹنڈنٹ فیاض سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں" ــــ سر سلطان نے پوچھا۔

"تعلقات ظاہر ہے جائز ہی ہوں گے۔ فیاض جیسے افسر سے ناجائز تعلقات رکھ کر مرنا ہے" ــــ عمران نے جواب دیا۔

اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

www.urdukorner.com

"تم ہر بات کو ٹال دینے کے ماہر ہو ـــــ اچھا یہ بتاؤ ڈیتھ سرکل کا کام کیا ہے" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے آپ نے بھی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔ اسی لئے میری طرح الجھی الجھی باتیں کر رہے ہیں۔ کبھی تعلقات پوچھتے ہیں اور کبھی آپ کو ڈیتھ سرکل یاد آجاتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ سرکل نہیں سرکل ـــــ سنو عمران ـــــ برطانیہ کی سیکرٹ سروس سے ہمیں ایک خفیہ رپورٹ ملی ہے۔ کہ ایک مجرم تنظیم ڈیتھ سرکل پاکیشیا کسی پر اسرار مشن پر پہنچ چکی ہے ـــــ میں نے صدر مملکت سے کہا بھی کہ یہ فائل ایکسٹو کو بھجوا دیں۔ لیکن انہوں نے فائل سر رحمان کو بھجوا دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایکسٹو نے تمام کاموں کا ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا ـــــ کچھ انٹیلی جنس کو بھی کام کرنا چاہیئے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ ـــــ صدر مملکت اب سمجھدار ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ انہیں مزید عقل و دانش عطا فرما دے۔ ویسے آپ نے تو ہمیں پھنسانے کے لئے پورا زور لگایا ہو گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے ـــــ مجھے معلوم ہے کہ فیاض کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ اور سر رحمان سمجھتے ہیں کہ فیاض دنیا کا سب سے بڑا جاسوس ہے ـــــ اب یہ تو مجھے معلوم ہے کہ اگر تم اس کی

www.urdukorner.com

امداد نہ کرو تو سر رحمان کو فیاض کی اصل قابلیت کا اندازہ ہو جائے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ فیاض تمہارے پیچھے بھاگتا پھرے ——— کیوں نہ کیس براہِ راست تمہیں ہی بھجوا دیا جائے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کو سوپر فیاض کے بارے میں غلط فہمی ہے وہ زبردست جاسوسی صلاحیتوں کا حامل ہے ——— مجھ سے تو لیس ازراہِ عنایت امداد کے لئے کہہ دیتا ہے تاکہ میری ذہنی ورزش ہوتی رہے۔ ورنہ فارغ بیٹھے بیٹھے میں کند ذہن ہو جاؤں گا"۔ ——— عمران نے جواب دیا۔

"چلو اسی طرح سہی ——— بہرحال میں نے تمہیں اطلاع دینے کے لئے فون کیا تھا۔ فائل کے مطابق مجرم پاکیشیا میں پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم فیاض کی امداد کرو یا نہیں۔ کیس حل ہونا چاہئیے ——— ایسا نہ ہو کہ ہم کوئی نقصان اٹھا بیٹھیں"۔ سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ——— میں فیاض کی پوری امداد کروں گا۔ آخر میں نے اس سے فلیٹ کا سابقہ کرایہ معاف کرانا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا سر سلطان نے رسیور رکھ دیا تھا ——— ان کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ اور ظاہر ہے وہ مزید وقت کیسے ضائع کر سکتے تھے۔

"ہونہہ ——— تو ڈیٹھو سرکل فیاض صاحب ڈیل کر رہے ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ڈیتھ سرکل ـــــ یہ کون سے کھانے کا نام ہے"۔
اچانک سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ سلیمان میز پر ناشتے کا سامان لگا رہا تھا۔
"ارے ـــــ تمہیں نہیں پتا۔ سویوں کو کہتے ہیں ـــــ واہ بھئی واہ ـــــ اتنے بڑے باورچی ہو اور ڈیتھ سرکل کا پتہ نہیں"۔
عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
"دیکھئے صاحب ـــــ مجھ سے مذاق نہ کیا کیجئے۔ کہاں سویاں اور کہاں ڈیتھ سرکل ـــــ اس کا مطلب ہے آپ ہر عید پر ڈیتھ سرکل کھاتے ہیں"ـــــ سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے ٹرالی دھکیلتا واپس چلا گیا۔
"اچھا اچھا بھئی مجھے ناشتہ کرنے دو ـــــ پھر میں تم سے بات کروں گا اور ابھی تو مجھے سوپر فیاض کی امداد کرنی ہے"۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ناشتے پر جھپٹ پڑا۔
جب تک ناشتہ مکمل ہوا عمران سوپر فیاض کی امداد کا مکمل پروگرام تیار کر چکا تھا ـــــ اس لئے ناشتے سے فارغ ہوتے ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور سوپر فیاض کے دفتر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔
"سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔
رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے فیاض کی کرخت دار آواز سنائی دی ـــــ اور پھر عمران نے پروفیسر گھوش بن کر اسے یہ اطلاع دی کہ الپائن کلب میں غیر ملکی جرائم کی باتیں کر رہے

www.urdukorner.com

ہیں۔ اور ساتھ ہی ڈیتھ سرکل کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

اور جب عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر شرارت ناچ رہی تھی ـــــ اس نے فیاض کو اس عمارت کا پتہ بتا دیا تھا۔ جہاں آج کل مغربی جرمنی کا ٹیکنیکل وفد ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ وفد انجینئروں کا تھا اور حکومت پاکیشیا کی خصوصی درخواست پر بھیجا گیا تھا تاکہ وہ جابم نگر ڈیم میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو دور کر سکے ـــــ اور عمران جانتا تھا کہ فیاض ان انجینئروں پر بغیر سوچے سمجھے چڑھ دوڑے گا اور اس کا جو انجام ہو گا وہی دیکھنے کے قابل ہو گا۔

فون بند کرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا ـــــ اس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ دراصل جلد از جلد اس عمارت تک پہنچنا چاہتا تھا۔ تاکہ سوپر فیاض کی درگت بنتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

www.urdukorner.com

"آؤ شہلا ـــــ آج تو تم نے خاصی دیر لگا دی۔ ہم تمہارا فون ملنے کے بعد کتنی دیر سے تمہاری منتظر ہیں تھے ـــــ" ایک لڑکی نے شہلا کے دروازے میں نمودار ہوتے ہی گلہ کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کرنا بھئی ـــــ مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ دراصل راستے میں گاڑی خراب ہو گئی تو مجھے ٹیکسی پر آنا پڑا" ـــــ شہلا نے ہنستے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"خیریت تھی آج اس وقت تمہیں اس ہوٹل میں ہمیں اکٹھا کرنے کی کیا سوجھی ـــــ دیکھو سارا ہال سائیں سائیں کر رہا ہے" ـــــ دوسری لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں باس سے چھٹی لے کر آنی پڑی ہو گی اس لئے منہ بنا رہی ہو ـــــ آج میں نے سوچا کہ آپ کو اپنی دوستی کا ایک

www.urdukorner.com

خوب صورت تحفہ دوں"۔۔۔۔ شہلا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تحفہ ۔۔۔۔ کیسا تحفہ"۔۔۔۔ چاروں لڑکیوں نے چونک کر اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ہے ایک تحفہ ۔۔۔۔ ایسا تحفہ کہ تم تمام عمر اسے نہ بھول سکو گی"۔۔۔۔ شہلا نے جواب دیا۔

"بھئی ۔۔۔۔ اب سسپنس نہ پیدا کرو۔ اور دکھاؤ وہ اپنا تحفہ" ایک لڑکی نے اشتیاق سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"دوستو ۔۔۔۔ بات یہ ہے کہ آج کل یورپ کے اعلیٰ طبقے میں ایک پُر اسرار مشروب رواج پا رہا ہے ۔۔۔۔ لیکن چونکہ یہ مشروب انتہائی قیمتی ہے۔ اس لئے سوائے ان لوگوں کے جو اسے حاصل کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں ۔۔۔۔ باقی بیچارے تو اس کے حصول کی حسرت میں ہی زندگی گزار دیتے ہیں۔ اس کا کوڈ نام ایم زیڈ ہے۔ یہ آب حیات ہے ۔۔۔۔ صحیح معنوں میں آبِ حیات۔ میں نے یہاں آتے ہوئے اس کی ایک شیشی بڑی مشکلوں سے حاصل کی تھی۔ تاکہ اپنی عزیز ترین سہیلیوں کو اس کا ذائقہ چکھا سکوں ۔۔۔۔ اور میں نے اس نایاب اور قیمتی ترین مشروب کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے"۔۔۔۔ شہلا نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا اور چاروں لڑکیوں کی آنکھیں مسرت اور اشتیاق سے چمکنے لگیں۔

"ارے ۔۔۔۔ اب دکھاؤ بھی سہی۔ یا کسی اچھے سیلزمین کی طرح تعریفیں ہی کرتی رہو گی"۔۔۔۔ ایک لڑکی نے چہکتے ہوئے

www.urdukorner.com

لہجے میں کہا۔

"کہیں یہ منشیات ٹائپ کی تو کوئی چیز نہیں ہے"۔ دوسری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"منشیات ـــــ ارے کیسی باتیں کر رہی ہو۔ اس کا منشیات سے کیا تعلق ـــــ البتہ اگر تم جوانی کو بھی منشیات میں شامل کر دو تو پھر البتہ اسے بھی منشیات میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کوڈ نام تو ایم ڈیڈ ہے ـــ البتہ عرف عام میں اسے مشروب جوانی کہتے ہیں"ـــــ شہلا نے جواب دیا۔

"اچھا اچھا ـــــ اب جلدی بھی کرو۔ تم نے تو اچھا خاصا ہمیں سسپنس میں ڈال دیا ہے"ـــــ باقی دو لڑکیوں نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویٹر"ـــــ شہلا نے انہیں جواب دینے کی بجائے ایک طرف کھڑے ہوئے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"ـــــ ویٹر نے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بھئی ـــــ شیری لے آؤ۔ دیکھ نہیں رہے کس وقت سے ٹیبل خالی پڑی ہوئی ہے"ـــــ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی لایا میڈم ـــــ میں نے پہلے آرڈر پوچھا تھا مگر انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ کا انتظار ہے"ـــــ ویٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ گیا۔

"تو کیا شراب میں اسے مکس کیا جاتا ہے"ـــــ ایک لڑکی نے کہا۔

www.urdukorner.com

"اور تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کا گلاس بھر کر پیا جاتا ہے بھئی چار قطرے ایم زیڈ کے کافی ہوتے ہیں" ____ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے ویٹر نے میز پر شیری کی بوتل اور پانچ گلاس لا کر رکھ دیئے ____ اور شہلا نے بوتل کھول کر شراب گلاسوں میں انڈیلنی شروع کر دی۔ جب سب گلاس بھر گئے تو اس نے اپنا پرس کھولا اور اس میں سے سبز رنگ کی ایک چھوٹی سی بوتل نکالی ____ اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس میں موجود سنہرے رنگ کے محلول کے چار چار قطرے ہر گلاس میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ آخری گلاس میں ڈالنے کے بعد شیشی خالی ہو گئی۔ اور شہلا نے اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس پرس میں ڈال لیا ____ لیکن جلدی میں بوتل پرس کی بجائے نیچے فرش پر گر پڑی اور شہلا کو اس کا احساس بھی نہ ہوا۔

"لو بھئی عیش کرو ____ تم بھی کیا یاد کرو گی کہ شہلا نے تحفہ دیا ہے" ____ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔ اس کے دیکھا دیکھی دوسری لڑکیوں نے بھی اپنے اپنے گلاس اٹھائے ____ اور پھر انہوں نے گلاس منہ سے لگا کر جھجکتے ہوئے ایک گھونٹ لیا۔

"ارے ____ اس کا ذائقہ تو بہت شاندار ہے ____ بہت خوب" ____ سب نے مشترکہ طور پر کہا۔ اور پھر وہ مزے لے لے کر ایم زیڈ ملی شیری کے گھونٹ لینے لگیں۔ جب کہ شہلا

www.urdukorner.com

کے چہرے پر انہیں پیتے دیکھ کر عجیب سی طنزیہ مسکراہٹ دوڑ رہی تھی ___ جیسے جیسے وہ چاروں لڑکیاں مشروب پیتی گئیں ان کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ انجانی مسرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ گئے۔

" اوہ شہلا ___ تم واقعی گریٹ ہو ___ اوہ ___ کس قدر عجیب و غریب ذائقہ ہو گیا ہے شیری کا ___ یوں لگتا ہے جیسے واقعی ہم آب حیات پی رہی ہوں " ___ ان سب نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

شہلا بھی مزے لے لے کر شیری پی رہی تھی۔ لیکن اس کا چہرہ نارمل تھا ___ وہ شاید پہلے سے اس مشروب کی عادی تھی۔ جب گلاس ختم ہو گئے تو ان سب نے یوں منہ بنا لیا جیسے انہیں یہ تصور کر کے ہی کوفت ہوئی ہو ___ کہ مزیدار مشروب اتنی جلدی ختم ہو گیا ہے۔

" اوہ شہلا ___ دی گریٹ پلیز ___ ایک ایک جام اور پلیز " ان چاروں نے بیک زبان ہو کر شہلا سے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

" سنو ___ یہ ایک جام ایک ہفتے کے لئے کافی ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ پورا ہفتہ تمہارے جسموں میں خون کی بجائے پارہ دوڑتا رہے گا ___ تم اپنے آپ کو سپر عورت محسوس کرو گی۔ تمہارے چہروں پر ہر وقت گلاب کھلتے رہیں گے۔ تمہاری چال میں اور بھی مستی آ جائے گی۔ تمہارا حسن اب ایک اپ

www.urdukorner.com

سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اور تمہارے بوائے فرینڈز تمہاری خاطر جانیں دینے پر بھی تیار ہو جائیں گے ـــــ یہ ایم زیڈ کے چار قطروں کا اعجاز ہے۔ اور سنو ـــــ میرے پاس یہی شیشی تھی تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ اسے میں نے کتنی قیمت دے کر حاصل کیا تھا"ـــــ شہلا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ مگر ایک ہفتے بعد کیا ہو گا"ـــــ ان چاروں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ بعد تم اپنی پہلی حالت پہ آجاؤ گی اور بس" شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آب حیات مزید مقدار میں حاصل نہیں کیا جا سکتا" ایک لڑکی نے پوچھا۔

"اس وقت تو موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی پاکیشیا میں قابل حصول ہے ـــــ ہاں البتہ شاید ایک ہفتے بعد میں کہیں سے بندوبست کر لوں"ـــــ شہلا نے مبہم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ضرور کرنا ـــــ اور سنو شہلا ـــــ یہ تو تمہاری طرف سے تحفہ تھا۔ اس کی ہم قیمت ادا کریں گے۔ جتنی بھی ہو" ان چاروں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"اچھا بھئی ـــــ اب ایک ہفتہ عیش کرو۔ میں نے تو ایک ہفتہ ملک سے باہر گزارنا ہے ـــــ ایک ہفتے بعد ملاقات ہو گی"ـــــ شہلا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس نے جیب

www.urdukorner.com

سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر میز پر ڈالا اور پھر وہ پانچوں سہیلیاں ہنستی مسکراتی ہوئیں ہوٹل سے باہر آگئیں ـــــــ شہلا نے میزبان ہونے کے ناطے ان سب کو رخصت کیا اور خود اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"گرین کارڈ دے دیا ہے" ـــــــ اچانک ایک نوجوان نے اس کے قریب چلتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ـــــــ دے دیا ہے ٹونی ـــــــ اب تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے" ـــــــ شہلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــــ میرے آدمی ان کے پیچھے ہیں"

اس نوجوان نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ شہلا نے اپنی کار کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے کار کو چلاتی ہوئی ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکلتی چلی گئی ـــــــ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ مشن کا آغاز ہو گیا ہے اور اب پاکیشیا اس چکر سے کبھی باہر نہ نکل سکے گا۔

www.urdukorner.com

فیاض جیپ دوڑاتا ہوا شاہی روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جہاں پروفیسر گھوش کے مطابق الپائن کلب تھا۔ اور اس کلب میں ڈیتھ سرکل کے مجرموں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ جیسے جیسے جیپ آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کا ذہن ہواؤں میں اڑتا چلا جا رہا تھا ـــــ وہ تصور ہی تصور میں سر رحمان کے چہرے پر داد و تحسین کے آثار دیکھ رہا تھا ـــــ اور ساتھ ہی ساتھ سر رحمان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے پچھلے سلوک پر فیاض سے بے حد شرمندہ ہیں ـــــ اور پھر ساتھ ہی صدر مملکت کی طرف سے تعریفی سرٹیفکیٹ اور پھر ڈپٹی ڈائریکٹر انٹیلی جنس کے عہدے پر ترقی ـــــ غرضیکہ وہ اس وقت مکمل طور پر شیخ چلی بنا ہوا تھا۔ اور دل ہی دل میں اس اجنبی پروفیسر گھوش کو دعائیں دے رہا تھا جس نے بیٹھے بٹھائے سارا کیس ہی حل کر دیا تھا ـــــ دس مسلح سپاہی

www.urdukorner.com

پچھلی جیپ میں آ رہے تھے۔ اور فیاض نے اپنے ریوالور کو تھپتھپایا۔ کیوں کہ بہرحال وہ بین الاقوامی مجرم تھے ـــــ وہاں مقابلہ بھی ہو سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ شاہی روڈ پر پہنچ گئی۔ اور پھر اسے دور سے ہی وہ ایک منزلہ پیلی عمارت نظر آ گئی۔ یہ عمارت اپنی ظاہری حیثیت سے ایک عام سی رہائش گاہ نظر آ رہی تھی ـــــ لیکن اب یہ بات تو صرف فیاض ہی جانتا تھا کہ اس عمارت میں اس کا دوشن مستقبل موجود ہے ـــــ اس نے تیزی سے جیپ عمارت سے ذرا فاصلے پر روکی اور پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔ سپاہیوں والی جیپ بھی رک گئی ـــــ اور پھر مسلح سپاہی بھی نیچے آ گئے۔

"اس عمارت کو چاروں طرف سے گھیر لو ـــــ کوئی آدمی یہاں سے باہر نہ نکلنے پائے۔ اگر کوئی نکل گیا تو تم سب کو گولی مار دوں گا" ـــــ فیاض نے بڑے سخت لہجے میں انہیں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب" ـــــ ان سب نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے عمارت کے گرد پھیلتے چلے گئے ـــــ جب کہ ایک انسپکٹر فیاض کے ساتھ کھڑا رہ گیا۔

"انسپکٹر دانا ـــــ آؤ میرے ساتھ ـــــ اور سنو ـــــ پوری طرح محتاط رہنا۔ بین الاقوامی مجرم ہیں یہ" ـــــ فیاض نے

www.urdukorner.com

بڑی بڑی مونچھوں والے انسپکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ــــــ آپ بے فکر رہیں۔ انسپکٹر رانا کے سامنے بین الاقوامی مجرم بھیڑیں بن جاتے ہیں" ــــــ انسپکٹر رانا نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے ہولسٹر سے ریوالور نکالا اور پھر اکڑتا ہوا تیزی سے عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ گیٹ بند تھا۔ سوپر فیاض نے کال بیل پر اپنا انگوٹھا رکھا اور اس وقت تک اُسے دبائے رکھا جب تک پھاٹک کی ذیلی کھڑکی ایک جھٹکے سے نہ کھلی۔

"کیا مصیبت ہے ــــــ کون ہے" ــــــ اندر سے کسی نے بڑے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر نکل آیا ــــــ اس کے چہرے پر سخت غصے کے تاثرات موجود تھے۔ لیکن اپنے سامنے باوردی افراد کو دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا۔

"فرمائیے جناب" ــــــ اس نوجوان نے جس نے دربانوں جیسی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اور کاندھے سے بندوق لٹکائی ہوئی تھی بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انٹیلی جنس" ــــــ سوپر فیاض نے منہ کو پوری طرح ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ اچھا فرمائیے" ــــــ نوجوان انٹیلی جنس کا لفظ سن کر اور زیادہ دبک گیا۔

"اندر کون کون ہے" ــــــ فیاض نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"سب ہیں جناب ــــ آپ نے کس سے ملنا ہے؟"

نوجوان نے کہا۔

"ابے ــــ ایک طرف ہٹ ــــ اب ہم تم جیسے چڑی مار دوں کو بتائیں گے کہ ہم نے کس سے ملنا ہے۔ ہم نے سب سے ملنا ہے"ــــ اچانک انسپکٹر رانا نے اُسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور شاید فیاض اسی انتظار میں تھا کہ انسپکٹر رانا ایسے الفاظ کہے ــــ چنانچہ جیسے ہی انسپکٹر نے یہ ڈرامہ کیا وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اور کھڑکی سے ہوتا ہوا عمارت میں داخل ہو گیا۔ انسپکٹر رانا بھی لپک کر اندر داخل ہوا ــــ اور اس نے اپنے طور پر زبردست عقل مندی کی کہ دربان کے اندر آنے سے پہلے کھڑکی بند کر کے اس کی کنڈی لگا دی۔ اور پھر وہ ریوالور نکالے فیاض کے پیچھے لپکا ــــ جو بڑے اکڑے ہوئے انداز میں لان کے اس حصے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جہاں دس کے قریب غیر ملکی ایک میز کے گرد بیٹھے میز پر کوئی نقشہ پھیلائے آپس میں بحث میں الجھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی کی توجہ بھی فیاض یا انسپکٹر رانا کی طرف نہ تھی۔ وہ سب نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔

"ہینڈز اپ ــــ خبردار ــــ اگر کسی نے حرکت کی تو گولی مار دوں گا" ــــ فیاض نے قریب جا کر دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور وہ سب یوں اچھلے کہ کرسیوں سے گرتے گرتے بچے ــــ ان کی نظروں میں فیاض اور انسپکٹر رانا

www.urdukorner.com

کو دیکھ کر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اپنے ہاتھ اٹھاؤ الو کے پٹھے ـــــ کیا تم نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کا حکم نہیں سنا" ـــــ انسپکٹر رانا نے انہیں گم سم دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم ـــــ اور یہ ریوالور اور۔۔۔۔۔" ـــــ ان میں سے ایک نے جو ادھیڑ عمر کا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں ہاتھ اٹھاؤ ـــــ ورنہ گولیوں سے سینے چھلنی کر دوں گا" ـــــ فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں ـــــ آخر بات کیا ہے" ـــــ ایک نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا اور فیاض پر تو جیسے دیوانگی کا دورہ پڑ گیا۔

"تم حکم نہیں مانتے ـــــ بحث کرتے ہو" ـــــ فیاض نے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا ـــــ اور ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ساتھ اس نوجوان کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر جا گرا ـــــ گولی اس کے بازو کو چھیلتی ہوئی نکل گئی تھی۔ یا تو فیاض نے جان بوجھ کر نشانہ ہی ایسے انداز کا لیا تھا اور پھر یا نشانہ غلط ہو گیا تھا۔ بہرحال اس کا یہ اثر ہوا کہ ان سب نے گھبرا کر اپنے ہاتھ اونچے کر لیے ـــــ اور وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اب ان کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"انسپکٹر ـــــ میں انہیں کور کیے ہوئے ہوں۔ تم باقی

www.urdukorner.com

عمارت کا جائزہ لو۔ اور کوئی ہو تو اُسے بھی پستول کی نال پر یہاں لے آؤ ___ اور سنو ___ اگر وہ کوئی غلط حرکت کرے تو بے کھٹک گولی مار دینا۔ اور سنو ___ باقی سپاہیوں کو بھی اندر بلا لو" ___ فیاض نے چیختے ہوئے انسپکٹر رانا کو ہدایات دیں۔ اور انسپکٹر رانا تیزی سے ریوالور لہراتا ہوا عمارت کی طرف دوڑ پڑا۔

"آخر تم کون ہو ___ اور یہ کیا کر رہے ہو۔ شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" ___ اُسی ادھیڑ عمر نے بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو بڈھے ___ اب بولے تو منہ پر گولی مار دوں گا۔ غلط فہمی۔ میں بتاتا ہوں تمہیں تمہاری غلط فہمی" ___ فیاض بھلا ان کی بات کہاں سنتا تھا۔ اس نے غصے سے چیختے ہوئے جواب دیا۔ اور ادھیڑ عمر غیر ملکی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو رہا ___ اس کے ساتھیوں نے بھی ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

فیاض یوں چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔ جیسے اگر ان میں سے کسی نے ذرا سی بھی حرکت کی تو وہ گولی چلا دے گا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد انسپکٹر رانا دس سپاہیوں سمیت دوڑتا ہوا وہاں پہنچا ___ سپاہیوں نے اپنی مشین گنیں ان غیر ملکیوں کی طرف تان لیں۔ اور فیاض نے انہیں مشین گنوں کے گھیرے میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈال لیا ___ وہ ریوالور اٹھائے اٹھائے واقعی تھک گیا تھا۔

www.urdukorner.com

"انسپکٹر رانا ــــ پہلے احتیاط سے ان کی تلاشی لو۔ اور خیال رکھنا یہ بین الاقوامی مجرم ہیں" ــــ فیاض نے انسپکٹر رانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے آفیسر ــــ ہم......"

اُسی ادھیڑ عمر نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی۔

"شٹ اپ ــــ اب اگر زبان کھولی تو میں زبان کاٹ دوں گا" ــــ فیاض نے اُسے ایک بار پھر بولتے دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

انسپکٹر رانا نے بڑے پھرتیلے انداز میں ان کی باری باری تلاشی لینی شروع کر دی ــــ لیکن کسی کے پاس بھی کسی قسم کا کوئی اسلحہ برآمد نہ ہوا۔ حتیٰ کہ چاقو تک ان کی جیبوں میں موجود نہ تھا۔

"جناب ــــ یہ بالکل خالی ہیں" ــــ انسپکٹر رانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ بڑے دلیر مجرم ہیں۔ بغیر اسلحے کے دندناتے پھر رہے ہیں۔ انہیں ہتھکڑیاں لگا لو" ــــ فیاض نے کہا۔

اور سپاہیوں نے آگے بڑھ کر زبردستی ان سب غیر ملکیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دیں۔

"ہا ــــ ہا ــــ اب سر رحمان کو پتہ چلے گا کہ فیاض کیا چیز ہے اور اس نے کس طرح ڈیتھ سرکل کے مجرموں کو ایک گھنٹے کے اندر گرفتار کر لیا ہے" ــــ فیاض نے بے اختیار

www.urdukorner.com

قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"آفیسر ـــــ تم نے جو کچھ کیا ہے اس کے نتائج تمہارے اور تمہارے ملک کے لئے انتہائی بھیانک نکلیں گے۔ ہم اپنے ملک کے معزز شہری ہیں مجرم نہیں ـــــ اور ہم یہاں تمہارے ملک کی درخواست پر آئے ہیں" ـــــ ایک نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابے ـــــ جیب کترے دیہاڑی مار کی اولاد ـــــ ہر مجرم یہی کہتا ہے اب گرفتار ہو گئے ہو تو معصوم بنتے ہو" ـــــ فیاض کی بجائے انسپکٹر رانا نے اس نوجوان کو بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"انسپکٹر ـــــ پوری عمارت کی تلاشی لو۔ یقیناً ان کے پاس خفیہ کاغذات اور اسلحہ ہو گا ـــــ جلدی کرو" ـــــ فیاض نے انسپکٹر رانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر باس" ـــــ انسپکٹر رانا نے جواب دیا۔ اور پھر وہ چند سپاہیوں کو لے کر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"آخر تم بتاتے کیوں نہیں کہ تم کون ہو ـــــ اور ہمیں کس جرم میں تم نے گرفتار کیا ہے" ـــــ اسی ادھیڑ عمر آدمی نے ایک بار پھر بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ہوں۔ مجھے ابھی ابھی خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ایلیا نن کلب میں غیر ملکی مجرم جن کا تعلق بین الاقوامی

www.urdukorner.com

مجرم تنظیم ڈیتھ سرکل سے ہے ۔ موجود ہیں ۔ چنانچہ میں نے یہاں چھاپہ مارا اور تمہیں گرفتار کر لیا ـــــ اب تسلی ہو گئی ۔"

سپرنٹنڈنٹ فیاض نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اپیائن کلب ـــــ ڈیتھ سرکل ـــــ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے ۔ نہ ہی یہ کوئی کلب ہے اور نہ ہی ہم مجرم ۔ ہم تو انجینئر ہیں اور حکومت کی خصوصی درخواست پر جام نگر ڈیم کی خرابیوں کو چیک کرنے کے لئے آئے ہیں ۔" ـــــ اسی ادھیڑ عمر غیر ملکی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" ہاں ـــــ ہاں ـــــ تم انجینئر ہو ۔ اور ڈیم ٹھیک کرنے آئے ہو ۔ میں مجرموں کے سب حربے جانتا ہوں ـــــ تم واقعی یہاں انجینئر بن کر آئے ہو گے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ مگر یہاں کی انٹیلی جنس احمقوں پر مشتمل نہیں ہے ـــــ جیسا کہ تم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ۔ میں ابھی تمہیں ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا اور پھر جب تھرڈ ڈگری استعمال ہو گی تو تم خود ہی اپنی اصلیت تسلیم کر لو گے ۔" ـــــ فیاض نے بڑے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" مگر اس سے پہلے کہ وہ لوگ کوئی جواب دیتے اچانک کال بیل کی گھنٹی زور سے بج اٹھی ۔

" دیکھو ـــــ باہر کون آیا ہے ۔ اگر ان کا کوئی ساتھی ہے تو اسے بھی گرفتار کر لو ۔" ـــــ فیاض نے ایک سپاہی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا اور وہ سپاہی مشین گن سنبھالے تیزی سے

www.urdukorner.com

مین گیٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"ہمیں ہمارے سفارت خانے ٹیلی فون کرنے دو۔ تم نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر تمہاری حکومت کو بھی عبرت ناک سزا بھگتنی ہو گی"۔۔۔۔ اس ادھیڑ عمر غیر ملکی نے کہا۔

"بھگت لیں گے بھائی بھگت لیں گے۔۔۔۔ تم صبر تو کرو۔ ذرا ہیڈ کوارٹر تو چلو جب تمہارے منہ پر مرچوں کا تھوبڑا چڑھاؤں گا۔ تب ٹیلی فون بھی کرا دوں گا"۔۔۔۔ فیاض نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

مگر دوسرے لمحے وہ پھاٹک کے قریب سپاہی کی ایڑیاں بجنے کی آواز سن کر چونک پڑا۔۔۔۔ اور پھر اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا۔ اس کے چودہ طبق روشن ہوتے چلے گئے۔ پھاٹک کھل چکا تھا اور سر رحمان کے ساتھ سر سلطان تیزی سے ان کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

www.urdukorner.com

عمران نے کار شاہی روڈ کی پیلی عمارت سے کافی پیچھے ایک طرف کر کے روک دی ــــــ پیلی عمارت کے ساتھ ہی اس نے انٹیلی جنس کی دو جیپیں کھڑی دیکھ لی تھیں۔ اور پھر جب وہ آگے بڑھا تو اس نے دس مسلح سپاہیوں کو عمارت کے گرد سے اکٹھا ہو کر اندر جاتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ــــــ اس کی شرارت کامیاب رہی تھی۔ اور فیاض اس کی توقع کے مطابق بھوکے بھیڑیئے کی طرح بغیر سوچے سمجھے جال میں آن پھنسا تھا۔

عمران تیز تیز چلتا ہوا عمارت کے سامنے سے گزر کر سائیڈ گلی میں آیا ــــــ اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھ کر دیوار کے کنارے کی طرف اپنے جسم کو اچھالا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ دیوار پر جمتے چلے گئے۔ اور اس نے بازوؤں کے سہارے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھایا ــــــ جیسے ہی اس کا سر دیوار سے اونچا ہوا۔ وہ

www.urdukorner.com

اندر کی پوزیشن دیکھ کر چونک پڑا ۔ سامنے ہی غیر ملکی ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے ــــ اور مسلح سپاہی انہیں مشین گنوں کا نشانہ بنائے ہوئے تھے ۔ جب کہ ایک انسپکٹر غیر ملکیوں کی تلاشی لے رہا تھا ۔

چند لمحوں بعد اس نے غیر ملکیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑتی دیکھیں تو اس کا دماغ گھوم گیا ــــ وہ تیزی سے نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا سڑک پر آیا ۔ وہاں قریب ہی اس نے ایک ٹیلی فون بوتھ دیکھا تھا ۔ چنانچہ وہ دوڑتا ہوا ٹیلی فون بوتھ میں گھسا ــــ اور اس نے جیب سے سکے نکال کر خانے میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ اُسے اب اپنی شرارت کی سنگینی کا احساس ہوا تھا ــــ اس کا خیال تھا کہ فیاض جا کر ان سے پوچھ گچھ کرے گا ۔ اور جب اُسے معلوم ہو گا کہ یہ لوگ مجرم نہیں بلکہ حکومت کے مہمان ہیں تو وہ شرمندہ ہو کر معافی مانگ کر واپس آجائے گا ــــ اور پھر وہ اس کا مذاق اڑائے گا ۔ مگر فیاض نے تو اس کی توقع سے کہیں بڑھ کر حماقت کا ثبوت دیا تھا ۔ ان معزز مہمانوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑ جانے کا مطلب تھا کہ معاملہ بے حد سنگین ہو گیا ہے ــــ اور اب حکومت پاکیشیا اور حکومت مغربی جرمنی کے درمیان ٹھن جائے گی ۔ اور جس مقصد کے لئے انہیں بلوایا گیا تھا وہ مقصد ادھورا رہ جائے گا ظاہر ہے اس طرح اس کے اپنے ملک کا نقصان تھا ــــ اور یہ نقصان وہ برداشت نہ کر سکتا تھا ۔ مگر اب کیا کیا جا سکتا تھا ۔

www.urdukorner.com

حماقت ہو چکی تھی۔

"پی۔ اے ٹو سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــــ سر سلطان سے بات کراؤ جلدی"۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــــ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا تھا۔

"ہیلو ـــــــ سلطان بول رہا ہوں" ـــــــ دوسرے لمحے دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز ابھری۔

"ایکسٹو ـــــــ سر سلطان شاہی روڈ پر ایک پیلے رنگ کی عمارت ہے۔ جہاں مغربی جرمنی سے آئے ہوئے انجینئروں کا گروپ ٹھہرا ہوا ہے ـــــــ وہ گروپ جو جام نگر ڈیم کی خرابیاں دور کرنے کے لئے حکومت کی خصوصی درخواست پر آیا ہے"۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں پی۔ اے غیر قانونی طور پر بات چیت سن نہ رہا ہو۔

"مجھے معلوم ہے ـــــــ فرمائیے" ـــــــ سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ایک انسپکٹر اور دس سپاہیوں کے ساتھ ابھی وہاں پہنچا ہے ـــــــ اور اس نے

www.urdukorner.com

ان معزز مہمانوں کو ڈیتھ سرکل کے مجرم سمجھ کر باقاعدہ گرفتار کرلیا ہے ——— اس نے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال رکھی ہیں۔ آپ سر رحمان کو لے کر فوراً وہاں پہنچیں ورنہ حالات بے حد سنگین ہو سکتے ہیں ——— جلدی ——— فوراً ——— جس قدر جلد ممکن ہو سکے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یہ تو انتہائی سنگین واقعہ ہے۔ ٹھیک ہے ——— میں ابھی پہنچ رہا ہوں" ——— سر سلطان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ دوبارہ اسی گلی میں داخل ہو گیا ——— اس نے اندر کی سچویشن دیکھ لی تھی۔ اس لئے اب اس نے بقیہ تماشا دیکھنے کے لئے ایک جگہ کا انتخاب کر لیا تھا ظاہر ہے وہ سر سلطان کے ساتھ اندر نہیں جا سکتا تھا ——— کیونکہ لازماً سر رحمان بھی ساتھ ہوں گے۔ گلی کے آخری سرے پر پہنچ کر وہ دائیں طرف مڑا ——— یہاں ایک درخت کافی گھنا اور اونچا تھا۔ اس نے اس درخت پر مورچہ لگانے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہاں سے وہ نہ صرف اندر ہونے والے تمام واقعات آسانی سے دیکھ بھی سکتا تھا ——— بلکہ وہ لوگ اتنے قریب موجود تھے کہ وہ آسانی سے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ادھر ادھر کسی کو نہ پا کر وہ تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا ——— چونکہ جہاں تک درخت کا خالی تنا تھا اتنی اونچائی

www.urdukorner.com

کی دیوار تھی۔ اور جہاں دیوار کی اونچائی ختم ہوتی تھی۔ وہاں سے درخت کی شاخیں شروع ہو جاتی تھیں ـــــ اُسے چیک کر لئے جانے کا بھی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اور پھر ایک دو شاخہ پر اس نے قدم جما کر باقاعدہ نشست بنالی ـــــ اب وہ درخت کے گھنیرے پتوں اور شاخوں میں مکمل طور پر چھپا ہوا تھا۔ جب کہ وہ آسانی سے اندر کی سچویشن دیکھ سکتا تھا ـــــ غیر ملکیوں کے پاس اس وقت پانچ سپاہی اور فیاض موجود تھا۔ باقی سب سپاہی اور انسپکٹر کہیں چلے گئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ لوگ عمارت کی تلاشی لینے میں مصروف ہوں گے تاکہ مجرموں کے خلاف ثبوت مہیا کیا جا سکے۔

فیاض کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا ـــــ آنکھوں میں فتح و کامیابی کی چمک تھی۔

"ہاں ہاں ـــــ تم انجینئر ہو اور ڈیم ٹھیک کرنے آئے ہو۔ میں مجرموں کے سب حربے جانتا ہوں۔ تم واقعی یہاں انجینئر بن کر آئے ہو گے ـــــ اس میں کوئی شک نہیں۔ مگر یہاں کی انٹیلی جنس احمقوں پر مشتمل نہیں ہے جیسا کہ تم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ میں تمہیں ابھی ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا ـــــ اور پھر جب تھرڈ ڈگری استعمال ہو گی تو تم خود ہی اپنی اصلیت تسلیم کر لو گے"۔ فیاض نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران

www.urdukorner.com

سمجھ گیا کہ سر سلطان وغیرہ پہنچ گئے ہیں۔ گو سیکرٹ سروس یہاں سے کافی فاصلے پر تھا ——— لیکن پھر بھی سر سلطان نے معاملہ کی سنگینی اور نزاکت کا احساس کرتے ہوئے عمران کی توقع سے کہیں جلد پہنچ گئے تھے۔

"دیکھو ——— باہر کون آیا ہے۔ اگر ان کا ساتھی ہے تو اُسے بھی گرفتار کر لو" ——— کال بیل کی آواز سنتے ہی فیاض نے ایک سپاہی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور سپاہی مشین گن سنبھالے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہمیں ہمارے سفارت خانے ٹیلی فون کرنے دو۔ تم نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر تمہاری حکومت کو بھی عبرت ناک سزا بھگتنی ہو گی" ——— ادھیڑ عمر غیر ملکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بھگت لیں گے بھائی بھگت لیں گے ——— تم صبر تو کرو۔ ذرا ہیڈ کوارٹر تو چلو۔ جب تمہارے منہ پر مرچوں کا تھوبڑا چڑھاؤں گا۔ تب ٹیلی فون بھی کرا دوں گا" ——— فیاض نے ایک بار پھر مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے عمران نے پھاٹک کھلتے اور پھاٹک کھولنے والے سپاہی کو ایڑیاں بجا کر سیلوٹ کرتے دیکھا ——— پھاٹک کھلتے ہی سر سلطان اور سر رحمان تیزی سے فیاض کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے ——— سپاہی کی ایڑیاں بجنے کی آواز سنتے ہی فیاض نے بھی چونک کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ اور پھر شاید سر سلطان

www.urdukorner.com

اور سر رحمان کو اچانک آتے دیکھ کر اس کی گردن اُسی طرح مڑی ہی رہ گئی۔ اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"جناب — میں نے مجرم گرفتار کر لئے ہیں — ڈیتھ سرکل کے مجرم جناب" — فیاض نے ان کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی اپنی کامیابی اور فتح کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"تم احمق — الو — گدھے — یہ تم نے کیا کر دیا۔ یہ تو حکومت کے معزز مہمان ہیں — بے وقوف گدھے" — سر رحمان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے ان کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"ج — جناب — یہ مجرم" — فیاض جو کامیابی کے نشے میں چور تھا۔ سر رحمان کی گالیاں سنتے ہی بُری طرح ہکلانے لگا۔

"کھولو ہتھکڑیاں — کھولو — جلدی کھولو" — سر رحمان نے چیخ کر سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو سر رحمان کو آتے دیکھ کر پہلے ہی اٹنشن ہو چکے تھے — اور سپاہیوں نے بجلی کی سی تیزی سے غیر ملکیوں کے ہاتھوں میں پڑی ہوئی ہتھکڑیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"معزز مہمانوں سے معافی مانگو — جلدی کرو — ورنہ گولی مار دوں گا" — سر رحمان غصے کی شدت سے کانپ رہے تھے۔

"میں معافی چاہتا ہوں" — فیاض نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں ان غیر ملکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا اور آنکھیں جھکی ہوئی تھیں — اس کا جی چاہ رہا

www.urdukorner.com

تھا کہ یہیں زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں زندہ دفن ہو جائے۔ نہ صرف ان غیر ملکیوں کے سامنے جن کے سامنے وہ اب تک اکڑا ہوا تھا ــــ بلکہ انسپکٹر داتا اور سپاہیوں کے سامنے اس کی زبردست بے عزتی ہوئی تھی۔ لیکن سر رحمان کے سامنے اُسے دم مارنے کی بھی مجال نہ تھی ــــ اور سر رحمان کی حالت بتا رہی تھی کہ نجانے کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا ہے۔ ورنہ وہ یقیناً فیاض کو گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔

"ہونہہ ــــ معافی ــــ اس طرح معافی کا کیا مطلب ہے۔ آپ لوگوں نے جو سلوک ہم سے کیا ہے۔ اس کے آپ کو پورے پورے نتائج بھگتنے ہوں گے" ــــ ادھیڑ عمر غیر ملکی نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔

"جاؤ ــــ دفع ہو جاؤ ــــ دور ہو جاؤ میری نظروں سے" سر رحمان نے غصے کی شدت سے زمین پر پیر مارتے ہوئے فیاض سے کہا اور فیاض ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ انسپکٹر داتا اور سپاہی بھی سر جھکائے اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شکست خوردہ فوج اپنے مورچوں کو واپس جا رہی ہو۔

"سنیئے ــــ میں سیکرٹری وزارت خارجہ سلطان ہوں اور یہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان ہیں۔ یہ سب کچھ شدید غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ــــ اس لئے بہتر ہے کہ اس بات کو یہیں ختم کر دیا جائے۔ میں ذاتی طور پر آپ لوگوں

www.urdukorner.com

سے معافی چاہتا ہوں "۔۔۔۔۔ سر سلطان نے پہلی بار زبان کھولی ان کا لہجہ بے حد باوقار تھا۔

"ہوں مجھے آپ سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل۔۔۔۔۔ لیکن یہ معاملہ ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ معاملہ تو اب شروع ہو گا"

ادھیڑ عمر غیر ملکی نے انتہائی تپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور پھر جیسے جیسے سر سلطان اور سر رحمان انہیں منانے کی کوشش کرتے وہ لوگ اتنے ہی زیادہ اکڑتے چلے جا رہے تھے۔

سر سلطان سے زیادہ سر رحمان کی حالت خراب تھی۔۔۔۔۔ وہ تو اپنے چنگیزی خون کی وجہ سے اپنی انا میں کھڑے تھے۔ ورنہ ان کی حالت ایسی تھی کہ جیسے ابھی غیر ملکیوں کے پیر پکڑ لیں گے۔

"یہ لوگ تو ماش کے آٹے کی طرح اکڑتے ہی جا رہے ہیں۔ ان کا بھی علاج کرنا ہی پڑے گا"۔۔۔۔۔ عمران کو بھی ان کی اکڑ دیکھ کر اب غصہ آتا جا رہا تھا۔ یا پھر شاید اپنے باپ کو اس طرح معافیاں مانگتے دیکھ کر وہ مشتعل ہوتا جا رہا تھا۔

"آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔ ہم اپنے سفارت خانے سے بات کریں گے۔۔۔۔۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو گا"۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر غیر ملکی نے۔۔۔۔۔ انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آپ کر لیں بات"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر سر رحمان کا ہاتھ پکڑے وہ تیزی سے واپس مڑے اور پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

www.urdukorner.com

جب یہ لوگ پھاٹک سے باہر چلے گئے تو سارے غیر ملکی عمارت کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے اور لان خالی ہو گیا۔ تب عمران درخت سے نیچے اترا ــــــ اور پھر گلی میں سے ہوتا ہوا وہ سڑک پر آیا اور اس نے ایک بار پھر ٹیلی فون بوتھ کا رخ کیا۔ سکے ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ــــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں" ــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ــــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر ــــــ فوراً شاہی روڈ پر پہنچ جاؤ۔ یہاں ایک پیلے رنگ کی عمارت ہے جہاں چند غیر ملکی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے ــــــ اگر ہو سکے تو ان کا ٹیلی فون بھی ٹیپ کر لینا" عمران نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ــــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

اور عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھا اور بوتھ سے باہر نکل کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــــ اُسے اپنی شرارت مہنگی پڑی تھی۔ سر رحمان اور سر سلطان کو ان غیر ملکیوں کی منتیں کرتا دیکھ کر اُسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا ــــــ یہ سب کچھ اس کی شرارت اور فیاض کی حماقت کی وجہ سے ہوا تھا۔ اور اس وقت تو سوائے افسوس کرنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس نے ایک موہوم سی امید پر ٹائیگر کو نگرانی کا حکم دے دیا تھا کہ

www.urdukorner.com

شاید کوئی ایسی بات کا پتہ چل جائے جس کو بنیاد بنا کر ان غیر ملکیوں کو سیدھا کیا جا سکے۔

یہی سوچتا ہوا وہ کار چلاتا رہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل شوبرا کے سامنے سے گزری تو اس نے لاشعوری طور پر کار کو کمپاؤنڈ کی طرف موڑ دیا ——— وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر ذہنی طور پر پرسکون ہونا چاہتا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اتر کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا میزیں آباد تھیں۔ عمران ڈھیلے ڈھیلے قدم اٹھاتا ایک میز کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر جب اس نے بیٹھنے کے لئے کرسی گھسیٹی تو دوسرے لمحے چونک پڑا۔ کرسی گھسیٹنے کی وجہ سے اس کے پائے کے ساتھ پڑی ہوئی ایک چھوٹی سی شیشی لڑھک کر سامنے آگئی ——— عمران نے جھک کر وہ شیشی اٹھائی۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔ سبز رنگ کی شیشی پر کوئی لیبل موجود نہ تھا۔ البتہ شیشی کی ساخت عجیب قسم کی تھی ——— بوتل بظاہر شیشے کی لگتی تھی لیکن اسے ہاتھ میں لینے کے بعد پتہ چلا کہ وہ کسی مخصوص قسم کے پلاسٹک سے تیار کی گئی ہے۔ ڈھکن پر ایک مونوگرام چھپا ہوا تھا ——— ایک سرخ رنگ کے دائرے کے اندر موت کا مخصوص نشان یعنی ایک کھوپڑی اور دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ اور نیچے باریک حروف میں ایم۔ زیڈ لکھا ہوا تھا ——— عمران غور سے اس ڈھکن کو دیکھتا رہا۔

www.urdukorner.com

"فرمائیے جناب" ـــــ اسی لمحے ویٹر نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چائے لاؤ" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور پھر ویٹر کے جلتے گئے بعد اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اُسے سونگھنے لگا ـــــ اندر سنہرے رنگ کے محلول کے چند قطرے پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے چھوٹی انگلی بوتل کے منہ میں ڈالی اور پھر اُسے زبان پر لگا کر اس کا ذائقہ چکھنے لگا ـــــ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ڈھکن بند کر کے بوتل جیب میں ڈال لی۔ اُسی لمحے ویٹر نے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"ابھی مجھ سے پہلے اس میز پر کون بیٹھا ہوا تھا" ـــــ عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیوں جناب ـــــ کیا بات ہے" ـــــ ویٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"دراصل سیٹ بے حد گرم ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہیں آپ نے کسی جن کو تو یہاں نہیں بٹھا دیا تھا ـــــ ظاہر ہے جن آگ سے بنے ہوتے ہیں" ـــــ عمران نے احمقانہ انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا اندازہ درست ہے جناب ـــــ مگر یہاں جنوں کی بجائے جوانیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ دونوں ہی آگ ہوتے ہیں۔ اور

www.urdukorner.com

پھر نام بھی ملتے جلتے ہیں" ــــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ تم تو شاعر ہو بھئی ــــــ یہاں کہاں آن پھنسے بڑے باذوق آدمی لگتے ہو" ــــــ عمران نے مسکرا کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"بس جناب ــــــ مقدر کی بات ہے۔ ویسے آپ والی کرسی پر جو جوانی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے متعلق تو میں جانتا ہوں۔ شاید آپ کا مقصد حل ہو جائے ــــــ وہ ہوٹل فردوس کے مینجر کی بیٹی شہلا تھی" ــــــ ویٹر نے میز کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ تم اسے کیسے جانتے ہو" ــــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جناب ــــــ میں کل تک ہوٹل فردوس میں ملازم تھا۔ آج ہی یہاں آیا ہوں۔ اس لئے جانتا ہوں" ــــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اچھا ــــــ پھر تو بھئی تم گھر کے بھیدی ہوئے۔ یہ محترمہ شہلا کا حدود اربعہ کیا ہے" ــــــ عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر بڑی خاموشی سے ویٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر نے عقاب کی طرح نوٹ جھپٹا ــــــ اور اسے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں منتقل کر دیا۔

"برطانیہ سے آئی ہیں ایک ہفتہ پہلے ــــــ بے حد آزاد خیال۔ لفٹ ہی لفٹ ــــــ مزے کریں۔ ویٹر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

اور پھر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف مڑتا چلا گیا ____ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے چائے بنانی شروع کر دی۔

"ویٹر" ____ اچانک عمران نے چیخ کر کہا۔

"یس سر" ____ ویٹر نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا۔

"بھئی ____ چینی تو لائے ہی نہیں یار کچھ پروفیسر قسم کی چیز لگتے ہو" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ____ سوری جناب ____ دراصل یہاں چلتے کبھی کبھار ہی کوئی منگواتا ہے۔ اس لئے ایسا ہو جاتا ہے" ____ ویٹر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔

"میرے خیال میں مس شہلا نے بھی چائے ہی منگوائی ہو گی۔ اور انہیں تو چینی کی ضرورت نہیں پڑتی ____ اس لئے تم اس بار بھی چینی بھول گئے ہو" ____ ویٹر جب چینی لے آیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں جناب ____ انہوں نے تو شیری منگوائی تھی۔ اور پھر صاحب کسی شیشی سے انہوں نے سارے گلاسوں میں چند قطرے ڈالے ____ اور سب سہیلیاں پینے لگیں۔ نجانے ان قطروں میں کیا تھا کہ ان کے چہرے کھل اٹھے تھے"۔

ویٹر نے جواب دیا اور پھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران نے سر ہلا دیا۔ اب وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔ شہلا نے اسی شیشی میں سے قطرے شیری میں ڈالے ہوں گے۔

www.urdukorner.com

اور پھر شیشی واپس پرس میں ڈالنے لگی ہو گی۔ کہ شیشی نیچے گر پڑی۔ بہر حال اُسے اس کی خوشبو اور ذائقہ کچھ پر اسرار سا لگا تھا۔ اس لیئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اسے لیبارٹری میں ٹیسٹ کرے گا ۔۔۔۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ پر اسرار سا مشروب آخر ہے کیا چیز۔

چائے پینے کے بعد وہ اٹھا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔۔۔۔ ظاہر ہے وہ فیصلہ کرنے کے بعد دیر کرنے کا عادی نہ تھا۔

www.urdukorner.com

ٹیلی فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی۔ تو کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر اسمتھ سپیکنگ"۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ڈنکن سپیکنگ"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ڈنکن۔۔۔۔۔۔ فرمائیے"۔۔۔۔۔۔ راجر نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔۔۔۔۔۔ آپ نے مشن کا آغاز کر دیا ہے"۔ پروفیسر نے کہا۔

"ہاں پروفیسر۔۔۔۔۔۔ مشن کا آغاز ہو گیا ہے۔ مس شہلا نے گرین کارڈ جاری کر دیئے ہیں۔۔۔۔۔۔ ٹونی ان کی نگرانی کر رہا

www.urdukorner.com

ہے۔ مارگریٹ کو مزید سپلائی کے لئے بھیج دیا گیا ہے ۔ ایک ہفتے بعد ریڈ کارڈ ایشو کر دیئے جائیں گے ۔۔۔۔ اور پھر کام تیز رفتاری سے شروع ہو جائے گا ۔" ۔۔۔۔ راجر نے نرم لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" یہ تو ٹھیک ہے ۔۔۔۔ مگر انٹیلی جنس کو تمہارے مشن کا کیسے پتہ چل گیا ۔" ۔۔۔۔ پروفیسر ڈنکن نے کہا ۔ اور راجر یہ بات سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا ۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔"

راجر نے جواب دیا ۔

" کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔۔ ہو گیا ہے سانٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ہماری رہائش گاہ پر چھاپہ مارا ۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں انجینئروں کی ٹیم کے ساتھ حکومت کی دعوت پر یہاں آیا ہوا ہوں ۔۔۔۔ اس نے وہاں علی الاعلان کہا ۔ کہ وہ ڈیتھ سرکل کے سلسلہ میں چھاپہ مار رہا ہے ۔" ۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا ۔

" مگر ہم نے تو ابھی ابتدا کی ہے ۔ اور آپ کا تو ہماری تنظیم کے ساتھ کوئی براہِ راست تعلق بھی نہیں ۔۔۔۔ پھر وہ وہاں کیسے پہنچ گیا ۔" ۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا ۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی ۔

" یہ تو درست ہے کہ میری صرف تمہارے ساتھ دوستی ہے ۔ اور اسی لئے مجھے تمہاری یہاں آمد کے بارے میں علم ہے لیکن

www.urdukorner.com

اس سپرنٹنڈنٹ کو بہر حال کچھ معلوم ہوا تو اس نے چھاپہ مارا۔ گو یہ چھاپہ ناکام رہا ـــــ لیکن پھر بھی میں نے ضروری سمجھا کہ تمہیں اطلاع کر دوں تاکہ تم محتاط ہو جاؤ ـــــ پروفیسر نے کہا۔

"مجھے حیرت ہے ـــــ کہ ہمارے مشن کی اور گروپ کی اطلاع انٹیلی جنس تک کیسے پہنچ گئی۔ ویسے اب ہمیں مزید محتاط رہنا ہو گا" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تم اپنے چیف باس سے بات کر لو۔ اور فی الحال اپنی سرگرمیاں روک لو ـــــ آگے تم خود سمجھدار ہو۔ اچھا بائی بائی" ـــــ پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

راجر نے پریشان سے انداز میں رسیور رکھ دیا ـــــ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آرہی تھی کہ انٹیلی جنس بیوریو کو ان کی سرگرمیوں کی اطلاع کیسے مل گئی ـــــ اور اس نے پروفیسر ڈنکن اور اس کے ساتھیوں پر کیوں چڑھائی کر دی۔

پروفیسر کا مشورہ درست تھا۔ ابھی ابتدائی سٹیج تھی۔ سب سے پہلے انٹیلی جنس سے نپٹنا پڑے گا ـــــ ورنہ ایم زیڈ پکڑا گیا تو پھر پوری دنیا میں شور مچ سکتا ہے۔

اب ہی صرف مسئلہ تھا ان چار لڑکیوں کا ـــــ جنہیں گرین کارڈ جاری کئے جا چکے تھے۔ اب اس کی ایک ہی صورت تھی کہ ان چاروں لڑکیوں کو فوری طور پر قتل کرا دیا جائے۔ تب ہی معاملہ رک سکتا تھا ـــــ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ ایسے معاملہ

www.urdukorner.com

میں فوری طور پر کیا ایکشن لیا جائے۔ اور آخر اس نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ فوری طور پر کام روک کر پہلے اس سپرنٹنڈنٹ سے پتہ کیا جائے کہ اُسے ڈیتھ سرکل کے بارے میں کیسے اطلاع ملی ـــــ اور پھر اگر ضرورت ہو تو وہ فائل غائب کر کے اور سپرنٹنڈنٹ کو ٹھکانے لگانے کے بعد ہی مشن کا آغاز کیا جائے ـــــ فیاض کی چھان بین کے لئے اس نے شہلا سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔ شہلا کی رپورٹ کے بعد ہی مشن کے دوبارہ آغاز کا فیصلہ ہو سکتا تھا ـــــ کیوں کہ وہ ایم زیڈ کو ہر قیمت پر خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔

کافی دیر تک اس طرح سوچنے کے بعد اس نے فیصلہ کن انداز میں کندھے اچکائے ـــــ اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ٹونی سپیکنگ“ ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹونی کی آواز ابھری۔

”باس بول رہا ہوں“ ـــــ راجر نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔

”یس باس“ ـــــ ٹونی کا لہجہ یک دم مؤدبانہ ہو گیا۔

”گرین کارڈز کی کیا پوزیشن ہے“ ـــــ راجر نے پوچھا۔

”ان کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے۔ ایم۔ زیڈ نے ان پر بے پناہ اثر دکھایا ہے ـــــ وہ پاگلوں کی طرح مرد ڈھونڈتی پھر رہی ہیں۔ اب تو ان کی حالت پر ان کے والدین بھی چونک پڑے ہیں۔ لیکن چوں کہ لڑکیاں آزاد خیال اور ماڈرن ہیں ـــــ اس

www.urdukorner.com

لیئے وہ انہیں روک نہیں سکتے۔ ویسے میرا خیال ہے انہیں ڈوز زیادہ دے دی گئی ہے ـــــ اگر یہی حال رہا تو وہ سڑکوں پہ کپڑے اتار کر بھاگی پھریں گی" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"ڈوز زیادہ نہیں ـــــ دراصل انہوں نے اسے پہلی بار استعمال کیا ہے۔ اس لیئے ان کا یہ حشر ہو رہا ہے۔ اور یہ بات ہمارے حق میں جاتی ہے کہ ان پہ زیادہ سے زیادہ اثر ہو۔ تاکہ وہ ریڈ کارڈز کے لیئے ہماری طلب پوری کرنے پر ہر قیمت پر تیار ہو جائیں" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"یس باس" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"لیکن اب ایک اور حکم سن لو ـــــ مشن کو فوری طور پر روکنا ہے۔ کیونکہ یہاں کی انٹیلی جنس ہمارے راستے پر چل نکلی ہے" راجر نے کہا۔

"انٹیلی جنس چل نکلی ہے ـــــ وہ کیسے ـــــ انٹیلی جنس کو کیا معلوم ـــــ ہم نے تو کوئی ایسا اقدام ابھی تک کیا ہی نہیں۔ جس سے کوئی مشکوک ہو سکے" ـــــ ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے ـــــ بہرحال اطلاع غلط نہیں ہو سکتی اس لیئے مشن کو فی الحال تا حکم ثانی روک دیا گیا ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ ان چاروں لڑکیوں کو ہلاک کر ڈالو۔ تاکہ معاملہ آگے نہ بڑھ سکے ـــــ جب حالات ٹھیک ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے شکار ڈھونڈھ لیئے جائیں گے" ـــــ راجر

www.urdukorner.com

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ۔۔۔۔۔ جیسا آپ حکم کریں "۔۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"سنو ۔۔۔۔۔ کوشش کرنا کہ کوئی حادثہ ظاہر کیا جا سکے ۔ تاکہ پولیس مشکوک نہ ہو "۔۔۔۔۔ راجر نے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب ۔۔۔۔۔ ایسا ہی ہو گا "۔۔۔۔۔ ٹونی نے دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے ۔۔۔۔۔ مجھے کام مکمل ہونے کی رپورٹ دے دینا "

راجر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے جواب کا انتظار کئے بغیر کریڈل کو ایک بار پھر دبا دیا ۔ اور دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" شہلا سپیکنگ "۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے شہلا کی آواز سنائی دی۔

"راجر سپیکنگ "۔۔۔۔۔ راجر نے کہا۔ اس بار وہ اپنے اصلی لہجے میں بات کر رہا تھا۔

" اوہ ۔۔۔۔۔ راجر تم "۔۔۔۔۔ شہلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید راجر کی اس اچانک کال پر حیرت ہوئی تھی۔

" شہلا ۔۔۔۔۔ ہمارا مشن انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا ہے ۔ اس لئے باس نے مشن روک دینے کا حکم دے دیا ہے "

راجر نے کہا۔

" اوہ ۔۔۔۔۔ مگر کیسے "۔۔۔۔۔ شہلا کی حیرت بھری آواز سنائی

www.urdukorner.com

دی۔

"اس کا پتہ تم نے کرنا ہے ـــــ انٹیلی جنس بیورو کا کوئی سپرنٹنڈنٹ فیاض ہے۔ وہ ڈیتھ سرکل کے خلاف کام کر رہا ہے۔ تم اس سے رابطہ قائم کرو ـــــ اور یہ معلوم کرو کہ اس کے پاس کیا اطلاعات ہیں اور کن ذرائع سے یہ اطلاعات اس تک پہنچی ہیں" ـــــ راجر نے کہا۔

"بہتر ـــــ میں اُسے ڈیل کر لوں گی۔ تم بے فکر رہو" شہلا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ جلد از جلد یہ کام مکمل ہونا چاہیئے۔ تاکہ دوبارہ مشن کے آغاز کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ باقی تمام سرگرمیاں فی الحال معطل سمجھو" ـــــ راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ لیکن باس نے ان لڑکیوں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے جنہیں گرین کارڈ سپلائی کر دیئے گئے ہیں" شہلا نے پوچھا۔

"باس نے ٹونی کو حکم دے دیا ہے کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے ـــــ ظاہر ہے اس کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا" ـــــ راجر نے کہا۔

"اوہ ـــــ بہرحال ٹھیک ہے ـــــ باس بہتر سمجھتا ہے" ـــــ شہلا نے جواب دیا۔ اُسے شاید ان چاروں لڑکیوں کی ہلاکت کے بارے میں سن کر افسوس ہو رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے تنظیم کے اصولوں کے تحت وہ مجبور تھی۔

www.urdukorner.com

”شہلا ـــــ اب تم نے فوری کام کرنا ہے۔ اپنا مشن مکمل کر کے مجھے رپورٹ دو ـــــ تاکہ میں باس کو رپورٹ دے سکوں“ راجہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے ـــــ وہیں ٹرنکورا ہوٹل میں ہی رپورٹ دینی ہے نا“ ـــــ شہلا نے جواب دیا۔

”ہاں وہیں ـــــ لیکن پوری احتیاط سے کام کرنا۔ او۔کے۔ بائی بائی“ ـــــ راجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

www.urdukorner.com

فیاض کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ سر رحمان نے اُسے دفتر میں واپس آکر اس بُری طرح لتاڑا تھا کہ اس کا جی چاہ رہا تھا۔ کہ وہ خودکشی کر لے ــــــ آج تک وہ سر رحمان کے ہاتھوں اس حد تک ذلیل نہ ہوا تھا۔ لیکن غلطی اس کی تھی کہ وہ جوش میں آکر بغیر تحقیق کیے ان غیر ملکی انجینئروں پر جھپٹ پڑا تھا ــــــ دفتر سے آکر اس نے پروفیسر گھوش کو ڈھونڈ نکالنے کی بھی کوشش کی ــــــ لیکن کسی بھی یونیورسٹی میں اس نام کا کوئی پروفیسر موجود ہوتا تو اس کا پتہ چلتا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے بے وقوف بنایا گیا ہے ــــــ لیکن ایسا کس نے کیا ہو گا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ ظاہر ہے کسی دوسرے کو ڈیڈ مرکل کے بارے میں کیا علم ہو سکتا ہے ــــــ لے دے کے بس ایک ہی آدمی ایسا تھا جس پر شک ہو سکتا تھا۔ اور وہ تھا علی عمران ــــــ علی عمران

www.urdukorner.com

سے اصل بات اگلوانا شیر کے منہ سے نوالہ چھیننے کے برابر تھا۔ لیکن سر رحمان نے جس طرح اُسے ذلیل کیا تھا۔ لتاڑا تھا۔ گالیاں دی تھیں ——— وہ اس کی برداشت سے باہر تھیں۔ چنانچہ ان کے کمرے سے باہر نکلتے ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ وہ عمران سے اصل بات ہر قیمت پر اگلوائے گا ——— اور اگر عمران نے یہ حرکت کی ہے تو پھر وہ اُسے گولی مار دے گا۔ چاہے بعد میں اُسے پھانسی کے تختے پر ہی کیوں نہ چڑھنا پڑے ——— اس کا ذہن بُری طرح سلگ رہا تھا۔ چنانچہ اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے کیپ اٹھا کر سر پر رکھی اور پھر جیپ لے کر وہ عمران کے فلیٹ کی طرف چل پڑا ——— اس کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ سے بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں میں وحشت تھی۔ اور وہ اب اپنا غصہ کسی پر بہر حال نکالنا چاہتا تھا ——— تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ عمران کے فلیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ایک چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ حسب توقع بند تھا ——— فیاض نے کال بیل پر انگوٹھا رکھا۔ اور پھر اسے مسلسل دبائے چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دروازے میں سلیمان کی بگڑی ہوئی شکل دکھائی دی۔

"کیا وردی پہن کر آدمی اخلاق بھی بھول جاتا ہے ——— فرمایئے"؟ سلیمان نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر فیاض اُسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

www.urdukorner.com

"کہاں ہے وہ عمران کا بچہ ــــ کہاں ہے وہ ــــ جلدی بتاؤ"۔ فیاض نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"عمران کا بچہ ــــ جناب اخلاق کے ساتھ ساتھ عقل بھی۔۔ ۔۔۔" ــــ سلیمان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا ــــ ورنہ فیاض کا زوردار تھپیڑ اس کے چہرے پر پڑتا۔

"بکواس کرتے ہو ــــ خانساماں کی اولاد ــــ میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔ ــــ فیاض نے تھپیڑ خالی دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے ریوالور نکال لیا۔

"آپ خانساماں کی اولاد کو فوراً گولی مار دیں۔ میرے باپ کا نام خانساماں نہیں نواب آصف رضا خان تھا" ــــ سلیمان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ ــــ میں نے بہت دیکھے ہیں تمہارے جیسے نواب اسد خان ــــ بتاؤ عمران کہاں ہے"۔ ــــ فیاض نے اور زیادہ تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں بیٹھے ہوئے ہیں ــــ نکال لیجئے"۔ سلیمان بھی ظاہر ہے عمران کا باورچی تھا۔ وہ فیاض کے رعب میں کہاں آتا تھا۔

"پھر وہی بکواس کئے ــــ میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔ فیاض کا غصہ اپنی آخری حد پر پہنچ گیا اور اس نے فائر کرنے کے لئے ٹریگر پر انگلی کو حرکت دی ــــ مگر اس کی حسرت دل میں

www.urdukorner.com

رہ گئی۔ سلیمان کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی۔ اور فیاض کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرا ـــــ اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض سنبھلتا سلیمان نے انتہائی پھرتی سے اپنے نیفے سے ریوالور نکال لیا ـــــ چوں کہ اکثر مجرم فلیٹ میں آدھمکتے تھے۔ اس لئے اب سلیمان نے بھی باقاعدہ ریوالور رکھنا شروع کر دیا تھا۔

"اب بولئے ـــــ مار دوں گولی ـــــ اور چڑھا دوں جوبلے پر" ـــــ سلیمان نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور فیاض غصے کی شدت سے کھڑا ہونٹ کاٹتا رہ گیا ـــــ ظاہر ہے۔ صورت حال بدل گئی تھی۔ اور غصے کی شدت کے باوجود وہ جانتا تھا کہ سلیمان گولی مارنے سے دریغ بھی نہ کرے گا۔

"تم ـــــ تم ـــــ میں تمہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دوں گا۔ تم نے سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالی ہے ـــــ جانتے ہو اس جرم کی کیا سزا ہے" ـــــ فیاض سے اور کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ اس لائن پہ آگیا۔

"سزا جزا کسی مولوی سے پوچھیئے ـــــ اور جرم کی بات کسی وکیل سے کیجئے ـــــ مجھ سے ایسی بات کرنے کی ضرورت نہیں میں تو اتنا جانتا ہوں کہ آپ کا گوشت گلانے کے لئے مجھے کتنی ہنڈیاں جلانی پڑیں گی" ـــــ سلیمان نے جواب دیا۔

"ارے ارے ـــــ یہ کیا ہو رہا ہے ـــــ ارے غضب خدا کا ـــــ انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ اور ایک باورچی کے سامنے

www.urdukorner.com

بھیگی بلی بنا کھڑا ہے۔ حد ہوگئی بھئی "۔۔۔۔ اچانک دروازے سے عمران کی آواز سنائی دی اور فیاض تیزی سے دروازے کی طرف گھوم گیا۔

"دیکھو عمران ۔۔۔۔ یہ تمہارا باورچی نہ ہوتا تو میں اس کی بوٹیاں اڑا دیتا "۔۔۔۔ فیاض نے عمران کو دیکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ مجھے معلوم ہے۔ بھئی تمہاری بڑی مہربانی کہ تم نے میرے باورچی پر رحم کھایا ہے "۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنبھالئے صاحب ان کو ۔۔۔ اور سنئے ۔۔۔ مجھ سے چائے کے لئے نہ کہیئے ۔۔۔ میں ایسے احمقوں کو چائے پلانا اپنی توہین سمجھتا ہوں "۔۔۔۔ سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آخر بات کیا ہوئی سوپر فیاض پیارے "۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر بڑے پیار بھرے انداز میں فیاض کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بات کیا ہونی ہے ۔۔۔ مجھے تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم اس طرح مجھے ذلیل کراؤ گے۔ دوستی کا یہ مطلب نہیں ہوتا "۔ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا ریوالور اٹھایا اور دروازے کی طرف مڑ گیا ۔۔۔۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بیوی روٹھ کر اپنے میکے جا رہی ہو اور اس کا دل چاہ رہا ہو کہ

www.urdukorner.com

اس کا شوہر اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر منتیں کر کے اُسے جانے سے روک دیے۔

"ارے ارے سوپر فیاض ـــــ ارے کہاں جا رہے ہو۔ آؤ بیٹھو یار ـــــ تم تو میرے جان و جگر ہو۔ میرے فلیٹ سے ناراض ہو کر نہیں جا سکتے" ـــــ عمران نے مسکرا کر بڑے پیار بھرے انداز میں اُسے روکتے ہوئے کہا اور فیاض اس کے ایک ہی فقرے پر رک گیا۔ پھر وہ مڑا اور دروازے کے قریب پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا ـــــ اس کی شکل رونے والی ہو رہی تھی۔ وہ آیا تو سخت غصے میں تھا۔ لیکن انسانی ذہن ہے۔ اب اس پر ڈپریشن کا زبردست دورہ پڑا تھا ـــــ اور یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دے گا۔

"سلیمان ـــــ سلیمان" ـــــ عمران نے اچانک چیخ کر سلیمان کو آواز دی۔

"کیا بات ہے" ـــــ سلیمان نے دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"سلیمان ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ فیاض میرا سب سے پیارا دوست ہے۔ پھر تم نے اس سے زیادتی کیوں کی۔ معافی مانگو اس سے" ـــــ عمران نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آنکھ مار دی۔

سلیمان نے بھی ایک نظر فیاض کے چہرے پر ڈالی۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

www.urdukorner.com

"میں معافی چاہتا ہوں فیاض صاحب ــــ مجھ سے غلطی ہوئی۔ مجھے اطمینان سے آپ کی گولی کھا کر مرجانا چاہیئے تھا۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ پولیس والوں کے ہاتھوں مرنے والے سیدھے جنت میں جاتے ہیں" ــــ سلیمان نے سادہ سے لہجے میں کہا اور پھر مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"آخر ہوا کیا ہے یار ــــ فیاض تم تو بڑے بہادر آدمی ہو۔ پھر یہ کیا عورتوں کی طرح ٹسوے بہانے بیٹھ گئے ہو"

عمران نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بڑے پیار بھرے لہجے میں اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"عمران ــــ مجھے سچ سچ بتا دو ــــ پروفیسر گھوش بن کر تم نے مجھے فون کیا تھا" ــــ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر گھوش ــــ ارے غضب خدا کا ــــ اب تم مجھے نیچے پڑھانے کے چکر میں ڈالنا چاہتے ہو۔ بھائی نہ میں پروفیسر اور نہ میں نے تمہیں فون کیا ــــ اور پھر مجھے کیا ضرورت تھی پروفیسر بننے کی ــــ جب کہ میں ویسے بھی تم سے رقم ادھار مانگ سکتا ہوں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ــــ اب معاملہ میری برداشت سے باہر ہو گیا ہے۔ میں نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ میں نوکری ہی چھوڑ دوں گا۔ مجھ سے مزید بے عزتی برداشت نہیں ہوتی۔ سر رحمان مجھے اس طرح ذلیل کرتے ہیں ــــ جیسے میں سپرنٹنڈنٹ نہ ہوں۔

www.urdukorner.com

کوئی چپڑاسی ہوں"۔۔۔۔۔۔فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اس میں کیا شک ہے"۔۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیا۔

"کیا کہا"۔۔۔۔۔۔فیاض نے یک دم چمکتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ نوکری چھوڑ دینی چاہیئے۔۔۔۔۔۔دیکھو مجھے۔۔۔۔۔۔در در بھٹکتا پھر رہا ہوں۔ ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی ٹھاٹھ سے گھر بیٹھا روٹیاں توڑتا رہتا"۔۔۔۔۔۔عمران نے پچکارتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں چھوڑوں نوکری۔۔۔۔۔۔میں خودکشی کر لوں گا"۔

فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ اس سے بھی اچھا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔۔مگر مرنے سے پہلے یہ فلیٹ میرے نام لکھتے جانا"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض جواب دیتا۔ سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔۔۔۔۔۔ٹرالی پہ چائے کے ساتھ ساتھ کئی قسم کے بسکٹ بھی موجود تھے۔

"واہ واہ۔۔۔۔۔۔خاطریں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔یار فیاض۔۔۔۔۔۔تم بڑے خوش قسمت ہو کہ سلیمان تمہارے لئے چائے کے ساتھ ساتھ بسکٹ بھی لے آیا ہے۔۔۔۔۔۔ورنہ میں تو لاکھ پیٹتا رہ جاؤں۔ چائے بھی نصیب نہیں ہوتی بسکٹ تو ایک طرف رہے"۔

عمران نے کہا۔

اور فیاض بھلا کیا جواب دیتا وہ مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

اب اس کا چہرہ آہستہ آہستہ نارمل ہوتا جا رہا تھا چہرے پہ

www.urdukorner.com

چھایا ہوا ڈپریشن اب دور ہوتا جا رہا تھا۔

"یہ پروفیسر گھوش کا قصہ کیا ہے ۔۔۔ کچھ مجھے تو بتاؤ۔ جس نے تمہیں نوکری چھوڑنے اور خودکشی کرنے تک مجبور کر دیا ہے"۔۔۔ عمران نے چائے کی پیالی اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے شروع سے لے کر آخر تک ساری کہانی تفصیل سے بتا دی ۔۔۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ سر رحمان نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ عمران سے مدد نہیں لینی۔

"تم ڈیڈی کو بتانا ہی نہیں ۔۔۔ بس چپکے سے مجھے ایک بڑا سا چیک کاٹ کر دے دینا ۔۔۔ کیا ضرورت ہے بتلانے کی"۔ عمران نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو رقم کی پڑی رہتی ہے۔ چلو اس طرح کرو کہ مجھے ڈیتھ سرکل کے مجرم پکڑوا دو میں تمہیں رقم دے دوں گا۔ مگر سنو ۔۔۔ ایڈوانس ایک پیسہ بھی نہیں"۔۔۔ فیاض باقاعدہ سودے بازی پر اتر آیا۔

"دیکھو فیاض ۔۔۔ بھوکے پیٹ تو عبادت بھی نہیں ہوتی۔ مجرم کہاں سے پکڑے جا سکتے ہیں ۔۔۔ ادھر سلیمان نے سولہ سال کی تنخواہ کا نوٹس دے دیا ہے۔ اب تو ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ تمہاری طرف سے استعفیٰ دینے کے بعد میں تمہاری جگہ نوکری کر لوں ۔۔۔ کم از کم تنخواہ تو ہر مہینے مل جایا کرے گی"۔۔۔ عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"بہر حال تو یہ ارادے ہیں۔ اس لیے میں نے تمہیں بتایا

www.urdukorner.com

ہے تم دوست نہیں دشمن ہو ــــ میں سمجھ گیا" ــــ فیاض ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو پھر کچھ ایڈوانس دے دو۔ یقین کرو میں بے ایمان نہیں ہوں تمہاری طرح" ــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا ــــ میں بے ایمان ہوں" ــــ فیاض کو سچ مچ غصہ آ گیا۔

"ارے ارے ــــ میں تمہیں تھوڑی کہہ رہا ہوں ــــ یار ایک تو تم بڑی جلدی ناراض ہو جاتے ہو۔ میں تو اپنا دکھڑا رو رہا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔

"اچھا ــــ تم وعدہ کرتے ہو کہ میری اس کیس میں امداد کرو گے اور کسی کو بتاؤ گے بھی نہیں" ــــ فیاض نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"پکا وعدہ ــــ اگر کہو تو قسم کھا لوں ــــ تمہارے سر کی قسم" ــــ عمران نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

اور فیاض نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر عمران کی گود میں ڈال دی۔

"سلیمان ــــ ارے بھائی سلیمان ــــ جلدی آؤ" عمران نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے صاحب ــــ کیا کوئی خزانہ مل گیا ہے" سلیمان نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے

www.urdukorner.com

عمران کے ہاتھ میں نوٹوں کی گڈی دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"یہ لو سلیمان ـــــ یہ پہلی قسط ہے۔ تم اسی طرح چائے پلواتے رہے تو ایسی سینکڑوں گڈیاں مل سکتی ہیں" ـــــ عمران نے گڈی سلیمان کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان نے بڑی پھرتی سے گڈی کو کیچ کر لیا۔

"اور چائے لے آؤں جناب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب" سلیمان نے اس بار بڑے مؤدبانہ انداز میں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ارے ـــــ ایک چائے میں ایک گڈی ـــــ دوسری چائے حرام ہی جائے گی" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں سلیمان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جیسے دوسری چائے کی آفر کر کے اس نے بڑی غلطی کی ہو۔

"اچھا تو پیارے فیاض ـــــ اب تم بے فکر ہو کر اپنے دفتر میں جا بیٹھو۔ بلکہ کوئی نئی لڑکی پھنساؤ اور مزے کرو۔ ڈیتھ ہمر کل تمہارے قریب سے بھی گزر جائے تو میرا نام بدل دینا۔ ارے ہاں فیاض ـــــ یار وہ لونڈیا تو بڑی زہر دار تھی۔ کچھ کیا تم" ـــــ عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"کون سی لونڈیا" ـــــ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔ لونڈیا کا ذکر سنتے ہی اس کا چہرہ چمک اٹھا تھا۔

"ارے وہی ـــــ جو اس روز ہوٹل فردوس کے مینجر کے

www.urdukorner.com

کمرے میں بیٹھی تھی" ـــــ عمران نے آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــــ ارے ہاں ـــــ وہ تو میں بھول ہی گیا۔ تم نے خواہ مخواہ وہاں لات اڑا دی۔ مگر وہ تھی کون ـــــ واقعی زوردار تھی" ـــــ فیاض نے پُرجوش لہجے میں کہا۔ اس کا تمام ڈپریشن ختم ہو گیا تھا۔ اور وہ ڈیتھ سرکل اور بے عزتی سب کچھ بھول گیا تھا۔

"وہ اُسی منیجر کی بیٹی تھی ـــــ شہلا انگلینڈ سے ابھی ابھی آئی ہے۔ بڑی ہی آزاد خیال اور جرأت مند ـــــ ویسے ایک بات ہے۔ تمہارا جوڑ ہے۔ پھنس بھی جلدی جائے گی" عمران نے خالص بوفروں کے سے انداز میں کہا۔

"مم ـــــ مگر تمہارے ڈیڈی نے جو یہ رونا ڈال رکھا ہے۔ یار اپنے ڈیڈی کو سمجھاؤ ـــــ خواہ مخواہ کی مصیبت گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ بھلا کیا ضرورت تھی اس کیس کو لینے کی ـــــ اپنے آپ سیکرٹ سروس بھگتتی پھرتی" ـــــ فیاض نے چڑچڑے لہجے میں کہا۔

"بالکل سمجھاؤں گا ـــــ وہ میری ہی تو بات سمجھتے ہیں بیچارے فرمانبردار اور تابعدار قسم کے ڈیڈی جو ہوئے" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور فیاض اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ہاں ـــــ میں نے تمہیں ایڈوانس رقم دی ہے۔ اب یہ کیس تم خود ہی بھگتو۔ مجھے تو صرف مجرم چاہئیں مجرم"

www.urdukorner.com

فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی مل جائیں گے۔ تم گھبراؤ نہیں ــــ مگر جتنی رقم تم نے دی ہے اس سے تو ہتھکڑیاں بھی نہیں خریدی جاسکتیں!"

عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار ــــ تم رقم کی فکر نہ کرو ــــ بس تم ان مجرموں کو پکڑ دو کسی طرح ــــ تاکہ میری جان اس عذاب سے چھوٹے"

فیاض نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"پھر وعدہ ــــ جو مانگوں گا دو گے" ــــ عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں ــــ بالکل پکا وعدہ" ــــ فیاض نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ــــ جاؤ عیش کرو ــــ شہلا کو پھنساؤ اور مزے کرو ــــ سمجھو مجرم پکڑے گئے" ــــ عمران نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ــــ میں ذرا فردوس ہوٹل چکر لگاتا ہوں۔ شاید وہ وہیں مل ہی جائے" ــــ فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہارے نیک ارادے پورے کرے۔ آمین ثم آمین"

عمران نے بڑے پرخلوص لہجے میں دعا دیتے ہوئے کہا۔ اور فیاض مسکراتا ہوا دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا ــــ جب اس کے قدموں کی آواز غائب ہوگئی تو عمران اٹھ کر تیزی سے اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ جہاں وہ فون موجود تھا

www.urdukorner.com

جس سے وہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کو کال کرتا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ جولیا کا لہجہ یک دم مؤدبانہ ہو گیا۔

"فردوس ہوٹل کے مینیجر کی لڑکی شہلا ہے۔ اس سے دوستی کرو۔۔۔ اور اس کی نگرانی کرو۔ کوئی مشکوک بات محسوس ہو تو فوراً رپورٹ کرو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مگر سر۔۔۔ مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ کون سی بات مشکوک ہے"۔۔۔ جولیا نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا سوال کیا ہے۔ اب مجھے تمہیں کسی سکول میں داخل کرانا ہو گا۔۔۔ جہاں تمہیں یہ سکھایا جائے کہ سیکرٹ سروس کے لئے کون سی بات مشکوک کہلائی جا سکتی ہے اور کون سی نہیں"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔ سوری سر"۔۔۔ جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔۔۔ اور پھر کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آیا ہی تھا کہ وہاں پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ہیلو"۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"عمران صاحب ہیں ——— میں ٹائیگر بول رہا ہوں"
دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔
"ہاں ——— کیا بات ہے ٹائیگر" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"باس ——— ان غیر ملکی انجینئروں میں سے ایک ادھیڑ عمر کی حرکات مشکوک معلوم ہوتی ہیں ۔ اس نے عمارت سے باہر آکر ایک فون بوتھ سے کسی کو کال کی ——— اور کافی دیر تک باتیں کرتا رہا۔ جب کہ عمارت میں بھی ٹیلی فون موجود تھا"
ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ ——— کہاں کال کی ہے ——— اور کیا کی ہے"
عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔
"میں نے سننے کی کوشش کی تھی لیکن سن نہیں سکا۔ بہرحال میں نے پاوڈر کے استعمال سے یہ پتہ کر لیا ہے کہ کال ڈنکورا ہوٹل میں کی گئی ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔
"عمارت کا فون ٹیپ کیا تھا" ——— عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں ——— لیکن اُسے استعمال ہی نہیں کیا گیا"
ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اوہ ——— ٹھیک ہے ——— نگرانی جاری رکھو" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ڈنکورا ہوٹل کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔

www.urdukorner.com

شہلا نے جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا۔ کرسی پہ بیٹھا ہوا فیاض چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے آیئے ——— تشریف لایئے" ——— فیاض نے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ وہ عمران سے مل کر واپس دفتر آگیا تھا۔ اور اب وہاں بیٹھا شہلا کو پھنسانے کے لئے کوئی جامع پروگرام سوچ ہی رہا تھا کہ چپڑاسی نے کسی عورت کے آنے کی اطلاع دی جو اس سے ملنا چاہتی تھی ——— اور فیاض نے عورت کا نام سنتے ہی اُسے بلانے کے لئے کہہ دیا تھا ——— لیکن یہ بات تو اس کے تصور میں بھی نہ تھی کہ آنے والی وہی شہلا ہو گی جس سے ملنے کے وہ پروگرام سوچ رہا تھا ——— وہ چوں کہ اُسے ایک بار دیکھ چکا تھا۔ اس لئے دوسری بار دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ فیاض کی ... لڑکی کے بارے میں ضرورت سے زیادہ

www.urdukorner.com

تیز واقع ہوئی تھی۔

"اوہ ـــــ کتنا شاندار دفتر ہے۔ اور پھر آپ جیسا وجیہہ افسر بہت خوب ـــــ میرا نام شہلا ہے جناب۔ آپ کو شاید یاد ہو ایک بار ملاقات ہو چکی ہے" ـــــ شہلا نے پہلے دفتر اور فیاض کی وجاہت کی تعریف کرتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔ اور پھر آگے بڑھ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ہی ـــــ ہی ـــــ آپ کی مہربانی ہے مس ـــــ آپ جیسی خوب صورت شخصیت کو کون بھول سکتا ہے" ـــــ فیاض نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور شہلا کا بڑھا ہوا ہاتھ یوں دونوں ہاتھوں میں تھام لیا جیسے اب وہ کبھی اسے نہ چھوڑے گا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا آبشار بہنے لگا تھا۔

"ذوق بھی اچھا معلوم ہوتا ہے ـــــ میں ویسے ہی یہاں سے گزر رہی تھی کہ مجھے خیال آگیا کہ آپ جیسی شاندار شخصیت سے ملنا چاہیئے ـــــ اس روز تو اس احمق کی وجہ سے تفصیلی ملاقات نہ ہو سکی" ـــــ شہلا نے نرمی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ واقعی مجھے بھی بڑا شوق تھا آپ سے دوسری ملاقات کا ـــــ لیکن بس سرکاری کام کی مجبوریاں ـــــ تشریف رکھیئے" ـــــ فیاض نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے گھنٹی بجائی۔

"یس سر" ـــــ دوسرے لمحے چپڑاسی نے نمودار ہوتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

"مس ـــــ کیا شوق فرمائیں گی"ـــــ فیاض نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ـــــ ارے یہاں تو ہر طرف سرکاریت ہی چھائی ہوئی ہے۔ آیئے کہیں علیحدہ جگہ پر بیٹھتے ہیں ـــــ یقین کیجیئے آپ کی صحبت میں بسر ہونے والا ہر لمحہ بڑا پُرمسرت گزرے گا۔ آپ جیسی شاندار اور وجیہہ شخصیتیں کم ہی نظر آتی ہیں"ـــــ شہلا نے کہا۔

"اوہ ـــــ آپ کی مہربانی ہے ـــــ چلیئے ـــــ واقعی یہاں تو اطمینان سے گپ شپ بھی نہیں ہو سکتی"ـــــ فیاض نے کیپ سٹینڈ سے کیپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ـــــ آپ اس وردی میں چلیں گے۔ نہیں فیاض صاحب اس طرح تو لوگ سمجھیں گے کہ آپ نے مجھے حراست میں لے رکھا ہے"ـــــ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ـــــ واقعی میں تو بھول گیا۔ پھر آپ دو منٹ تشریف رکھیئے ـــــ میں ابھی لباس بدل کر آتا ہوں"

فیاض نے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر غائب ہو گیا ـــــ اس کے جاتے ہی شہلا تیزی سے اٹھی اور میز کی درازوں کی طرف لپکی۔ جیبڑاسی کو تو فیاض پہلے ہی باہر جانے کا اشارہ کر چکا تھا ـــــ اس لئے کمرہ خالی ہی تھا۔ شہلا نے بڑی پھرتی سے دراز کھولی اور پھر پہلی ہی دراز میں اُسے اپنے

www.urdukorner.com

مطلب کی چیز نظر آگئی۔ اس میں وہ فائل موجود تھی۔ جس پہ ڈیتھ سرکل کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ـــــــ شہلا نے بڑی پھرتی سے فائل کھول کر دیکھنی شروع کر دی۔ فائل کے چند ہی کاغذ اس نے چند منٹ میں ہی پڑھ لئے ـــــــ اور پھر اس نے پھرتی سے فائل بند کر کے واپس دراز میں رکھی اور دراز بند کر دی۔ اور پیچھے ہٹ کر کرسی پہ بیٹھ گئی۔ اب اس کے چہرے پہ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ـــــــ فائل میں ان کے متعلق صرف یہاں پہنچنے کا اشارہ تھا۔ باقی تفصیلات موجود نہ تھیں۔ اور اس طرح اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ انٹیلی جنس کو اطلاع کیسے ملی ـــــــ ظاہر ہے فائل کے مطابق برطانیہ کی انٹیلی جنس نے یہ اطلاع سرکاری طور پر مہیا کی تھی۔

چند لمحوں بعد ہی فیاض باہر آگیا۔ اس نے نیلے رنگ کا خوبصورت سوٹ پہنا ہوا تھا ـــــــ اور پرفیوم کی تو شاید اس نے پوری شیشی ہی انڈیل لی تھی۔ کیوں کہ اس کے باہر آتے ہی کمرہ مہک اٹھا تھا۔

"بہت شاندار ـــــــ آپ پر تو ہر لباس بے حد سجتا ہے"۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے بڑے تعریفی لہجے میں کہا۔ اور فیاض کا سینہ جو پہلے ہی پھولا ہوا تھا اور بھی زیادہ پھولتا چلا گیا ـــــــ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ شہلا کو اٹھا کر اپنی آنکھوں میں رکھ لے۔ ایسی لڑکی اس کی زندگی میں پہلی بار اس سے ٹکرائی تھی جو اتنی بے باکی سے اس کی تعریف کئے چلی جا رہی تھی ـــــــ جب کہ وہ خود بھی بے حد

www.urdukorner.com

خوب صورت اور پرشباب تھی۔ شہلا کا انداز ہی ایسا تھا کہ فیاض تو بس مسلسل ریشہ خطمی ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"شکریہ ـــــ آپ بھی کسی سے کم نہیں۔"

فیاض نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اُسے لئے ہوئے دفتر سے باہر نکلا ـــــ اس کے قدم سرکاری جیپ کی طرف اٹھے ہی تھے کہ شہلا نے اُسے بتایا کہ اس کی کار عمارت کے باہر موجود ہے اور فیاض قدرے جھینپ سا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ شہلا کی کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ شہلا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی ـــــ اور کار تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

"فیاض صاحب ـــــ آپ کا تو بڑے بڑے مجرموں سے واسطہ پڑتا رہتا ہوگا۔ خوفناک قسم کے مجرم ـــــ اور آپ ان کی گردنیں توڑ ڈالتے ہوں گے۔" ـــــ شہلا نے کار چلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں مس شہلا ـــــ بس ڈیوٹی جو ایسی ہی ہے۔ لیکن میرے ہوتے ہوئے مجرموں کی جرأت نہیں ہے کہ وہ اس ملک میں گھس بھی سکیں۔" ـــــ فیاض نے سینے کو مزید چوڑا کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے آپ جیسے ذہین اور شاندار افسر کے مقابلے میں مجرم بے چارے کیا کر سکتے ہیں۔" ـــــ شہلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

اور اُسی لمحے اس نے کار ایک بڑے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ پارکنگ میں کار روکتے ہی وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"اس طرف آئیے فیاض صاحب ــــــ ادھر فیملی روم ہیں"۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے ایک طرف اشارہ کیا اور فیاض کی باچھیں فیملی روم کے الفاظ سنتے ہی کانوں سے جا ٹکرائیں۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو مقدر کا دھنی محسوس کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے سجے سجائے کمرے میں پہنچ گئے ــــــ شہلا نے ویٹر کو دیکھتے ہی وہسکی لانے کا آرڈر دے دیا اور فیاض کو خاموش رہنا پڑا۔

"فیاض صاحب ــــــ کچھ مجھے بھی تو بتلائیے۔ آپ کیسے مجرموں کو پکڑتے ہیں"۔ ــــــ شہلا نے صوفے پہ فیاض کے قریب ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بس مجرموں کا تعاقب کیا جاتا ہے اور انہیں پکڑ لیا جاتا ہے"۔ ــــــ فیاض نے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ مزید کیا بتاتا۔ اس نے کبھی بڑے مجرم پکڑے ہوں تو اسے پتہ بھی ہو۔ کہ مجرم کس طرح پکڑے جاتے ہیں۔

اُسی لمحے ویٹر نے شراب کی بوتل اور دو گلاس لاکر میز پر رکھ دیئے۔ اور مسکراتا ہوا واپس چلا گیا ــــــ شہلا نے بوتل میں سے شراب گلاسوں میں ڈالی اور پھر ایک گلاس مسکراتے ہوئے فیاض کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"آپ کو تو بڑی عادت ہو گی شراب پینے کی ــــــ کیوں کہ

www.urdukorner.com

میں نے سنا ہے کہ انٹیلی جنس کے بڑے افسر بوتلیں شراب کی چڑھا جاتے ہیں ـــــ لیکن ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔" شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل ـــــ یہ شراب ہمیں کیا کہتی ہے۔ پوری بوتل ایک سانس میں پی لیتے ہیں۔" ـــــ فیاض بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ شہلا کے چکر میں آگیا۔

"اچھا ـــــ واقعی ـــــ مگر میں کیسے مان لوں۔ میں نے بڑے بڑے دھاکڑ شرابی دیکھے ہیں۔ لیکن یہ ایک سانس میں بوتل ایسا تو ناممکن ہے۔" ـــــ شہلا نے اُسے اور زیادہ چڑھاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــــ آپ مان ہی نہیں رہیں ـــــ اچھا دیکھیئے۔" فیاض بانس کے آخری سرے پر پہنچ گیا۔ اس نے گلاس کو حلق میں پلٹا اور پھر دوسرے ہاتھ سے میز پر پڑی ہوئی بوتل اٹھالی۔ اور منہ سے لگا کر غٹا غٹ پیتا چلا گیا ـــــ ظاہر ہے وہ شہلا کے سامنے اپنی بات نیچی کیسے کر سکتا تھا۔ اور واقعی اس نے بوتل اس وقت میز پر رکھی جب اس کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے اتر گیا۔

"بہت خوب ـــــ بہت خوب ـــــ اب مجھے یقین آگیا۔" شہلا نے اٹھ کر دروازے کو اندر سے بند کرتے ہوئے کہا۔

ادھر فیاض کا فیوز اڑ گیا۔ ایک تو فیملی روم۔ پھر شہلا جیسی خوبصورت اور بے باک لڑکی ـــــ پیٹ میں خالص شراب کی پوری بوتل اور

www.urdukorner.com

آخری پنچ یہ کہ شہلا خود اپنے ہاتھوں سے دروازہ بھی بند کر رہی تھی۔

"جج ——— جانِ من ——— تم تحفہ ہو ——— ہیرا ہو ——— میری جان" ——— فیاض نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں چڑھنے لگی تھیں۔

"ارے ——— آپ کو نشہ ہو رہا ہے۔ ہونا تو نہیں چاہیئے" شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں نشہ ——— نہیں مجھے کیسے نشہ ہو سکتا ہے" فیاض نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دماغ مسلسل ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔

"اچھا ——— ابھی پتہ لگ جاتا ہے۔ اگر آپ مجھے بتا دیں کہ آج کل آپ کس کیس پہ کام کر رہے ہیں ——— اور اس سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے۔ تو مجھے پتہ چل جائے گا کہ آپ واقعی نشہ میں نہیں ہیں۔ ورنہ مجھے ایسے لوگوں سے سخت نفرت ہو جاتی ہے جنہیں شراب پیتے ہی نشہ ہو جاتا ہے" ——— شہلا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ فیاض اب سب کچھ ہی بتا دے گا۔ خود ہی بتا دے گا۔

"ارے ——— یہ کیسا امتحان ہے۔ آج کل میرے پاس ڈیتھ سرکل کا کیس ہے۔ بین الاقوامی مجرموں کا" ——— فیاض نے اپنے ذہن کو پوری قوت امداد دی لگا کر قابو میں کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیتھ سرکل ——— ارے باپ رے ——— بڑا خوفناک نام

www.urdukorner.com

ہے۔ بڑے خوف ناک مجرم ہوں گے۔ کتنے پکڑ لیئے "۔۔۔۔۔ شہلا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا پکڑنا ہے۔ اس الو کے پٹھے پروفیسر گھوش نے مجھے چکر دے دیا۔ اور میں نے شاہی روڈ کی پہلی عمارت پر چھاپہ مار دیا ۔۔۔۔۔ مگر وہاں تو غیر ملکی انجینئر ٹھہرے ہوئے تھے۔ بس کچھ نہ پوچھو سر رحمان نے وہ ذلیل کیا وہ ذلیل کیا ۔۔۔۔۔ ارے نہیں میں نے ذلیل کیا۔ میں نے ذلیل کیا "۔۔۔۔۔ فیاض نے بہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ پہلے وہ رو میں اصل بات کہہ گیا مگر پھر اس کے ذہن نے کام کیا کہ شہلا پہ رعب جمانا ہے تو اس نے پٹڑی ہی بدل دی۔

"ارے ۔۔۔۔۔ پھر تو بڑی مشکل ہوئی۔ اب کیسے پکڑیں گے آپ مجرموں کو "۔۔۔۔۔ شہلا نے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے جان من ۔۔۔۔۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ میں نے عمران کو کہہ دیا ہے۔ ایڈوانس رقم بھی دے دی ہے۔ بس سمجھو مجرم پکڑے گئے ۔۔۔۔۔ اس کے پاس مجرم پکڑنے کا جادو ہے۔ بس وہ پکڑ لیتا ہے "۔۔۔۔۔ فیاض نے بہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران ۔۔۔۔۔ وہ کون ہے "۔۔۔۔۔ شہلا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے وہی ۔۔۔۔۔ جو تمہارے باپ کے کمرے میں ڈائریکٹر بن کر پہنچ گیا تھا۔ بظاہر احمق۔ بے وقوف ۔۔۔۔۔ مگر وہ بلے حد خوف ناک انسان ہے۔ شہلا ۔۔۔۔۔ اس کے قریب نہ جانا۔ اور

www.urdukorner.com

جانِ من ـــــ اب میرے جسم میں آگ لگی ہوئی ہے اب مزید نہ تڑپاؤ ۔ ــــ فیاض نے اٹھ کر شہلا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے فیاض صاحب ـــــ آپ کو پھر نشہ ہو رہا ہے"۔ شہلا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے ـــــ نہیں مجھے نشہ ہو ہی نہیں سکتا۔ چاہے دس بوتلیں پلوا دو" ـــــ فیاض نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ نشہ نہیں ہو رہا تو پھر مجھے بتاؤ کہ وہ احمق خوفناک آدمی کہاں رہتا ہے ـــــ اور کیا وہ بھی انٹیلی جنس کا افسر ہے"۔ شہلا نے دوبارہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بڑا پیار بھرا تھا۔

"وہ عمران ـــــ وہ عمران ـــــ اس کا پتہ مت پوچھو۔ ورنہ ورنہ تم زندگی بھر روؤ گی۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میں نشے میں نہیں ہوں۔ مجھے اس کا پتہ یاد ہے ـــــ وہ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں اپنے احمق باورچی سلیمان کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ ڈائریکٹر جنرل مسٹر رحمان جو میرا باس ہے کا بیٹا ہے۔ وہ آزاد ہے ـــــ مجھ سے پیسے مار لیتا ہے۔ میرے فلیٹ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ بڑا خطرناک ہے۔ سنا ہے وہ سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے ـــــ وہ فری لانسر ہے اور سنو ـــــ وہ تمہیں بھی جانتا ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ تم

www.urdukorner.com

سے دوستی کر لوں ــــ تمہیں پھنسا لوں ۔ اور تم خود میرے پاس آگئیں ۔ مجھے نشہ نہیں ہوتا ۔ تم بتاؤ ہوتا ہے "ــــ فیاض نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں خود ہی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں ــــ کہاں نشہ ہوتا ہے ۔ اور شراب بھی تم پی سکتے ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایک اور بوتل بھی بغیر سانس لئے پی سکتے ہو "ــــ شہلا نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر دروازے کی چٹخنی کھولی اور اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی ــــ فیاض سمجھا کہ وہ باہر ویٹر کو مزید شراب کا آرڈر دے رہی ہے ۔ اس لئے وہ وہیں صوفے پہ بیٹھا جھومتا رہا ــــ اس کا ذہن بری طرح جھول رہا تھا ۔ اور اب تک شہلا کی موجودگی کی وجہ سے اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا تھا ۔ مگر شہلا کے باہر جاتے ہی اس کی قوت ارادی مزید کام نہ کر سکی ۔ اور دوسرے لمحے وہ جھومتا ہوا صوفے سے نیچے گرا ــــ اور قالین پہ الٹا سیدھا ہو کر پڑا رہا ۔ نشے کی شدت کی وجہ سے وہ ہوش و حواس سے عاری ہو چکا تھا ۔

شہلا نے ویٹر کے ہاتھ میں ایک بڑا سا نوٹ رکھا ۔ اور اُسے یہ کہہ کر کہ صاحب آرام کر رہے ہیں انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے ــــ وہ تیزی سے راہ داری کراس کرتی ہوئی ہوٹل کے بیرونی حصے میں آئی ۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنی کار کے پاس پہنچ گئی تھی ــــ اس نے بڑی چونکا دینے والی معلومات

www.urdukorner.com

حاصل کر لی تھیں۔ اور وہ اب جلد از جلد ان معلومات کو راجر تک منتقل کر دینا چاہتی تھی جو کہ اس کا باس تھا ـــــ وہ راجر کی وجہ سے ہی اس تنظیم میں شامل ہوئی تھی۔ کیونکہ راجر نے ہی اُسے ایم۔ زیڈ کا عادی کیا تھا ـــــ اور پھر اس نے اس کی ایسی تصاویر حاصل کر لی تھیں کہ ان تصاویر کی وجہ سے وہ اس کے احکام ماننے پر مجبور ہو گئی تھی ـــــ اور اب تو وہ خود اس ماحول کی عادی تھی۔ اور اس نے اتنی وفاداری کے ساتھ کام کیا تھا کہ اب وہ راجر کے اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہی تھی ـــــ اور اس کی تنظیم میں اب بڑی اور کلیدی اہمیت بن گئی تھی۔ اور اب تو وہ راجر کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی ـــــ اس لئے جب اُسے پتہ چلا کہ اس بار تنظیم نے پاکیشیا میں کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو وہ بڑی خوشی سے یہاں آ گئی ـــــ اس طرح ایک تو وہ طویل عرصے تک راجر کے ساتھ رہ سکتی تھی دوسرا وہ اپنے ملک میں رہتی۔ اُسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کہ وہ اپنے ملک کے مفادات کے خلاف کام کرنے جا رہی ہے۔

کار میں بیٹھتے ہی ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ فون کر کے راجر کو ان معلومات سے آگاہ کر دے ـــــ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس نے سوچا کہ وہ خود جا کر راجر سے بات چیت کرے گی۔ اور اس سے عمران کے بارے میں مزید ہدایات لے گی۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جہاں ٹھنکو راہوٹل تھا۔ کیونکہ راجر ٹھنکو را ہوٹل میں ہی رہائش پذیر تھا۔

www.urdukorner.com

عمران نے کار ٹرنکورا ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اُسے ایک طرف روک کر وہ کچھ دیر کار میں بیٹھا سوچتا رہا۔ کہ اتنے بڑے ہوٹل میں اس کمرے کا کیسے پتہ چلایا جائے۔ جہاں اس ادھیڑ عمر غیر ملکی انجینئر نے کال کی تھی ۔۔۔۔۔ کوئی واضح لائن آف ایکشن ذہن میں نہ آرہی تھی۔ ٹرنکورا ہوٹل ویسے بھی غیر ملکیوں کی پسندیدہ رہائش گاہ تھی ۔۔۔۔ اور یہاں ہر وقت بھانت بھانت کے غیر ملکی بھرے رہتے تھے۔ وہ کار میں بیٹھا کافی دیر سوچتا رہا ۔۔۔۔ لیکن جب کوئی بات ذہن میں نہ آئی تو اس نے فیصلہ کن انداز میں کندھے جھٹکے اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔۔۔۔ اس کے سنجیدہ چہرے پر یک لخت حماقتوں کی نقاب چڑھ گئی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرنکورا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

ہوٹل کا ریستوران غیر ملکی عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ مقامی لڑکیاں اور مرد بھی نظر آ رہے تھے ــــــ لیکن ان کی تعداد نسبتاً کم تھی۔

عمران ایک لمحے دروازے کے قریب کھڑا یوں آنکھیں پٹپٹا کر ہال کو دیکھتا رہا جیسے کسی الو کو پکڑ کر اچانک دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو ــــــ اور دروازے سے قریب میزوں پر بیٹھے چند غیر ملکی حیرت سے عمران کو اس انداز میں کھڑا دیکھنے لگے۔

اسی لمحے ایک ویٹر تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"ہال میں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے ــــــ اگر آپ بیٹھنا چاہتے ہیں تو کاؤنٹر سٹول پر تشریف رکھیں" ــــــ ویٹر نے مودبانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیٹ خالی نہیں ہے ــــــ یار تمہیں کس نے ویٹر بنا دیا ہے۔ اگر تمہاری بینائی اتنی ہی کمزور تھی تو ریلوے انجن کا ڈرائیور بن جانا تھا" ــــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ــــــ ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھائی کم نگاہ ویٹر ــــــ دیکھو ہال میں ــــــ کتنی میزیں ہیں جن کی کرسیاں بھی خالی نظر آ رہی ہیں" ــــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ــــــ مگر جناب ــــــ یہ میزیں پہلے سے ...

ساتھ ان کی اجازت کے بغیر نہیں بیٹھ سکتے "۔۔۔۔۔ ویٹر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر لے آؤ اجازت ۔۔۔۔ اور سنو ۔۔۔۔ تحریری اجازت لینا۔ کہیں تمہارے یہاں آنے تک وہ مکر ہی نہ جائیں "۔ عمران نے کہا۔

" جناب ۔۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کاؤنٹر پہ تشریف رکھیں "۔۔۔۔ ویٹر نے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

" اچھا ۔۔۔۔ اگر تم کہتے ہو تو چلو یوں ہی سہی "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ ویٹر کے پیچھے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر پہ ایک خوب صورت غیر ملکی لڑکی موجود تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے چار پانچ اونچے سٹول پڑے ہوئے تھے جن میں سے ایک پہ ایک غیر ملکی بیٹھا شراب کا گلاس منہ سے لگائے ہوئے تھا۔

" تشریف رکھیں "۔۔۔۔ ویٹر نے ایک خالی سٹول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ مگر عمران دوسرے لمحے اچک کر کاؤنٹر کے اوپر ہی بیٹھ گیا۔

" ارے ارے ۔۔۔۔ یہ کیا ۔۔۔۔ نیچے اترو ۔۔۔۔ یہ کیا حرکت ہے "۔۔۔۔ کاؤنٹر گرل کے ساتھ ساتھ ویٹر نے بھی چونک کر کہا۔

" کمال ہے ۔۔۔۔ خود ہی بٹھلاتے ہو ۔۔۔۔ خود ہی اٹھلاتے ہو۔

نہیں اچھا ۔۔۔۔ پھر بیٹھوں گا "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو ۔۔۔۔۔ نیچے اترو" ۔۔۔۔۔ اچانک کاؤنٹر گرل نے اُسے دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اُسے یوں کاؤنٹر پر چڑھ کر بیٹھتے دیکھ کر سارا ہال پہلے چونکا ۔۔۔۔۔ پھر ہر طرف قہقہے بکھرنے لگے۔ سب لوگ اس کے اس دلچسپ انداز پر بے اختیار ہنس رہے تھے۔

"ارے ۔۔۔۔۔ مجھے کیوں دھکیل رہی ہو۔ اپنے اس کم نگاہ ویٹر سے پوچھو۔ جس نے خود ہی کہا تھا کہ کاؤنٹر پر بیٹھو" ۔۔۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"نیچے اترو ۔۔۔۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے ۔۔۔۔۔ نجانے کون کون سے گدھے یہاں آجاتے ہیں" ۔۔۔۔۔ اس غیر ملکی نے جو سٹول پر بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ اچانک غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ خاصے سڈول جسم کا مالک تھا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔۔۔ تو تمہیں باقاعدہ سٹول پر بیٹھ کر شراب پینے کی تربیت دی گئی ہے ۔۔۔۔۔ بہت خوب ۔۔۔۔۔ کتے بلیوں کو سکھانے کا تو سنتے آئے تھے مگر گدھا سٹول پر بیٹھ کر شراب پیئے ۔۔۔۔۔ واہ واہ ۔۔۔۔۔ بہت خوب" ۔۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ تالیاں پیٹتے ہوئے کہا۔

اور غیر ملکی اس کا فقرہ سنتے ہی یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اُسے بجلی کا شاک لگا ہو ۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں جو پہلے ہی شراب نوشی کی وجہ سے چڑھی ہوئی تھیں اور زیادہ سرخ ہو گئیں۔ اس

www.urdukorner.com

نے اٹھتے ہی پوری قوت سے اپنا بازو گھمایا۔

"ارے ارے۔ بچاؤ ____ یہ گدھا تو دوستی کی بجائے دولتی جھاڑنے لگا ہے" ____ عمران نے ایک طرف جھکتے ہوئے بڑے فریاد بھرے لہجے میں کہا۔

اور غیر ملکی وار خالی چلے جانے کی وجہ سے لٹو کی طرح گھوم گیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ گھوما عمران نے بڑے اطمینان سے لات اس کی پشت پر لگا دی ____ اور غیر ملکی اچھل کر سامنے پڑی ہوئی میز پر جا گرا۔ میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ بھی چیختے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ____ اور پھر تو پورے ہال میں ہنگامہ سا ہو گیا۔ غیر ملکی چیختا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک خنجر نظر آنے لگا ____ اس کا خنجر پکڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خنجر زنی میں خاصی مہارت رکھتا ہے۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔ اور آنکھیں شعلے اگلنے لگی تھیں۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا کتے" ____ غیر ملکی نے خنجر کو تولتے ہوئے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ کاؤنٹر گرل اس صورت حال کو دیکھتے ہی کاؤنٹر کے پیچھے چھپ گئی تھی ____ جب کہ عمران بدستور اسی طرح کاؤنٹر پر چڑھا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے وہ سرکس میں ہونے والا کوئی دلچسپ تماشا دیکھ رہا ہو۔

ہال میں موجود لوگوں کو غیر ملکی کا انداز دیکھ کر ہی یقین ہو

www.urdukorner.com

گیا تھا کہ اب عمران کسی صورت نہیں بچ سکتا ——— لیکن ایسی صورت حال میں وہ اس غصے سے پاگل ہوئے غیر ملکی کو روک بھی نہ سکتے تھے۔

"غیر ملکی قدم بڑھاتا آگے بڑھا اور پھر اس نے تیزی سے اپنا خنجر والا ہاتھ بلند کیا ——— اور ہال میں موجود لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں جب کہ عورتیں بے تحاشا چیخنے لگیں۔

غیر ملکی نے جیسے ہی خنجر والا ہاتھ بلند کیا۔ عمران جو بڑے اطمینان سے کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا تھا ——— اس کی نیچے لٹکی ہوئی ٹانگ نے تیزی سے حرکت کی اور دوسرے لمحے نیچے پڑا ہوا اسٹول رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح غیر ملکی پر پڑا ——— اور غیر ملکی کی خنجر چلانے کی حسرت دل میں ہی رہ گئی۔ سٹول کی اچانک اور زوردار ضرب سے وہ پشت کے بل فرش پر گرا ——— اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔ اور ہال میں موجود لوگ اس کا یا پلٹ پر حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔ اب ان کی نظروں میں عمران کے لئے تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— اچانک ایک گرجدار آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل غیر ملکی نے آگے بڑھ کر فرش سے اٹھتے ہوئے غیر ملکی کا راستہ روک لیا۔

"سنو مسٹر ——— یہاں جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ ورنہ میں اٹھا کر تمہیں باہر پھینک دوں گا" ——— آنے والے قوی ہیکل غیر ملکی

www.urdukorner.com

نے فرش سے اٹھنے والے غیر ملکی سے سخت لہجے میں مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اسے مار ڈالوں گا۔ اس نے میری توہین کی ہے"

فرش سے اٹھتے ہوئے غیر ملکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ویٹرز"۔۔۔۔ آنے والے قوی ہیکل غیر ملکی نے اچانک چیختے ہوئے ارد گرد بکھرے ہوئے ویٹرز کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

اور ویٹرز بجلی کی سی تیزی سے وہاں اکٹھے ہونے لگے۔

"مسٹر راجر کو ان کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔۔۔۔ اور سنو۔۔۔۔ جب تک ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا نہیں کمرے میں ہی رہنا چاہیئے"

قوی ہیکل غیر ملکی نے تحکمانہ انداز میں ویٹرز سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور چار پانچ ویٹرز حملہ آور غیر ملکی پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے۔۔۔۔ حملہ آور غیر ملکی نے اپنے آپ کو ان کی گرفت سے چھڑانے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن ویٹرز بھی شاید ایسے موقعوں کے لئے خصوصی تربیت یافتہ تھے۔۔۔۔ وہ اس مچلتے تڑپتے اور گالیاں دیتے غیر ملکی کو اٹھا کے سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔

"ارے مسٹر۔۔۔۔ تم نیچے اترو"۔۔۔۔ اچانک اس قوی ہیکل غیر ملکی نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مگر ویٹر نے کہا تھا کاؤنٹر پر بیٹھو"

عمران نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"میں کہتا ہوں نیچے اترو" ــــ قوی ہیکل غیر ملکی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ــــ یار ناراض کیوں ہوتے ہو ــــ اترتا ہوں" عمران نے لہجے کو اور زیادہ خوف زدہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اچھل کر نیچے فرش پر آگیا۔

"گٹ آؤٹ" ــــ اس کے نیچے اترتے ہی قوی ہیکل غیر ملکی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یار ــــ اتنے زور سے کیوں چیخ رہے ہو۔ خواہ مخواہ گلا خراب ہو جائے گا" ــــ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں گٹ آؤٹ" ــــ ورنہ دھکے مار کر نکال دوں گا۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ تم جیسے احمقوں کے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے" ــــ غیر ملکی نے اور زیادہ غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بھائی اچھا ــــ گلا مت پھاڑو۔ ورنہ مجھے سینا پڑے گا۔ اور میرے پاس تو سوئی دھاگہ بھی نہیں ہے" ــــ عمران نے کہا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے قدم بڑھاتا ایک میز کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دو غیر ملکی مرد اور ایک غیر ملکی عورت بیٹھی ہوئی تھی ــــ اور ایک کرسی خالی تھی۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں بیٹھ جاؤں" ــــ عمران نے بڑے مہذب انداز میں اجازت لیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اوہ ۔۔۔ بیٹھیئے ۔ بیٹھیئے" ۔۔۔ غیر ملکی مردوں نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران یوں تیزی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیسے اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہوئی تو کرسی ہوا میں اُڑ جائے گی۔

"شکریہ ۔ شکریہ ۔۔۔ مجھے علی عمران ایم ۔ ایس سی ۔ ڈی ۔ ایس سی (آکسن) کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بیٹھتے ہی اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

"تمہیں میں نے کہا ہے باہر جاؤ ۔۔۔ پھر تمہیں کیسے جرأت ہوئی کہ تم یہاں آ کر بیٹھ گئے" ۔۔۔ قوی ہیکل غیر ملکی نے عمران کو وہاں بیٹھتے دیکھ کر دانت پیستے ہوئے اس کے قریب آ کر کہا۔

"جناب ۔۔۔ میں ان معزز لوگوں کی اجازت سے یہاں بیٹھا ہوں ۔۔۔ کیوں جناب ۔۔۔ آپ نے اجازت دی ہے نا" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں ان غیر ملکی مردوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں منیجر ۔۔۔ انہیں بیٹھنے دیجیے ۔۔۔ کوئی ایسی بات نہیں یہ کچھ نہیں کریں گے" ۔۔۔ اچانک غیر ملکی عورت نے قوی ہیکل غیر ملکی سے جو یقیناً ہوٹل کا منیجر تھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر مس ...." ۔۔۔ غیر ملکی نے کچھ کہنا چاہا۔

"میں کہہ رہی ہوں انہیں بیٹھنے دیجیے ۔ یہ کوئی شرارت

www.urdukorner.com

نہیں کریں گے آپ جائیں "۔۔۔۔ عورت نے اس بار سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔ اور سنو مسٹر ۔۔۔۔ مس کی وجہ سے میں تمہیں باہر نہیں نکال رہا ۔۔۔۔ لیکن اب تم نے شرارت کی تو بھیجا کھوپڑی سے باہر نکال دوں گا "۔۔۔۔ منیجر نے عمران کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"شرارت ۔۔۔۔ ارے توبہ پسنجر ۔۔۔۔ اوہ ساری پھٹیچر لڑکے توبہ میری یادداشت ۔۔۔۔ ارے ہاں منیجر صاحب ۔۔۔۔ شرارت تو میرے ڈیڈی نے بھی آج تک نہیں کی ۔۔۔۔ سوائے شادی کے۔ اور اس دن سے اپنی شرارت پر پچھتا رہے ہیں اور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں "۔۔۔۔ عمران نے ہکلاتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

منیجر چند لمحے کھڑا غصے سے دانت پیستا رہا۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا ۔۔۔۔ مگر دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہوئے اس کے ہاتھ سلطھالی میز پر پڑے اور میز پر رکھی ہوئی شراب اچھل کر اس کے گرد بیٹھے لوگوں پر جا گری ۔۔۔۔ عمران نے تو صرف اتنا کیا تھا کہ منیجر کے مڑتے ہی ٹانگ کو اس کے پیروں میں اڑا دیا تھا ۔۔۔۔ اس کا چہرہ اور اوپر والے جسم نے ذرا سی بھی حرکت نہ کی تھی۔ اس لئے کسی کو بھی اس کی حرکت کا احساس تک نہ ہو سکا تھا۔

www.urdukorner.com

"ارے ارے ـــــ ہوا کیا ـــــ کوئی رقم نیچے گری ہوئی تھی ـ
بچ بچ ـــــ پیچ ـــــ اتنے بڑے ہوٹل کے منیجر ـــــ اور گری ہوئی رقم اٹھانے کا یہ انداز" ـــــ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں منیجر کے گرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

ادھر منیجر نیچے گرتے ہی غصے سے چیختا ہوا اٹھا اور اس نے اٹھتے ہی پلٹ کر عمران پر چھلانگ لگا دی ـــــ مگر عمران پہلے ہی اپنی کرسی چھوڑ چکا تھا۔ اس لئے منیجر اپنے ہی زور میں میز پر جا گرا۔ اور پھر میز کو ساتھ لئے وہ غیر ملکی مردوں پر جا گرا ـــــ اور ان دونوں کی چیخوں کے ساتھ ساتھ غیر ملکی عورت نے بھی گھبرا کر چیخیں مارنی شروع کر دیں۔ ہال میں ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔

"کمال ہے یار ـــــ تمہارے جسم میں سپرنگ تو فٹ نہیں کبھی اِدھر گرتے ہو کبھی اُدھر گرتے ہو ـــــ بھائی سپرنگ ڈھیلے کرا دو ورنہ ٹوٹ پھوٹ ہو گئی تو ساری عمر ریڑھی پہ لدے گزر جائے گی" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف کھڑے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"سن آف بچ ـــــ ڈیم فول ـــــ اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے زندہ بچ کر جاتے ہو" ـــــ منیجر نے بڑی مشکل سے اٹھتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی تھی۔ اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"ارے ـــــ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس ـــــ آپ یہاں کیسے" ـــــ اچانک ایک لڑکی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

یہ شہلا تھی جو شاید اندر داخل ہوئی تھی۔ اور پھر آگے بڑھتی ہی چلی آئی۔ اس نے منیجر کی حالت اور ریوالور دیکھ کر شاید خاص طور پر اس عہدے کا نام لیا تھا۔

"اوہ ــــ مس شہلا ــــ آپ ــــ ارے کچھ نہیں ــــ بس ویسے ہی یہاں جاتے جاتے آگیا تھا" ــــ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

شہلا کی ذہانت نے واقعی کام دکھا دیا تھا۔ سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس کے الفاظ نے منیجر پر جادو کا سا اثر کیا تھا ــــ اس کا ریوالور تھامے ہوئے ہاتھ اٹھا کا اٹھا رہ گیا۔ اور وہ یوں کھڑا تھا جیسے جادو کی چھڑی سے کسی نے اس کو مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو۔

"سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس" ــــ منیجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خادم" ــــ عمران نے باقاعدہ سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا۔ اور منیجر کے چہرے کے تاثرات یک دم بدلتے چلے گئے۔ اس نے پھرتی سے ریوالور واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس نے اپنے بے پناہ غصے پر یک لخت قابو پا لیا تھا ــــ اور یہ اس کی کاروباری کامیابی کا بین ثبوت تھا۔ وہ ہوٹل کا منیجر تھا اور اس لحاظ سے سپیشل ڈائریکٹر انٹیلی جنس کے عہدے کی قدر و قیمت کو اچھی طرح پہچانتا تھا ــــ اسے معلوم تھا کہ اگر یہ احمق سا ڈائریکٹر چاہے تو ایک لمحے میں ہوٹل سیل ہو سکتا ہے۔

"آئی۔ ایم۔ سوری سر ــــ آپ نے پہلے اپنا تعارف ہی

www.urdukorner.com

نہیں کرایا" ——— منیجر نے کاروباری لہجے میں کہا۔ لیکن چہرے کے تاثرات نرم پڑ جانے کے باوجود آنکھوں میں چھائی ہوئی وحشت سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی لاچاری۔ مجبوری اور بے بسی کے عالم میں اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے ہے۔

" اب تو ہو گیا ——— اب تو میرا پیچھا چھوڑ دو۔ یہ ہوٹل ہے یا بھنگڑ خانہ ——— کوئی خنجر نکال لیتا ہے کوئی ریوالور ——— توبہ توبہ" ——— عمران نے بڑے جھنجھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور دوبارہ کرسی پر یوں بیٹھ گیا جیسے کرسی پر بیٹھ کر منیجر پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔

منیجر تیزی سے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" عمران صاحب ——— آیئے ——— اوپر کمرے میں چلتے ہیں"۔ کرسی کے قریب کھڑی شہلا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ ——— مس شہلا ——— آپ کھڑی ہیں ——— ارے کمال ہے۔ یہاں کے رواج کا تمہیں علم ہی نہیں ہے۔ یہاں کرسی خالی نہ ہو تو جا کر کاؤنٹر پر بیٹھ جاؤ" ——— عمران نے شہلا سے مخاطب ہو کر یوں کہا جیسے اسے ہوٹل کے آداب سمجھا رہا ہو۔ مگر وہ بیٹھا کرسی پر ہی تھا۔

" اچھا ——— آپ ان لوگوں سے باتیں کریں۔ میں جا رہی ہوں" ——— شہلا نے مڑتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز قدرے کرخت تھا۔ جیسے اسے اپنی توہین پر غصہ آ گیا ہو۔

www.urdukorner.com

"ارے ارے ___ آپ تو ناراض ہو گئیں ___ کمال ہے۔ آپ کمرے کی بات کر رہی ہیں۔ آپ کے ساتھ تو میں جنت میں بھی جانے کے لئے تیار ہوں"___ عمران نے تیزی سے کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے لپکتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ___ نجانے کیا بات ہے۔ آپ پر غصہ بھی آتا ہے تو جلد ہی اتر جاتا ہے"___ شہلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھسلن زیادہ ہو گی ___ اس لئے اتر جانے پر مجبور ہو گا"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور شہلا کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اب وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہے تھے۔

"اگر میں فوراً آپ کے اس جعلی عہدے کا اعلان نہ کرتی تو اس میجر نے آپ کو گولی مار دینی تھی"___ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جعلی عہدہ ___ ارے غضب خدا کا ___ آپ دوسری شخصیت ہیں جو میرے اس عہدے کو تسلیم نہیں کرتیں"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دوسری شخصیت ___ اچھا تو پہلی کون ہے"___ شہلا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بھی ہے ایک احمق ___ انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ بنا پھرتا ہے فیاض"___ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

www.urdukorner.com

اور شہلا اس کے فقرے میں چھپی ہوئی طنز پر بری طرح جھینپ گئی۔

"کیا بات ہے ـــــ یہاں کی انٹیلی جنس میں سب ہی احمق بھرے ہوئے ہیں" ـــــ شہلا نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــــ یہ فقرہ میرے ڈیڈی کے سامنے نہ کہہ دینا۔ ورنہ ان کا چنگیزی خون جلال میں آجائے گا" ـــــ عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی ـــــ آپ کے ڈیڈی ـــــ تو کیا وہ بھی انٹیلی جنس میں ہیں" ـــــ شہلا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــــ وہ انٹیلی جنس میں کہاں سے آ گئے۔ انٹیلی جنس ان میں شامل ہے۔ وہ ڈائریکٹر جنرل ہیں کوئی بھٹیچر سپرنٹنڈنٹ نہیں" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ـــــ سوری ـــــ آپ ناراض ہو گئے۔ ویسے ایک بات ہے۔ وہ فیاض صاحب تو واقعی عقل سے پیدل ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے مل گئے ـــــ بس ہو گئے بے تکلف۔ اور وہ مجھے لے گئے ایک ہوٹل میں۔ اور پھر انہوں نے شراب کی بوتل ایک ہی سانس میں خالی کر دی اور پھر لڑھک گئے" ـــــ

شہلا نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ آپ تو پوری شاعرہ ہیں ـــــ خوب ـــــ خاصا خوب صورت کلام ہے آپ کا" ـــــ عمران نے

www.urdukorner.com

تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"شاعری ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ شہلا نے حیران ہو کر کہا۔ وہ شاید عمران کی بات نہ سمجھ سکی تھی۔

"مل گئے ۔۔۔ بس ہو گئے بے تکلف ۔۔۔ لے گئے ہوٹل میں ۔۔۔ پھر لڑھک گئے ۔۔۔ کتنی خوب صورت اور معنی خیز نظم ہے ۔۔۔ بہت خوب" ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ ثبوت دیتے ہوئے کہا اور شہلا بے اختیار ہنس پڑی۔

اب وہ دوسری منزل پہ پہنچ چکے تھے۔ اور پھر شہلا اُسے لئے ہوئے ایک کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔۔۔ جس کا دروازہ بند تھا۔ شہلا نے آگے بڑھ کر دروازے پہ دستک دی۔

"بھاگ جاؤ کتے کے بچو ۔۔۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔ کہہ دیا ایک بار کہ اب میں ٹھیک ہوں۔ پھر آ جاتے ہیں دروازہ بجانے"۔ اندر سے کسی کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار سر پہ ہاتھ پھیرنے لگا ۔۔۔ وہ آواز پہچان گیا تھا۔ یہ اُسی غیر ملکی راجر کی آواز تھی جس نے عمران پر خنجر نکال لیا تھا۔ اور جسے منیجر نے زبردستی کمرے میں بھجوایا تھا ۔۔۔ اور عمران اس کے فقرے کا مطلب بھی سمجھ گیا تھا۔ کہ راجر نے دستک پر یہ سمجھا ہو گا کہ ویٹر دستک دے رہے ہیں۔

"راجر ۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔۔۔ میں شہلا ہوں اور میرے ساتھ ایک معزز مہمان ہے" ۔۔۔ شہلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اُسے چونکہ اصل صورت حال کا علم ہی

www.urdukorner.com

نہ تھا۔اس لئے اس کا حیرت زدہ ہونا بجا تھا۔

"اوہ — شہلا — تم — عمران" — اندر سے راجر کی آواز سنائی دی۔اس بار لہجہ نرم تھا۔اور شہلا نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔وہ اندر سے بند نہ تھا۔

"آیئے — عمران صاحب" — شہلا نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھتے ہوئے مڑ کر عمران سے کہا۔اور عمران بھیڑ جیسی معصوم صورت بنائے اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔

راجر کرسی پر بیٹھا تھا اور سامنے میز پر شراب کی بوتل اور جام پڑے ہوئے تھے — وہ شاید شراب نوش کر کے اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہا تھا۔

"تم — تم — یہاں بھی آ گئے۔میں تمہیں گولی مار دوں گا" — راجر نے جیسے ہی عمران کو اندر آتے دیکھا وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔اس کے چہرے پر ایک بار پھر غیض و غضب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"راجر — کیا ہو گیا ہے تمہیں — کیا تم آؤٹ ہو گئے ہو۔یہ ہمارے دوست ہیں علی عمران — اور عمران صاحب یہ راجر ہیں میرے دوست۔یہاں سیر و تفریح کے لئے آئے ہوئے ہیں" — شہلا نے کہا اور پھر راجر کا تعارف کرانے لگی۔

"میرے لئے تو آپ نے ہمارے کا لفظ استعمال کیا۔اور

www.urdukorner.com

اور راجر صاحب کے لئے صرف میرے کا۔ یہ تو کھیلا ہے۔ میں اس پر احتجاج کردوں گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ تو میں نے روانی میں کہہ دیا تھا"۔۔۔۔ شہلا نے ہنستے ہوئے کہا۔

راجر کھڑا دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

"آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی راجر صاحب۔۔۔۔ ویسے میں آپ کی خنجر زنی کی مہارت کا دل سے قائل ہو گیا ہوں"۔ عمران نے آگے بڑھ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"۔۔۔۔ راجر نے نیم دلی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت تک اپنے غصے پر قابو پا چکا تھا۔

"یہ خنجر زنی کی کیا بات ہوئی"۔۔۔۔ شہلا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"دراصل تھوڑی دیر پہلے میں نیچے کاؤنٹر پر بیٹھا شراب پی رہا تھا۔۔۔۔ کہ یہ صاحب آئے اور آکر کاؤنٹر پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ان کی اس بدتمیزی پر مجھے غصہ آ گیا۔ اور ہم آپس میں الجھ پڑے۔۔۔۔ اس کے بعد میں یہاں کمرے میں آ گیا"۔

راجر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے غصے پر مکمل طور پر قابو پا لیا تھا۔

www.urdukorner.com

"اچھا اچھا ـــــ تو یہ بات ہے۔ میں بھی کہوں کہ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں ـــــ بہرحال اس بات کو ذہن سے نکال دیجئے" ـــــ شہلا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے تو نکال دیا تھا۔ لیکن آپ کی وجہ سے پھر داخل ہونا پڑا" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب" ـــــ شہلا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مطلب پوچھنے کی بیماری تو اب وبائی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ بہرحال مطلب یہ کہ راجر صاحب کو ہال سے نکال دیا گیا ـــــ لیکن اب مجھے ان کے کمرے میں داخل ہونا پڑا۔ یعنی داخل خارج برابر" ـــــ عمران نے اس طرح جواب دیا جیسے حساب کا سوال حل کر رہا ہو۔

"ان کا مکمل تعارف تم نے نہیں کرایا" ـــــ راجر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے شہلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بے چاری میرا تعارف کیا جانے ـــــ میں خود کرا دیتا ہوں۔ بلکہ لکھ دیتا ہوں ـــــ آپ پنسل کاغذ سنبھالیں اور لکھیں اٹھائیں نان پنسل کاغذ" ـــــ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پنسل کاغذ تلاش کر رہا ہو۔

"فرمائیے فرمائیے ـــــ لکھ بھی لیں گے۔ اگر لکھنے کے قابل ہوا تو" ـــــ راجر نے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا اچھا ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ یعنی لکھنا آپ

www.urdukorner.com

کے لئے پرابلم ہے۔ کوئی بات نہیں۔ اب بھی وقت نہیں گیا۔ آپ تعلیم بالغان کے کسی سنٹر میں داخلہ لے لیں ــــ لکھنا پڑھنا سیکھ جائیں گے"ــــ عمران نے بڑے سادہ اور ہمدردانہ انداز میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ــــ آپ اپنا تعارف کرا رہے تھے"۔ شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ــــ تعارف تو پھر ہو جاتے تعارف۔ تو دوستو ــــ کان کھول کر پورے کھول کر۔ ایسے کھول کر جیسے بند کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں ــــ اگر آپ سے نہ کھل سکیں تو کسی مستری کو بلوا لیں"ــــ عمران کی رو ایک بار پھر پلٹ گئی تھی۔

"اجی ــــ وہ تعارف"ــــ شہلا نے اُسے ایک بار پھر ٹوکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ــــ تو میرا نام ــــ چلیں چھوڑیں نام میں کیا رکھا ہے ــــ آپ کے ملک کے ڈرامہ نگار شکسپیئر نے کہا ہے کہ نام میں کیا رکھا ہے۔ اگر گلاب کے پھول کا نام گلاب نہ ہوتا تو کیا اس کی خوشبو ختم ہو جاتی ــــ بات تو درست لگتی ہے لیکن جناب ــــ یہ بھی تو سوچئے اگر گلاب کے پھول کا نام گوبھی کا پھول رکھ دیا جاتا تو پھر لوگ اُسے سونگھنے کی بجائے پکانا شروع کر دیتے ــــ ہمن نجومی تو کہتا ہے۔ نام ہی سب کچھ ہے۔ اگر آپ کا نام عاقل فاضل ہے تو یقیناً آپ جاہل مطلق ہوں گے۔

www.urdukorner.com

اور اگر آپ کا نام نین سکھ ہو گا تو پھر آپ کے اندھے ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ۔۔۔۔ اگر آپ ۔۔۔۔۔" ۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ مثالیں دینی شروع کر دیں۔

"کیا بکواس ہے ۔۔۔۔ شہلا ۔۔۔۔ کیا تم میرا وقت ضائع کرنے کے لئے اس احمق کو یہاں پکڑ لائی ہو" ۔۔۔۔ راجر کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ چیخ پڑا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔ پلیز ۔۔۔۔ سنجیدگی اختیار کریں۔ راجر بے حد سنجیدہ آدمی ہے۔ اسے وقت کا بڑا احساس رہتا ہے" شہلا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وقت کا احساس اچھی چیز ہے۔ دانشور کہتے ہیں وقت ایک چکر ہے۔ سرکل ہے ۔۔۔۔ اور جب اس سرکل کو توڑ دیا جائے تو پھر یہ ڈیتھ سرکل بن جاتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیز نظریں ڈیتھ سرکل کے الفاظ کہتے ہوئے شہلا اور راجر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"پھر وہی بکواس" ۔۔۔۔ راجر نے چونک کر لہجے میں مصنوعی غصہ پیدا کرتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران کی نظروں سے ان دونوں کی آنکھوں میں ڈیتھ سرکل کے الفاظ سننے پر ظاہر ہونے والے تاثرات چھپے نہ رہ سکے ۔۔۔۔ اور اسی مقصد کے لئے تو اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ ادا کئے تھے۔

"کمال ہے ۔۔۔۔ آپ موت کے اس سرکل یعنی ڈیتھ سرکل

www.urdukorner.com

کو بکواس کہہ رہے ہیں۔ جب کہ موت اٹل حقیقت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کچھ لوگ اس چکر میں دوسروں کو پھنسانا چاہتے ہیں۔ اور کچھ خود ہی پھنس جاتے ہیں" ــــ عمران نے فلسفیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ــــ یہ آپ نے کیا ڈیتھ سرکل کی رٹ شروع کر دی ہے۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے" ــــ اس بار شہلا نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"پھر وہی مطلب ــــ اس بار تو مطلب مجھے بھی نہیں آتا۔ اچھا دوستو ــــ تو پھر تعارف ہو جائے۔ میرا نام حقیر فقیر پر تقصیر۔ ہیچ مدان ــــ بندہ نادان ــــ جس کا باورچی سلیمان ــــ جس کا باپ سر رحمان ــــ اور جس کا باسی سر سلطان ــــ جس کے پاس نہیں کوئی سامان ــــ اس بندہ نادان ــــ بے روح اور بے جان ــــ ارے ارے۔ یہ تو غلط ہو گیا۔ باروح اور باجان ہونا چاہیئے کا نام علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی ایس۔ سی (آکسن) ہے" ــــ عمران نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)" ــــ ماجد اور شہلا نے بیک وقت بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کے چہروں پہ اس کی ڈگریاں سن کر حیرت کے تاثرات چھا گئے تھے۔

"ایک اور ڈگری بھی ہے۔ مگر میں اسے ہمیشہ بوتل میں بند

www.urdukorner.com

رکھتا ہوں۔ یہ ڈگری بڑی سخت ہے۔ اس ڈگری کے چار قطرے بھی کسی کو پلا دیئے جائیں تو پھر وہ بندہ بے دام۔ غلام ابن غلام ہو جاتا ہے ـــــــ اور اس ڈگری کو ایم۔ زیڈ کہتے ہیں"۔ عمران نے بڑے پر اسرار انداز میں ایم۔ زیڈ کے الفاظ ادا کرتے ہوئے کہا۔

اس بار شہلا اور راجر پر ان الفاظ کا زبردست ردعمل ہوا ـــــــ راجر تو بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال لیا۔ شہلا بھی اٹھ کر تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئی ـــــــ اس کے چہرے پر بھی شدید خوف اور حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

www.urdukorner.com

"بتاؤ ـــــ یہ تم نے ایم ۔زیڈ کے بارے میں کہاں سے معلومات حاصل کی ہیں ۔بتاؤ ـــــ ورنہ گولی ماروں گا"
راجر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"راجر ـــــ یہ فیاض کا ساتھی ہے ۔اور سنو ـــــ میں نے فیاض کو ٹریپ کر لیا تھا۔میں نے اس کے دفتر میں موجود فائل بھی دیکھ لی ہے ـــــ اس میں ایم ۔زیڈ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ وہ سطحی سی اطلاع ہے جو برطانیہ سیکرٹ سروس نے سرکاری طور پر دی ہے۔فیاض نے سارا کام اس آدمی کے ذمہ لگا دیا ہے ـــــ میں تمہارے ساتھ بات کرنے کے لئے یہاں آئی تو ہال میں یہ نظر آ گیا۔چنانچہ میں اسے یہاں لے آئی ہوں"
شہلا نے جلدی جلدی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اوہ ــــ لیکن اسے میرے متعلق کس نے اطلاع دی۔ کہ میں ڈیتھ سرکل سے منسلک ہوں ــــ اور پھر ایم۔ زیڈ ــــ بوتل اور چار قطرے ــــ اس کا مطلب ہے یہ احمق ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جانتا ہے" ــــ راجر نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اگر یہ جانتا بھی ہے تو اسے مزید جاننے کے لئے مہلت نہیں ملنی چاہیئے" ــــ شہلا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اس نے بھی بلاوز سے ایک چھوٹا سا پستول برآمد کر لیا۔

"مگر عمران ان دونوں کے درمیان کرسی پہ یوں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جیسے یہ اسلحہ پلاسٹک کا بنا ہوا ہو ــــ اور اسے ان سے کوئی خطرہ نہ ہو۔

"بھئی ــــ ابھی تو میں نے آدھا تعارف ہی کرایا ہے۔ کہ تم دونوں گھبرا گئے ہو ــــ ناراضگی چھوڑ دو۔ باقی تعارف نہیں کراتا۔ اتنا ہی کافی ہے" ــــ عمران نے کہا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اپنی خوش قسمتی پہ ہنس رہا تھا کہ قسمت نے خود بخود اُسے اصل مجرم سے ٹکرا دیا ہے ــــ اب یہ بات بھی یقینی ہو گئی تھی کہ اس ادھیڑ عمر غیر ملکی انجینئر نے بھی اسی راجر کو ہی فون کیا ہو گا۔

"شٹ اپ ــــ سنو ــــ جو کچھ تم ڈیتھ سرکل کے بارے میں جانتے ہو سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ اس طرح شاید میں تمہاری جان بخشی دینے پہ غور کر دوں" ــــ راجر نے انتہائی سخت

www.urdukorner.com

لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ سرکل ——— ارے کیا کہہ رہے ہو۔ کس خوف ناک سرکل کا نام لے رہے ہو ——— نہیں بھائی ——— مجھے مرنے کا فی الحال کوئی شوق نہیں۔ ابھی تو میں نے مس شہلا سے طوفانی قسم کا عشق کرنا ہے۔ تم ابھی سے ڈیتھ کا نام لے رہے ہو"۔ عمران نے بڑے خوف زدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے راجر ——— اسے زیادہ ڈھیل دینا اپنے ساتھ زیادتی ہے۔ جو کچھ یہ جانتا ہے اسے اپنے ساتھ قبر میں لے جانا چاہئے" ——— شہلا نے سخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر پر انگلی کی گرفت سخت کر دی۔

"ٹھہرو شہلا ——— جلدی مت کرو۔ ورنہ اس کی لاش یہاں سے لے جانا مسئلہ بن جائے گی ——— ہم اسے یہاں سے لے جا کر کسی سنسان جگہ پہ قتل کریں گے" ——— اچانک راجر نے ڈچ زبان میں شہلا سے مخاطب ہو کر کہا اور شہلا نے سر ہلا دیا۔

راجر نے شاید یہ سمجھا تھا کہ یہ پاکیشیا میں رہنے والا احمق سا آدمی بھلا ڈچ زبان کیسے جانتا ہو گا ——— اب اُسے کیا معلوم کہ عمران ڈچ زبان اس طرح بولتا اور سمجھتا تھا جیسے ڈچ اس کی مادری زبان ہو۔ لیکن عمران نے جان بوجھ کر اپنا چہرہ بے تاثر ہی رکھا۔

www.urdukorner.com

"بھئی ـــــ یہ کون سی زبان میں تم دونوں نے باتیں شروع کر دی ہیں۔ اچھے بھلے سیدھی سادھی انٹرنیشنل زبان میں گفتگو ہو رہی تھی پھر یہ پٹڑی کیوں بدل ڈالی"ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم کھڑے ہو جاؤ ـــــ اور دیوار کی طرف منہ کر لو۔ خبردار اگر غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"ـــــ راجہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"واہ واہ ـــــ دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا کوئی صحیح حرکت ہے۔ بلکہ یہ تو سرے سے کوئی حرکت ہی نہیں"

عمران نے پُر زور انداز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں اٹھو ـــــ ورنہ گولی مار دوں گا"ـــــ راجہ نے کہا۔

"گولی ـــــ اچھا ـــــ بے شک مار دو۔ میں اٹھا کر کھا لوں گا۔ لیکن گولی میٹھی ہونی چاہیئے ـــــ کڑوی گولی کھانے سے مجھے الرجی ہو جاتی ہے"ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ یوں خوف زدہ انداز میں اچھل کر کرسی سے نیچے گرا۔ جیسے کوئی بچہ اچانک اپنے اوپر چھپکلی گر جانے سے ڈر کر گرتا ہے۔ کیونکہ عمران کا فقرہ ختم ہوتے ہی راجہ نے ٹریگر دبا دیا تھا۔ اور ہلکی سی ٹھس کے ساتھ ہی گولی عمران کے کان کے پاس سے گزر کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔

"کھڑے ہو جاؤ ـــــ ورنہ اس بار گولی سینے میں گھس جائے گی"

www.urdukorner.com

راجر نے سخت لہجے میں کہا۔

اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ یوں اٹن شن کھڑا تھا جیسے پریڈ کرتے ہوئے کسی بڑے افسر کو سلامی دے رہا ہو۔

"دیوار کی طرف منہ کر لو ـــ جلدی" ـــ راجر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

اور عمران فوجی انداز میں اباؤٹ ٹرن ہوا۔ اور پھر مارچ کے سے انداز میں قدم اٹھاتا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــ راجر نے اس کی پشت پر رک کر ایک ہاتھ سے بڑی پھرتی اور مہارت سے اس کی جیبوں کی تلاشی لے لی ـــ لیکن عمران کی جیب میں کچھ ہوتا تو اسے ملتا۔

"ٹھیک ہے ـــ سیدھے ہو جاؤ" ـــ راجر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور عمران اسی طرح کھڑے کھڑے دوبارہ اباؤٹ ٹرن ہو گیا۔

"سنو ـــ اب تم یہاں سے ہمارے ساتھ باہر چلو گے۔ اس طرح جیسے دوستوں کے ساتھ جا رہے ہو۔ اگر تم نے شور مچانے یا کسی کو اشارہ کرنے کی کوشش کی تو وہیں ڈھیر کر دوں گا" ـــ راجر نے عمران کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باہر ـــ مگر کہاں ـــ کیا فلم دکھانے کا ارادہ ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم کباب میں ہڈی کیوں بنتے ہو۔ میں اور شہلا ہی کافی ہیں" ـــ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"بکواس مت کرو" ____ راجر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اُسے ریوالور سے دروازے کی طرف چلنے کے لئے کہا۔

"یار ____ تم تو بات بات پہ چیخ پڑتے ہو۔ تمہارے گلے میں بھی سائیلنسر فٹ کرنا پڑے گا ____ ورنہ میں تو تمہاری چیخیں سن سن کر بہرہ ہو جاؤں گا" ____ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ راجر نے اس کے مڑتے ہی تیزی سے ریوالور کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ اور پھر وہ عمران سے ایک قدم پیچھے چل پڑا ____ شہلا نے بھی پستول واپس اپنے بلاؤز میں چھپایا اور وہ بھی باہر نکل آئی۔

عمران نے باہر نکلتے ہی ایک طرف سے جولیا کو اپنی طرف آتے دیکھا ____ جولیا کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بھی کسی کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف آ رہی ہو۔ عمران اُسی طرح لاپرواہی سے آگے بڑھتا چلا گیا ____ شہلا اور راجر اس کے دائیں بائیں چل رہے تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بے حد چوکنا ہیں ____ جولیا بھی چہرے پر کوئی تاثر پیدا کئے بغیر تیزی سے ان کے قریب سے گزری اور پھر ان سے آگے سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔

"ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ کوئی غلط حرکت مت کرنا۔ ورنہ میں ایک لمحہ بھی توقف نہیں کروں گا" ____ راجر نے سرگوشیانہ انداز میں عمران سے کہا اور عمران نے یوں سر ہلایا جیسے اُسے اس بات کی پوری طرح سمجھ آ گئی ہو۔

www.urdukorner.com

سیڑھیاں اتر کر وہ ہال میں پہنچے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ سے باہر نکلتے چلے آئے ——— اب راجر اور شہلا کو کیا پتہ کہ عمران تو خود ہی چاہتا تھا کہ اس بھرے پُرے ہوٹل سے باہر نکلا جائے ——— ورنہ ظاہر ہے وہ بے چارے عمران کو غلط حرکت کرنے سے روکنے پر کیسے قادر ہو سکتے تھے۔

"میری کار ادھر موجود ہے" ——— شہلا نے باہر نکلتے ہی کہا۔ اور پھر راجر نے عمران کو اس کار کی طرف بڑھنے کے لئے کہا۔

چند لمحوں بعد وہ شہلا کی کار کے قریب پہنچ گئے۔ اور راجر عمران سمیت پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا ——— جب کہ شہلا نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"ساحل سمندر پر چلو ——— ویران علاقے میں" ——— راجر نے ایک بار پھر ڈبرح زبان میں کہا۔ اور شہلا نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی ——— عمران نے کار میں بیٹھتے ہی سیٹ سے سر ٹکا دیا تھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں جیسے اسے زبردست نیند آ رہی ہو ——— اور پھر اس کے خراٹوں کے ہلکے ہلکے سائرن بجنا شروع ہو گئے۔

"یہ تو سو گیا ——— عجیب احمق آدمی ہے۔ اسے خطرے کا احساس تک نہیں" ——— شہلا نے بیک مرر میں عمران کی حالت دیکھتے ہوئے ڈبرح زبان میں کہا۔

"سونے دو ——— اس طرح یہ ہمارا کام آسان کر رہا ہے۔

www.urdukorner.com

لیکن اسے ایم ۔ زیڈ کے بارے میں کیسے علم ہوا ۔ اور پھر بوتل اور قطرے ــــــ اور اس کے ساتھ ہی ٹرنکورا ہوٹل میں اس کی موجودگی ۔ مجھے حالات توقع سے کہیں زیادہ سیریس محسوس ہو رہے ہیں" ــــــ راجر نے ڈچ زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"میں خود اس کی معلومات پر حیران ہوں ۔ حالاں کہ اسے یہ کیس فیاض نے دیا ہے ــــــ اور اُسے میں نے اچھی طرح کھنگالا ہے ۔ وہ اگر ایم ۔ زیڈ کے بارے میں کچھ جانتا ہوتا تو اگل دیتا" شہلا نے جواب دیا ۔

"مگر تم اسے میرے کمرے میں کیوں لے آئی تھیں"

راجر نے کہا ۔

"دراصل میں اسے صرف تمہیں دکھانے کے لئے آئی تھی ۔ تاکہ تم اس کی ٹائپ سمجھ جاؤ ــــــ میں نے اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چلا لیا تھا ۔ لیکن یہ تو اچھا ہوا کہ یہ خود ہی کھل گیا" شہلا نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے ــــــ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ مزید کیسے نہیں کھلتا ۔ میں اس کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا ۔ اسے سب کچھ اگلنا پڑے گا" ــــــ راجر نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔ اور شہلا نے سر ہلا دیا ۔ وہ راجر کے متعلق اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ کیسا آدمی ہے ۔ دشمنوں کے لئے وہ قطعی طور پر بے رحم ثابت ہوتا تھا ــــــ اور وہ تصور ہی تصور میں عمران کے جسم کو قیمہ ہوتے

www.urdukorner.com

دیکھ رہی تھی۔

کار اب شہر سے نکل کر ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر تقریباً اڑتی ہوئی جا رہی تھی ——— شہلا نے بیک مرر پر تعاقب کا بھی اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن سڑک پر اکا دکا گاڑیاں آجا رہی تھیں کوئی مشکوک گاڑی اُسے نظر نہ آئی ——— عمران بدستور خراٹے لے رہا تھا۔ جب کہ راجر بڑے چوکنے انداز میں ریوالور سنبھالے عمران کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں عمران پہ گڑی ہوئی تھیں۔

ساحل سمندر پہنچنے تک کار میں خاموشی طاری رہی۔ اور پھر کار شہلا نے اس علاقے کی طرف موڑ دی جدھر صرف ریت ہی ریت تھی ——— تقریباً دس منٹ تک مسلسل ریت میں گاڑی چلانے کے بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گئے، جہاں دور دور تک سوائے ریت کے ٹیلوں کے اور کچھ نظر نہ آرہا تھا۔

"بس ——— ٹھیک ہے ——— یہاں گاڑی روک دو"

راجر نے شہلا سے مخاطب ہو کر کہا اور شہلا نے بریک مار دیئے۔ اچانک گاڑی کو جھٹکا لگنے سے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"اچھا ——— سینما ہال آگیا ——— بہت خوب ——— مگر یہ تو کوئی صحرائی سی فلم ہے۔ یہاں کہاں آپھنسے ——— تم ——— یار کوئی رومانی سی فلم دیکھنی تھی" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر اسی لمحے راجر ——— دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوسرے

www.urdukorner.com

لمحے اس نے عمران کا بازو پکڑ کر اُسے زوردار جھٹکا دیتے ہوئے باہر کی طرف کھینچا اور عمران یوں اچھل کر باہر نکل آیا جیسے وہ خود اسی انتظار میں ہو کہ کوئی آکر اُسے باہر کی طرف کھینچے۔

باہر نکلتے ہی راجر نے ریوالور جیب میں رکھا اور دوسرے لمحے وہ عمران پر بھوکے درندے کی طرح جھپٹ پڑا ——— مگر عمران نے جھکائی دے کر اپنے آپ کو اس کے حملے سے بچایا۔ اور پھر وہ تیزی سے کار کی دوسری طرف بھاگتا چلا گیا۔

"ارے ارے ——— بچاؤ ——— یہ تو آدم خور معلوم ہوتا ہے"

عمران کا انداز خوف زدہ بچے جیسا تھا۔

"ٹھہرو ——— خبردار" ——— اچانک شہلا نے کہا اور اُسی لمحے اس نے عمران پر گولی چلا دی۔ وہ بھی اپنا پستول دوبارہ برآمد کر چکی تھی ——— مگر اس کی گولی کار کی چھت پر لگ کر پھسلتی ہوئی ریت میں دفن ہو گئی۔ عمران بڑی پھرتی سے کار کی آڑ میں دبک گیا تھا۔

راجر چیختا ہوا عمران کے پیچھے بھاگا۔ اس نے بھی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا ——— اس کا چہرہ غصے سے آگ بنا ہوا تھا۔ اور پھر جیسے ہی وہ کار کی دوسری طرف پہنچا۔ وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ عمران غائب تھا۔

"ارے ——— یہ کہاں گیا" ——— راجر نے حیرت سے چیخ کر کہا۔ کیوں کہ کار کی دوسری طرف شہلا موجود تھی اور اس طرف راجر۔ مگر عمران غائب ہو چکا تھا ——— اور اُسی لمحے اُسے عمران کے بوٹ کار کے نیچے نظر آ گئے۔

www.urdukorner.com

"یہ کار کے نیچے موجود ہے" ___ راجہ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے پیروں پر گولی چلا دی۔ مگر یہ گولی بھی ضائع چلی گئی ___ کیوں کہ عمران کے بوٹ ایک لمحہ پہلے کار کے اندر غائب ہو چکے تھے اور اسی لمحے شہلا کی چیخ سنائی دی وہ ایک دھماکے سے نیچے گر رہی تھی ___ اور راجہ اس کی چیخ سنتے ہی تیزی سے بھاگتا ہوا کار کی دوسری طرف آیا۔ مگر یہاں بھی عمران موجود نہ تھا۔ جب کہ شہلا اب نیچے گر کر اٹھ رہی تھی۔

"ارے ___ میرا پستول" ___ شہلا نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور راجہ چیخ مار کر اچھل پڑا ___ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر ___ ریت میں جا گرا تھا۔ گولی کار کی دوسری طرف سے چلائی گئی تھی ___ اور راجہ اور شہلا چونک کر مڑے تو عمران بڑے مطمئن انداز میں شہلا کا پستول پکڑے اور کار کی چھت پر کہنیاں ٹکائے کھڑا تھا۔

"کمال ہے ___ یہ تو اصلی پستول ہے۔ میں سمجھا تھا پلاسٹک کا ہے" ___ عمران کے لہجے میں بے پناہ حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ وہ اس طرح پستول کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اب بھی یقین نہ آرہا تھا کہ یہ اصلی ہے۔

راجہ نے اسے پستول کی طرف متوجہ دیکھ کر اپنے ریوالور کی طرف چھلانگ لگائی ___ مگر عمران نے بجلی کی سی پھرتی سے پستول سیدھا کیا اور دوسرے لمحے گولی ... کی دونوں

www.urdukorner.com

ٹانگوں کے درمیان سے گزر کر ریت پر پڑے ہوئے ریوالور کے دستے پر پڑی اور ریوالور اچھل کر دور جا گرا۔

شہلا اب ایک لمحے تو ٹھٹھکے ہوئے انداز میں کھڑی رہی۔ مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے نیچے گری ——— اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی اس حرکت کا مقصد سمجھتا۔ شہلا ایک بار پھر اچھل کر کھڑی ہوئی اور پھر عمران کے چہرے اور آنکھوں پر ریت کی بوچھاڑ پڑی۔ شہلا نے حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا تھا ——— اس نے ریت کی مٹھی بھر کر عمران کی آنکھوں پر مار دی تھی اور عمران اس اچانک اور غیر متوقع حربے کے سامنے بے بس ہو گیا ——— ریت آنکھوں میں پڑتے ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹا اور پستول اس کے ہاتھوں سے گر پڑا۔ اور وہ تیزی سے اپنی آنکھیں ملنے لگا ——— اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بالکل ہی اندھا ہو گیا ہو۔ اس نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑا اور پھر تیزی سے آنکھیں کھول دیں ——— لیکن ہلکی سی دھند کے علاوہ اُسے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن اسی دھند میں اس نے راجر کا اٹھتا ہوا ہاتھ دیکھ لیا۔ اور دوسرے لمحے وہ نیچے غوطہ لگا گیا ——— اور راجر کے ریوالور سے نکلنے والی گولی اس کے بالوں کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آنکھیں مل رہا تھا ——— لیکن آنکھوں سے بہنے والا پانی آبشار کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ ریت نے اس کی آنکھوں کو خاصا زخمی کر دیا تھا۔

اب تم آج ——— ایک ——— راجر کی چیختی ہوئی

www.urdukorner.com

آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔
عمران نے یہی سمجھا کہ گولی اس کے جسم میں ترازو ہو جائے گی لیکن گولی چلنے کے ساتھ ہی راجر کی چیخ سنائی دی ــــــ اور عمران نے چونک کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ کار سے چند فٹ کے فاصلے پر ریت پر بیٹھا ہوا آنکھیں مل رہا تھا۔
"بھاگو ــــــ اس کے ساتھی آ گئے ہیں" ــــــ اچانک راجر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تڑا تڑ گولیاں برسنی شروع ہو گئیں۔

یہ آوازیں عمران کی پشت کی طرف سے خاصے فاصلے پر سے آ رہی تھی ــــــ اور اُسی لمحے عمران کو دوسری طرف سے کار کے دروازے کھلنے سنائی دیئے ــــــ عمران کی آنکھوں کے سامنے ابھی تک دھند پھیلی ہوئی تھی۔ ریت نے واقعی تقریباً اندھا ہی کر دیا تھا۔ اور پھر کار تیزی سے مڑتی محسوس کی۔ اور دوسرے لمحے عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے چھلانگ لگائی ــــــ اور تقریباً پانچ چھ فٹ دور جا گرا۔ یہ اس کی چھٹی حس تھی جس نے اُسے آخری لمحے میں بچا لیا تھا ــــــ ورنہ راجر نے کار موڑ کر عمران کو کار سے کچلنے کی آخری کوشش کی تھی۔ اور کار کے پہیوں کے مڑنے اور آواز سے ہی عمران ان کا مقصد سمجھ گیا تھا۔ کار شائیں کی آواز سے اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی ــــــ اُسی لمحے تڑ تڑاہٹ کی آوازیں ایک بار پھر گونجیں۔ لیکن کار آگے بڑھتی ہی چلی گئی ــــــ اور اُسی لمحے عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اُسے

www.urdukorner.com

کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تھا۔ لیکن آنکھوں میں ابھی تک شدید مرچیں لگی ہوئی تھیں۔

وہ فائرنگ کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ جولیا نے کی ہے ——— اور پھر چند لمحوں بعد ایک ٹیلے کی آڑ سے جولیا بھاگتی ہوئی عمران کی طرف آئی۔

"شکر ہے ——— تم بچ گئے ——— اگر میں اچانک فائرنہ کرتی تو اس بار وہ یقیناً تمہیں نشانہ بنالیتا" ——— جولیا نے قریب آ کر کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ تکلف کیا ——— مرنے دینا تھا۔ کم از کم تنویر تو خوشی سے بھنگڑہ ڈالتا کہ ایک رقیب روسفید تو ختم ہوا" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو ——— یہ بتاؤ تمہاری آنکھوں کا کیا حال ہے۔ اس کتیا نے خوف ناک وار کیا تھا" ——— جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کتیا ہمیشہ خوف ناک وار کرتی ہے ——— بہرحال اب ٹھیک ہے" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بری طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

"میں تعاقب کرتی ہوئی یہاں تک پہنچ گئی۔ میں نے کار ٹیلے کی آڑ میں روکی ——— اور عین اس وقت میں نے تم لوگوں کو چیک کیا۔ جب وہ تمہاری آنکھوں میں ریت ڈال رہی تھی" جولیا نے کہا۔

www.urdukorner.com

"آنکھوں میں خاک ڈالنا تو سنا تھا آج یہ بھی پتہ چل گیا۔ کہ خاک کی بجائے ریت بھی ڈالی جاتی ہے۔۔۔۔۔ بہرحال آؤ۔۔۔۔ وہ لوگ تو نکل گئے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جولیا کے ساتھ چلتا ہوا وہ اس ٹیلے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے پیچھے اس کی کار موجود تھی

www.urdukorner.com

کار تیزی سے شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ راجر سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ پچھلی نشست پر شہلا موجود تھی۔ شہلا کے چہرے پر شدید پریشانی اور گھبراہٹ کے آثار نمایاں تھے ـــــ جب کہ راجر غصے کی شدت سے دانت پیس رہا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ـــــ آنکھوں سے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔

" اس کے ساتھی نجانے کہاں سے ٹپک پڑے " ـــــ راجر نے دانت پیستے ہوئے بیک مرر پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

" حالاں کہ میں نے اچھی طرح چیک کیا تھا۔ پھر بھی وہ اچانک ٹپک پڑے " ـــــ شہلا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ پہلا ملک ہے جہاں اس قسم کے حالات پیش آ رہے ہیں۔ ورنہ اس سے قبل ڈیتھ سرکل ہمیشہ خاموشی سے کام کرتی رہی ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی ـــــ صرف انٹیلی جنس

www.urdukorner.com

وغیرہ نے ڈیتھ سرکل کا نام ہی سن رکھا تھا۔ لیکن یہاں تو یہ احمق ہمارے بنیادی راز تک پہنچ چکا ہے "۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

" ویسے راجر ۔۔۔۔ یہ شخص بے حد چالاک اور عیار ہے۔ اس نے کس عیاری سے مجھے گرا کر میرا پستول چھین لیا۔ اور اس طرح صورت حال ہی بدل ڈالی ۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ریت نہ ڈالتی تو وہ ہمیں بھاگنے بھی نہ دیتا "۔۔۔۔ شہلا نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے شہلا ۔۔۔۔ ہم نے اس آدمی کے متعلق غلط اندازہ لگایا ہے۔ یہ شخص واقعی بے حد خطرناک اور عیار ہے ۔۔۔۔ اس کے ساتھ اور طریقے سے نپٹنا ہو گا "۔ راجر نے جواب دیا۔

" اب تو اس آدمی کی موت کے بغیر ہمارا مشن چل ہی نہیں سکتا "۔۔۔۔ شہلا نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔۔ اب اسے ہر قیمت پر مرنا ہو گا۔ ڈیتھ سرکل کا اس ملک میں یہ سب سے بڑا اشتکار ہو گا "۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

" تو اب تم کیا کرو گے "۔۔۔۔ شہلا نے پوچھا۔

" میں تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر اتار کر ہیڈ کوارٹر جاؤں گا۔ اور باس کو سارے واقعات کی رپورٹ کروں گا ۔۔۔۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے "۔۔۔۔ راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" مجھے بھی ہیڈ کوارٹر لے چلو ۔۔۔۔ ایسا نہ ہو یہ آدمی میری رہائشگاہ کا پتہ لگا کر وہاں آ دھمکے "۔۔۔۔ شہلا نے خوف زدہ لہجے

www.urdukorner.com

میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ——— گھبرانے سے کام نہیں چلے گا۔ تم اپنی رہائش گاہ پر نہیں جانا چاہتیں تو پھر تم جوزفین کلب میں ٹھہر جاؤ۔ وہاں مارگریٹ کا کمرہ خالی ہے ——— وہ ایسی جگہ ہے جہاں ان جیسا کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ مادام جوزفین اپنے مہمانوں کی حفاظت کرنا جانتی ہے۔ باس سے بات کر کے اگر تمہارے متعلق کوئی ہدایت ہوئی تو میں تم سے وہیں رابطہ قائم کر لوں گا۔ ورنہ تم وہاں سے باہر نہ نکلنا ——— جب تک یہ آدمی اور اس کے ساتھی قبروں میں نہیں پہنچا دیئے جاتے "——— راجر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ——— بالکل ٹھیک ہے "——— شہلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس عمران کی رہائش گاہ کا تمہیں علم ہے "——— راجر نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

" ہاں ——— یہ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰ میں اپنے ایک باورچی سلیمان کے ساتھ رہتا ہے "——— شہلا نے جلدی سے جواب دیا۔

" او۔ کے ——— اب یہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکتا "——— راجر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار جوزفین کلب کے گیٹ پر روکی۔ اور شہلا اتر کر اندر چلی گئی ——— مارگریٹ کی وجہ سے

www.urdukorner.com

مادام جوزفین چوں کہ اُسے اچھی طرح پہچانتی تھی اس لئے وہاں مارگریٹ کا کمرہ کھلوانا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔

راجر اُسے اتار کر کار چلاتا ہوا سیدھا گلشن کالونی کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ جہاں بطور باس اس نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ اس نے تنظیم میں اپنی دو حیثیتیں بنائی ہوئی تھیں۔ ایک حیثیت میں وہ باس تھا۔ ڈیتھ سرکل کا پر اسرار اور طاقت ور باس ـــــ اور دوسری حیثیت میں وہ ایک عام ورکر تھا۔

راجر نے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص کمرے میں پہنچتے ہی الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا ـــــ اور پھر اس پر فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اب وہ ٹیلی فون کے استعمال کے سلسلے میں محتاط ہو گیا تھا۔ کیوں کہ اب اس کے خیال کے مطابق انٹیلی جنس ڈیتھ سرکل کے پیچھے لگ گئی تھی ـــــ اس لئے ٹیلی فون کال آسانی سے چیک کی جا سکتی تھی۔ فریکوئنسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ تو اس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب جھپکنے لگا ـــــ چند لمحوں بعد ہی بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ڈی۔ ایس۔ باس کالنگ اوور"

راجر نے ڈیتھ سرکل کا مخصوص کوڈ دہراتے ہوئے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ نمبر ٹو سپیکنگ اوور" ـــــ دوسری

www.urdukorner.com

طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔ ٹونی نے بھی جواب میں اپنے نام کی بجائے کوڈ دوہرایا۔

"لڑکیوں کے مشن کا کیا ہوا اوور" ۔۔۔۔ راجر نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے کام مکمل ہو گیا ہے باس اوور" دوسری طرف سے ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو اوور" ۔۔۔۔ راجر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایک کار میں چاروں کو بے ہوش کر کے لادا گیا۔ اور پھر کار کو ایک اونچی پہاڑی سے نیچے دھکیل دیا گیا اوور" ۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ مگر وہ تو علیحدہ علیحدہ رہتی ہیں۔ پھر یہ کیسے اکٹھی ہوئیں اوور" ۔۔۔۔ راجر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"شہلا کی آواز میں انہیں فرداً فرداً بلایا گیا اور ہر کام آسان ہو گیا اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اب مزید ہدایات سنو۔ انتہائی اہم مشن درپیش ہے۔ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں ایک احمق سا نوجوان رہتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے ۔۔۔۔ بظاہر وہ انتہائی احمق اور پاگل سا شخص ہے مگر درحقیقت انتہائی عیار مکار اور ذہین آدمی ہے ۔۔۔۔ اُسے فوری طور پر ہلاک کرنا ہے چاہے کسی طرح بھی کرو۔ لیکن آج ہی یہ کام مکمل ہونا چاہیئے۔ پورا گروپ اس کام پر لگا دو ۔۔۔۔ بے شک اس کا فلیٹ بم سے

www.urdukorner.com

اڑا دو۔ یا اُسے سڑک پہ گولی مار دو۔ کسی طرح بھی ہو اُسے ہر قیمت پہ ہلاک ہونا چاہیئے اوور" ___ راجر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اُس کا حلیہ اور شناخت اوور" ___ ٹونی نے جواب میں سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اور راجر نے تفصیل سے اُسے عمران کا حلیہ اور قد و قامت کے متعلق بتا دیا۔

" مگر باس ___ کیا یہ شخص واقعی اس قدر اہم ہے کہ اسے ہر حالت میں قتل ہونا چاہیئے اوور" ___ ٹونی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

" ٹونی ___ تم جانتے ہو کہ ڈیتھ سرکل صرف اشد مجبوری کی بنا پر اس قسم کے اقدام کرتی ہے۔ یہ شخص عمران تنظیم کے لئے بے حد خطرناک آدمی ثابت ہو رہا ہے ___ اس کا ٹکراؤ ماجر اور شہلا کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اور راجر سے پوری رپورٹ ملی ہے کہ وہ ایم سنڈیڈ تک پہنچ چکا ہے۔ اور یہ تنظیم کے لئے انتہائی خطرناک بات ہے اوور" ___ راجر نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ___ واقعی اسے ختم ہونا چاہیئے اوور" دوسری طرف سے ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو ___ یہ مشن اتنا اہم ہے کہ میں کسی صورت ناکامی کی رپورٹ نہیں سننا چاہوں گا۔ اسے ہر قیمت پہ ختم ہونا چاہیئے۔ ہر قیمت پہ اوور" ___ راجر نے اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس ___ ٹونی اپنے فرائض اچھی

www.urdukorner.com

طرح پہچانتا ہے اوور"۔ ـــــــ دوسری طرف سے ٹونی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــــــ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا اوور اینڈ آل"۔ ـــــــ راجر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس الماری میں رکھ دیا ـــــــ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ ٹونی ایسے کاموں میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے مشن میں کامیاب رہے گا۔

www.urdukorner.com

عمران کے سامنے ڈیتھ سرکل کی تمام صورت حال اب واضح ہو کر سامنے آگئی تھی ____ ہوٹل سے ملنے والی ایم۔زیڈ کی بوتل میں موجود قطروں کو اس نے خود ہی دانش منزل کی لیبارٹری میں چیک کیا تھا۔ اور چیکنگ کا حیرت انگیز نتیجہ نکلا تھا ____ یہ ایسا عجیب وغریب مشروب تھا۔ جس کے چند قطرے انسان کی جنسی جبلت کو زبردست تحریک دیتے تھے۔ اس قدر زیادہ کہ انسان درندوں کی صف میں شامل ہو جاتا تھا ____ اس لئے اس کو ایک بار استعمال کرنے کے بعد انسان ہمیشہ کے لئے اس کا غلام بن جاتا تھا ____ یہ منشیات کی بالکل منفرد قسم تھی۔ جو ذہن کو ماؤف کرنے کی بجائے صرف جنسی جبلت کو تحریک دیتی تھی ____ یہ ایسا خوفناک ہتھیار تھا جس کے ذریعے بڑے سے بڑا راز حاصل کیا جا سکتا تھا۔ اسے استعمال کرنے

www.urdukorner.com

والا شخص ہر طرح سے اسے سپلائی کرنے والے کا غلام ہو کر رہ جاتا تھا ۔۔۔ چوں کہ ڈیڑ سے اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ایم۔ زیڈ نامی شیشی شہلا کے ہاتھ سے گری تھی۔ اس لئے شہلا کی شخصیت مشکوک ہو گئی ۔۔۔ اور پھر ٹائیگر کی رپورٹ پر وہ بس ویسے ہی ٹرنکو راہوٹل جا نکلا۔ اور پھر وہاں شہلا اور راجہ سے ٹکراؤ کے بعد ساری صورت حال کھل کر سامنے آ گئی۔ فیاض اس کے کہنے پر شہلا سے ٹکرا چکا تھا ۔۔۔ لیکن بجائے اس کے کہ شہلا سے وہ کچھ حاصل کرتا شہلا اُسے بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گئی ۔۔۔ اور پھر راجر کھل کر سامنے آ گیا۔ اس طرح ڈیتھ سرکل کے دو اہم ممبروں کے سامنے آنے کے ساتھ ساتھ ان کا مشن بھی سامنے آ گیا ۔۔۔ اور ظاہر ہے وہ مشن یہی ہو سکتا ہے کہ ایم۔ زیڈ کو یہاں کے اعلیٰ طبقوں میں خفیہ طور پر متعارف کرایا جائے ۔۔۔ اور جب وہ اس مشروب کے غلام بن جائیں تو پھر انہیں بلیک میل کر کے نہ صرف ان سے دولت کمائی جائے بلکہ سرکاری راز بھی حاصل کیئے جا سکیں گے۔ اگر عمران کو اتفاق سے ایم۔ زیڈ کی شیشی ہاتھ نہ لگ جاتی تو شاید وہ ڈیتھ سرکل کے ان دو اہم مہروں تک نہ پہنچ سکتا ۔۔۔ عمران نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ اس مشن کو فوری اختتام پذیر ہو جانا چاہیئے ۔۔۔ ورنہ اگر یہ مشروب یہاں پھیل گیا تو پھر اس پر کنٹرول بے حد مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کن ضرب لگانے کا فیصلہ کر لیا ۔۔۔ لیکن اب مسئلہ تھا۔ ان دو مہروں

www.urdukorner.com

اور ان کے دیگر ساتھیوں کی تلاش ـــــــ عمران اچھی طرح جانتا تھا کہ اب راجر اور شہلا دونوں کچھ عرصے کے لئے زیر زمین چلے جائیں گے ـــــــ اس لئے انہیں براہِ راست تلاش کرنا مشکل تھا۔ لیکن عمران کے ذہن میں ابھی ـــــــ ایک کلیو موجود تھا۔ اور وہ کلیو تھا اس ادھیڑ عمر غیر ملکی انجینئر کا ـــــــ اس نے ٹرنکیڈرا ہوٹل میں راجر سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اور ظاہر ہے اس نے خیامن کے چھاپے اور ڈیتھ سرکل کا ذکر کیا ہو گا ـــــــ اور پھر اس کے ذہن میں سر سلطان اور سر رحمان کی منتیں سماجتیں اور اس ادھیڑ عمر غیر ملکی کی اکڑ کا منظر بھی محفوظ تھا اور اس کا انتقام بھی لینا چاہتا تھا ـــــــ اس لئے اس نے فوری طور پر اس ادھیڑ عمر غیر ملکی پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ جولیا نے اُسے فلیٹ پر چھوڑ دیا تھا ـــــــ اور خود وہ شاید ایکسٹو کو رپورٹ دینے کے لئے اپنے فلیٹ میں چلی گئی تھی۔ اس لئے عمران فلیٹ کے اس مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ جولیا کی رپورٹ اٹنڈ کر کے اُسے مزید ہدایات دے سکے ـــــــ کیونکہ دانش منزل آج کل خالی پڑی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو کو اس نے ایک خاص مشن پر بیرون ملک بھیجا ہوا تھا ـــــــ اس بار ایک سیدھا سادھا سا مشن سامنے آیا تھا۔ اور بلیک زیرو اڑ گیا کہ اس بار وہ خود اس مشن پر کام کرے گا اور وہ دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے بور ہو چکا تھا ـــــــ چنانچہ عمران نے اُسے اجازت دے دی اور وہ سوائے جولیا کے باقی ممبروں کو لے کر اس مشن پر

www.urdukorner.com

روانہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ اب ملک میں عمران اور جولیا ہی باقی رہ گئے تھے ——— اس لئے اُسے معلوم تھا کہ جولیا کا فون خود بخود دانش منزل سے ڈائریکٹ ہو کر فلیٹ میں ہی آئے گا۔

اُسی لمحے مخصوص ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب ——— ایک اہم رپورٹ ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"تمہید مت باندھو ——— رپورٹ دو" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری سر ——— آپ نے مجھے شہلا کی نگرانی کے لئے کہا تھا۔ میں نے اس کی نگرانی کی تو وہ انٹیلی جنس کے مرکزی دفتر گئی اور وہاں اس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملاقات کی ——— اور پھر فیاض سول ڈریس میں اس کی کار پر بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گیا۔ اور وہ دونوں گرین بیچ پر واقع ہوٹل کے فیملی روم نمبر سولہ میں چلے گئے ——— جہاں شراب منگوائی گئی۔ چونکہ وہاں ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں سے ان کی گفتگو سنی جاتی اس لئے میں صرف دور سے نگرانی کرتی رہی" ——— جولیا نے سپاٹ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے جولیا فیاض اور شہلا کے فیملی روم میں جانے کے بعد وہاں جہاں تک بھی سکتی تو

www.urdukorner.com

نہ جھانکتی۔ اور ظاہر ہے جھانکے بغیر وہ گفتگو کیسے سن سکتی تھی۔ جولیا گو مغربی لڑکی تھی ــــ لیکن یہاں رہتے ہوئے اس میں لاشعوری طور پر طبیعت میں مشرقی شرم و حیا کا احساس داخل ہو چکا تھا۔ اب اگر وہ بطور عمران جولیا سے بات کر رہا ہوتا تو پھر اسے خوب چھیڑتا ــــ لیکن ظاہر ہے بطور ایکسٹو وہ زیادہ بات نہ کر سکتا تھا۔

"پھر" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"شہلا جناب تھوڑی ہی دیر بعد باہر آگئی۔ اور پھر وہ وہاں سے سیدھی ٹرنکورا ہوٹل پہنچی ــــ وہاں عمران پہلے سے موجود تھا۔ پھر عمران اور شہلا دونوں دوسری منزل کے ایک کمرے میں چلے گئے جہاں ایک غیر ملکی پہلے سے رہتا تھا ــــ شہلا اور وہ غیر ملکی عمران کو جبراً ہوٹل سے باہر لے آئے اور اپنی کار میں بٹھا کر ساحل سمندر کی طرف چل پڑے ــــ میں عمران کی پوزیشن دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ اُسے زبردستی لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن چوں کہ عمران اپنی حفاظت کر سکتا ہے اس لئے میں نے قریب سے تعاقب کرنے کی بجائے طویل فاصلے سے ان کا تعاقب کیا۔ عمران کو ساحل سمندر کے ایک ویران علاقے میں لے جا کر قتل کرنے کی کوشش کی گئی ــــ جب عمران ان کے ہاتھوں بے بس ہو گیا تب میں نے مداخلت کی اور ان پر فائر کھول دیا۔ اس پر وہ دونوں کار میں سوار ہو کر بھاگ نکلے ــــ چوں کہ عمران کی آنکھوں میں ریت ڈال دی گئی تھی اور وہ تقریباً اندھا ہو چکا

www.urdukorner.com

تھا اس لیے میں شہلا اور اس غیر ملکی کا تعاقب کرنے کی بجائے عمران کو سنبھالنے میں مصروف ہو گئی ــــــ اور اس طرح وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اب میں عمران کو اس کے فلیٹ پر چھوڑ کر آپ کو رپورٹ دے رہی ہوں تاکہ آپ مجھے مزید ہدایات دے سکیں" ــــــ جولیا نے کہا۔

"تمہیں شہلا کی نگرانی کی ہدایت دی گئی تھی یہ تو نہیں کہا گیا تھا کہ تم عمران کو سنبھالتی پھرو" ــــــ عمران نے جان بوجھ کر انتہائی سرد لہجے میں جولیا کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ مگر باس ــــــ عمران زخمی تھا۔ وہ اندھا ہو چکا تھا۔ اگر میں اسے نہ سنبھالتی تو وہ وہاں سے خود چل کر نہ آسکتا تھا" ــــــ جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوتا ــــــ کیا قیامت ٹوٹ پڑتی۔ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے ــــــ اس لحاظ سے وہ ایک عام آدمی ہے اور تم نے سرکاری فرائض چھوڑ کر اسے سنبھالنا شروع کر دیا ــــــ زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ عمران سمندر میں ڈوب مرتا ــــــ مر جاتا" ــــــ عمران نے جان بوجھ کر لہجے کو انتہائی سخت اور بے رحم بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ مگر سر .... عمران تو ہمارے کام آتا ہے"۔ جولیا کا لہجہ رو دینے والا ہو گیا ــــــ اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ تصور میں ہی جولیا کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

www.urdukorner.com

"کام آنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہم اُسے سنبھالتے پھریں۔ کیا سیکرٹ سروس عمران کے بغیر نہیں چل سکتی ـــــ میرا خیال ہے تمہیں کوڑھیوں کے ہسپتال میں ایک سال کے لئے نرس بنا دیا جائے۔ تاکہ بیمار لوگوں کو سنبھالتی رہو ـــــ اب سیکرٹ سروس کا کام تمہارے بس کا نہیں رہا" ـــــ عمران نے اُسے مزید رُلانے کے لئے کہا۔

"بب ـــــ باس ـــــ معافی چاہتی ہوں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ـــــ معاف کر دیجئے آئندہ خیال رکھوں گی" ـــــ جولیا اب باقاعدہ رو پڑی تھی۔

"سنو جولیا ـــــ تم سیکرٹ سروس کی رکن ہو۔ سماجی کارکن نہیں ہو۔ تمہیں صرف اپنے فرائض کا خیال رکھنا ہو گا۔ اس قسم کی ہمدردیوں کو دل سے نکال پھینکو ـــــ اور سنو ـــــ اس بار میں آخری بار تمہیں معاف کر رہا ہوں۔ آئندہ تم نے اگر ایسی غلطی کی تو ایسی عبرت ناک سزا دوں گا ـــــ کہ تم اپنے آپ سے بھی ہمدردی کرنے کے قابل نہ رہ جاؤ گی" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اُسے دوسری طرف سے جولیا کے لمبے لمبے سانس واضح طور پر سنائی دینے لگے ـــــ وہ جولیا کی حالت کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔

"بب ـــــ بہتر جناب" ـــــ جولیا نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ اب تم نے عمران کی نگرانی کرنی ہے۔ مجھے

www.urdukorner.com

اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس بار وہ سیکرٹ سروس سے بالا بالا ہی کام کر رہا ہے ـــــ اور اُس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ میں اسے عبرت ناک سبق دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ اُسے معلوم ہو جائے۔ کہ سیکرٹ سروس سے بالا کام کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"بب ـــــ بہتر جناب" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"تم اس کے فلیٹ پر پہنچ جاؤ ـــــ اور اس کی نگرانی کرو۔ سوائے اشد ضرورت کے مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں عمران کے منہ سے اس وقت شکار چھیننا چاہتا ہوں جب وہ اُسے کھانے ہی والا ہو ـــــ تاکہ اس کو دی جانے والی عبرت ناک سزا کا جواز پیدا ہو سکے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گئی جناب" ـــــ جولیا نے مختصر لفظوں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پانچ منٹ بعد عمران کے فلیٹ کے آس پاس ہونا چاہیئے"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا ـــــ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

اور پھر وہ پانچ منٹ تک وہیں بیٹھا جولیا کا انتظار کرتا رہا۔ اُسے علم تھا کہ اب جولیا پانچ منٹ سے پہلے ہی فلیٹ پہ پہنچ جائے گی۔ جب بھی اُسے ایکسٹو کی طرف سے جھاڑ پڑ جائے تو پھر اس کے کام میں بجلی کی سی تیزی آجاتی ہے۔

www.urdukorner.com

پانچ منٹ کے بعد وہ اٹھا۔ اور پھر فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے سڑک پر آ گیا ——— جہاں نیچے گیراج میں اس کی کار موجود تھی۔ عمران نے گیراج کا تالا کھول کر اس میں سے کار کو باہر سڑک پر نکال کر کھڑا کیا ——— اور گیراج کا دروازہ بند کر کے وہ دوبارہ کار میں سوار ہو گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے ساحل سمندر پر بنے ہوئے اس ہوٹل کی طرف دوڑتی چلی گئی جس کے فیملی روم میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کی موجودگی کی جولیا نے اطلاع دی تھی ——— اُسے معلوم تھا کہ جولیا اس کا تعاقب کر رہی ہوگی۔ اس نے پروگرام ہی بنایا تھا کہ وہ فیاض کو وہاں سے لے کر اس ادھیڑ عمر غیر ملکی پر ریڈ کرے گا ——— اور پھر اس کے ذریعے سے وہ اس تنظیم کے سربراہ پر ہاتھ ڈالے گا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

ٹونی نے باس کی طرف سے ہدایات ملتے ہی اپنے گروپ کو کال کر لیا ــــــ اس کے گروپ میں پانچ افراد شامل تھے۔ اور وہ سب کے سب منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ لوگ تھے۔ یہ گروپ ڈیتھ سرکل کا ایکشن گروپ تھا ــــــ اور ٹونی ان کا انچارج تھا۔ لڑائی بھڑائی اور اغوا و قتل کا کام یہی گروپ کرتا تھا۔

" سنو دوستو ــــــ آج باس نے ایک آسان سا مشن ہمارے ذمے لگایا ہے۔ ہمیں ایک احمق سے شخص کو گولی مارنی ہے "

ٹونی نے پانچوں افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

" احمق سے شخص کو سے آپ کا کیا مطلب ہے " ــــــ ایک آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" مطلب یہ کہ بقول باس ــــــ وہ کوئی بے وقوف سا آدمی ہے۔ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے۔ اُسے ہم نے ہلاک

www.urdukorner.com

کرنا ہے۔ گو باس نے تو احکامات دیئے ہیں کہ اُسے بر سرِ عام گولی مار دی جائے ــــــ لیکن ظاہر ہے اس طرح ہم مشکل میں پھنس سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ ہمارا مشن بھی پورا ہو جائے اور ہماری پوزیشن بھی مشکوک نہ ہو سکے ــــــ ہم اس فلیٹ کی نگرانی کریں گے۔ جب وہ احمق آدمی باہر نکلے گا تو اسے اغوا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اُسے اغوا کر کے کسی ویران جگہ پر لے جا کر قتل کر دیں گے ــــــ یا اگر ہمارا ٹارگٹ خود ہی کسی ویران سڑک پر پہنچ جاتے تو وہاں اُسے گولی مار دی جائے گی" ــــــ ٹونی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ــــــ یہ پلان درست ہے" ــــــ باقی پانچوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ پوری طرح تیار ہو کر آئے ہو نا" ــــــ ٹونی نے پوچھا۔

"جی ہاں ــــــ کاروں میں تمام ضروری اسلحہ موجود ہے" ایک آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ــــــ پھر آؤ چلیں ــــــ مجھے یقین ہے ہم آسانی سے ٹارگٹ ہٹ کر لیں گے" ــــــ ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ سب باہر پورچ میں کھڑی ہوئی دو کاروں میں سوار ہو کر کوٹھی کے گیٹ سے باہر نکل آئے ــــــ آگے والی کار میں ٹونی موجود تھا۔ اس نے شہر کا نقشہ کھول رکھا تھا اور وہ نقشے کے مطابق ڈرائیور کو سڑکوں پر مڑنے کی ہدایات دے رہا تھا۔

www.urdukorner.com

تھوڑی دیر بعد وہ نقشے میں دی گئی کنگ روڈ پر پہنچ گئے۔ جب اس روڈ پر بنے ہوئے فلیٹوں کا ایریا شروع ہوا تو ٹونی نے کار ایک طرف روکنے کا اشارہ کیا ـــــ اور وہ دونوں کاریں رک گئیں۔ ٹونی نیچے اترا اور پھر پیدل چلتا ہوا فلیٹوں کے سامنے سے گزرنے لگا۔ وہ فلیٹوں کے نمبر چیک کر رہا تھا ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد اُسے ۴۰ نمبر فلیٹ نظر آ گیا۔ وہ اس فلیٹ کے سامنے سے گزرا۔ اور تھوڑی دور جا کر واپس مڑا ـــــ مگر واپس مڑتے ہی وہ چونک پڑا۔ کیوں کہ فلیٹ سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا نیچے اترا تھا۔ اور اس کی شکل دیکھتے ہی ٹونی سمجھ گیا کہ یہی اس کا مطلوبہ آدمی ہے۔ ایک لمحے کے لئے تو ٹونی کے دل میں آیا کہ ریوالور نکال کر اسے یہیں ڈھیر کر دے ـــــ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔ کیوں کہ سڑک خاصی پرہجوم تھی۔ یہاں کسی کو گولی مار کر صحیح سلامت نکل جانا خاصا مشکل محسوس ہو رہا تھا ـــــ اور جب تک ٹونی چلتا ہوا اس فلیٹ کے سامنے پہنچا وہ نوجوان فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج سے ایک کار باہر نکال لایا تھا ـــــ ٹونی تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جب وہ اپنی کار میں پہنچا تو جلدی سے دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

نوجوان اس وقت کار میں سوار ہو کر آگے بڑھ چکا تھا۔

"یہ کار ہمارے شکار کی ہے ـــــ اس کا تعاقب کرو" ـــــ ٹونی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ ٹونی نے

www.urdukorner.com

ڈیش بورڈ میں نصب ٹرانسمیٹر پر دوسری کار میں موجود اپنے ساتھیوں کو بھی ہوشیار کر دیا ــــــ اور وہ دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں عمران کی کار کے تعاقب میں مصروف ہوگئیں۔

اور پھر جیسے ہی عمران کی کار شہر کی پرہجوم سڑکوں سے گزر کر ساحل سمندر پر جانے والی سنسان سڑک پر مڑی ــــــ ٹونی کے لبوں پر مسکراہٹ ابھرتی چلی آئی۔

"باس ــــــ ایک کار ہمارے تعاقب میں ہے"۔

اچانک ٹرانسمیٹر پر پچھلی کار سے ٹونی کو اطلاع دی گئی۔ اور ٹونی نے چونک کر سائیڈ مرر کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا ــــــ واقعی دونوں کاروں کے پیچھے ایک سرخ رنگ کی سپورٹس ماڈل کار موجود تھی۔

"کیا یہ شروع سے ہمارے پیچھے ہے" ــــــ ٹونی نے پوچھا۔

"یس باس ــــــ یہ کنگ روڈ سے ہمارے تعاقب میں ہے"۔ دوسری کار سے جواب ملا۔

"اوکے ــــــ اب ایکشن کا وقت آگیا ہے۔ تم پچھلی کار کو سنبھالو۔ میں اپنے ٹارگٹ پر جھپٹتا ہوں۔ پھر پچھلی کار کو سنبھالنے کے بعد تم ہمارے ساتھ آملنا" ــــــ ٹونی نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے ڈرائیور کو عمران کی کار کو روکنے کے لئے کہا ــــــ اور ڈرائیور نے ایکسیلیٹر پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ کار ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر اس کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی ــــــ عمران کی کار اور اس کا

www.urdukorner.com

درمیانی فاصلہ کم ہوتا چلا گیا۔ کار میں بیٹھے ہوئے ٹوفی کے علاوہ دو اور آدمی پوری طرح چوکنا ہو گئے۔

ٹوفی نے اپنے قدموں میں پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اس کی نال کو کھڑکی کے نچلے کنارے پر ٹکا کر وہ کار پر فائر کھولنے کے لئے تیار ہو گیا۔

کار تیزی سے دوڑتی ہوئی چند ہی لمحوں میں عمران کی کار کے قریب پہنچ گئی ——— اور دوسرے لمحے اس کے برابر دوڑنے لگی۔ سٹیرنگ پر موجود نوجوان نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر ان کی طرف دیکھا ——— اور اسی لمحے ٹوفی نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور ان کی کار ایک لمحے میں شکار کی کار سے آگے بڑھ گئی۔ ٹوفی کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں تڑتڑاہٹ کے ساتھ نوجوان کی طرف لپکیں مگر نوجوان ٹوفی کی توقع سے کہیں زیادہ چست اور ہوشیار نکلا۔ وہ ٹریگر دبنے سے پہلے ہی نیچے غوطہ لگا گیا ——— اور گولیاں سائیڈ کی کھڑکی اور نچلے حصے پر ٹکرا کر رہ گئیں۔ ڈرائیور نے بڑی پھرتی سے کار کو آگے بڑھا کر عمران کی کار کا راستہ بلاک کرنے کی کوشش کی ——— مگر دوسرے لمحے وہ خود بوکھلا گیا۔ کیوں کہ عمران کی کار اچانک کسی لٹو کی طرح گھومتی ہوئی مڑتی چلی گئی ——— اور اب اس کار کی پشت ٹوفی کی کار کی طرف تھی۔

" فائر "۔ ——— ٹوفی نے چیخ کر کہا۔ اور پھر ٹوفی اور اس کے ساتھیوں نے بیک وقت کار کے پچھلے حصے پر فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور مڑ کر جانے والی کار کے پچھلے دونوں

www.urdukorner.com

ٹائر برسٹ ہو گئے۔ اور کار قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک کے کنارے سے نیچے گہرے گڑھے میں گرتی چلی گئی۔

"وہ مارا ــــ جلدی وہاں لے چلو" ــــ ٹونی نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور نے تیزی سے بھاگتی ہوئی کار کو ایک چکر دے کر موڑا ــــ اور پھر اُسی رفتار سے اُسے دوڑاتا ہوا اس جگہ پر لے جاتا گیا جہاں عمران کی کار الٹ کر گڑھے میں گری تھی۔

www.urdukorner.com

جولیا جب عمران کے فلیٹ کے قریب پہنچی تو اس نے عمران کو کار لے کر دائیں طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ چوں کہ وہ بائیں سمت سے چکر کاٹ کر آئی تھی۔ اس لئے عمران اور اس کے درمیان کافی فاصلہ تھا ۔۔۔ جولیا نے چوں کہ عمران کی ہی نگرانی کرنی تھی اس لئے وہ اُسی رفتار میں کار کو آگے بڑھا لئے لے گئی ۔۔۔ مگر چند لمحوں بعد ہی وہ چونک پڑی۔ کیوں کہ دو کاریں جو پہلے ایک طرف رکی ہوئی تھیں مڑ کر عمران کی کار کے پیچھے لگ گئی تھیں۔ دونوں کاروں میں غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے ۔۔۔ اور غیر ملکیوں کی وجہ سے ہی جولیا چونک پڑی تھی۔ لیکن چوں کہ اُسے صرف نگرانی کا کام سونپا گیا تھا اس لئے وہ خاموشی سے کار بڑھا لئے لے گئی ۔۔۔ ایک دو موڑ مڑنے کے بعد جولیا کو یقین ہو گیا کہ غیر ملکی عمران کا ہی تعاقب کر رہے ہیں۔ اور ان کا تعاقب کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنے کام

www.urdukorner.com

میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔

جولیا خاموشی سے ان دونوں کاروں کے پیچھے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی ——— ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وائرلیس ٹرانسمیٹر کی مدد سے وہ عمران کو تعاقب سے چوکنا کر دے۔ مگر اُسی لمحے اُسے ایکسٹو کی تازہ ترین جھاڑ یاد آگئی اور اس نے ارادہ بدل دیا ——— ویسے بھی اس کے خیال کے مطابق عمران اب اناڑی تو نہ تھا کہ اپنے تعاقب کو بھی چیک نہ کر سکتا۔

جب عمران کی کار ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی تو اچانک غیر ملکیوں کی دوسری کار کی رفتار یک دم کم ہوتی چلی گئی ——— جب کہ پہلی کار کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔ اور جولیا ان کا پروگرام ایک لمحے میں سمجھ گئی ——— اس نے پھرتی سے کار کے شیشے اوپر چڑھا دیئے۔ اور پھر وہ اطمینان سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس نے یہ کار ایکسٹو کی منت کر کے گزشتہ سال ہی خریدی تھی ——— اور اس میں اس نے ایک ماہر کاریگر سے اپنی مرضی کے ایکسٹرا چند سسٹم لگوائے تھے۔ یہ سسٹم ایسے تھے جن کی مدد سے وہ کار کے اندر بیٹھ کر باہر والوں کو سبق سکھا سکتی تھی ——— کار ویسے بھی بلٹ پروف تھی۔ پھر جیسے ہی جولیا کی کار غیر ملکیوں کی کار کے قریب پہنچی غیر ملکیوں کی کار تیزی سے گھومی اور اس نے راستہ بلاک کر دیا ——— اور جولیا کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑ گئے۔ سڑک بلاک کرتے ہی تین غیر ملکی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑی پھرتی سے کار سے

www.urdukorner.com

اترے اور جولیا کی کار کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

جولیا نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی اس کی آواز بند شیشوں میں سے باہر جا سکتی تھی۔ اور باہر کی آوازیں اندر آ سکتی تھیں۔

"یہ تو کوئی غیر ملکی لڑکی ہے ـــــ ہو سکتا ہے کوئی سیاح ہو۔ ہمارے شکار کی ساتھی نہ ہو" ـــــ جولیا نے ایک غیر ملکی کی آواز سنی۔

"کچھ بھی ہو اب اس کا خاتمہ ضروری ہے ـــــ ورنہ یہ واردات کی عینی شاہد ہو گی۔ گولیاں مار کر شیشے اڑا دو" ـــــ دوسرے غیر ملکی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور تینوں غیر ملکیوں نے مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

اسی لمحے جولیا کو اگلے موڑ سے مشین گنوں کی مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں ـــــ اور جولیا سمجھ گئی کہ عمران کی کار پر حملہ کر دیا گیا ہے۔ اب ان غیر ملکیوں سے نپٹنا ضروری ہو گیا تھا۔ ادھر غیر ملکیوں نے کار پر فائرنگ شروع کر دی ـــــ مگر گولی کار کی باڈی سے ٹکرا کر نیچے گر پڑتی۔ کار کو بلٹ پروف محسوس کرتے ہی ان غیر ملکیوں نے مشین گنوں کی نالیں جھکا کر ٹائروں پر فائرنگ کی کوشش کی ـــــ لیکن جولیا اس کا سدباب پہلے ہی کر چکی تھی۔ ٹائروں کی بیرونی سائیڈوں پر بلٹ پروف چادریں جھک چکی تھیں۔ اور پھر جولیا نے پھرتی سے ڈیش بورڈ پر دو تین بٹن دبا دیئے۔ بٹن دبتے ہی ڈائل پر ایک سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی اور

www.urdukorner.com

جولیانے پھرتی سے ان بٹنوں کے نیچے لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بٹن جو تین بار دبایا تو تڑتڑاہٹ کی تیز آواز گونجی ـــــ اور اس کے ساتھ ہی تینوں غیر ملکی اچھل کر پشت کے بل سڑک پر جا گرے۔ کار کے پائیدانوں کے نیچے نصب شدہ موونگ مشین گنوں نے ان تینوں کو ہٹ کر دیا تھا ـــــ گولیوں نے ان تینوں کو چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔ اور ان تینوں کے گرتے ہی سامنے کھڑی کار تیزی سے حرکت میں آئی ـــــ مگر اسی لمحے جولیانے پھرتی سے کار کا شیشہ کھولا اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نچلے خانے سے ایک چھوٹا سا طاقت ور ریز بم نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کا پن دبا کر اسے اپنی طرف گھوم کر آتی ہوئی مجرموں کی کار پر اچھال دیا۔ مجرموں کی کار میں شاید ڈرائیور موجود تھا ـــــ اور غیر ملکیوں کے مرتے ہی اس نے کار موڑ کر جولیا کی کار کی طرف کار کو تیزی سے بھگا دیا تھا۔ وہ شاید کار سے ٹکرا کر جولیا کی کار کو پلٹنا چاہتا تھا ـــــ مگر اسے کار کو گھمانے میں چند لمحے لگ گئے اور انہی چند لمحوں میں جولیا نے اپنا کام کر دکھایا ـــــ جیسے ہی مجرموں کی کار پلٹ کر جولیا کی طرف بڑھی جولیانے اس پر بم پھینک دیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کار کو تیزی سے پیچھے کی طرف لے گئی ـــــ بم ٹھیک نشانے پر پڑا اور دوسرے لمحے ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور جولیا کی کار کی طرف آنے والی مجرموں کی کار کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے ـــــ اور جولیانے کار کے پرزے بکھرتے ہی اپنی کار کو تیزی سے آگے بڑھا لیا۔ اور پھر اس کی کار مجرموں کی کار کے

www.urdukorner.com

پر زدں کو روندتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ——— موڑ مڑتے ہی اُسے دور سے مجرموں کی کار سڑک کے کنارے کھڑی نظر آئی ——— اور اس میں سے غیر ملکی نکل نکل کر سڑک کے کنارے کسی گڑھے میں اترتے جا رہے تھے۔ جب کہ عمران کی کار غائب تھی ——— جولیا نے کار کی رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ وہ جلد از جلد مجرموں کی کار تک پہنچ جانا چاہتی تھی۔ کہ اچانک سڑک کے کنارے کھڑی ہوئی کار میں حرکت ہوئی ——— اور وہ یک دم ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور اس بار جولیا کی کار کی رفتار اتنی تیز تھی کہ جولیا کے لئے یہ ممکن ہی نہ رہا کہ وہ کار کو کنٹرول رکھ کر اس کار پر بھی بم پھینک سکے ——— اُسی لمحے مجرموں کی کار تیزی سے گھومی۔ اور پھر جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کار کی سائیڈ پر دھماکہ ہوا ہو ——— اور پھر اس کی کار پلٹنیاں کھاتی ہوئی سڑک پر سے ہو کر مخالف سمت میں خالی زمین پر لڑھکتی چلی گئی ——— جولیا اس اچانک دھماکے سے سنبھل نہ سکی۔ اور اچانک جھٹکا لگنے سے اُسے سٹیرنگ کی زبردست ضرب لگی ——— اور اس کے ذہن پر اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ مجرموں کی کار کا ڈرائیور یقیناً کار چلانے میں بے حد مہارت رکھتا تھا کیونکہ اس نے سامنے سے کار ٹکرانے کی بجائے عین آخری لمحے پر کار کو دائیں طرف کاٹ دیا تھا ——— اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی کار کا پچھلا حصہ تیزی سے گھوم کر جولیا کی کار کی سائیڈ سے پوری قوت سے ٹکرایا تھا ——— اور جولیا کی ہلکی

www.urdukorner.com

کار قلابازیاں کھاتی چلی گئی تھی ـــــ جبکہ مجرموں کی کار آؤٹ آف کنٹرول ہونے سے بچ گئی تھی۔ پھر مجرموں کی کار کے ڈرائیور نے اپنی کار روکی اور نیچے اتر کر وہ تیزی سے جولیا کی الٹی ہوئی کار کی طرف بھاگتا چلا گیا ـــــ اس نے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن بھی ہاتھوں میں پکڑ لی تھی۔

www.urdukorner.com

عمران نے جیسے ہی کار کو ایک چوک سے موڑا۔ وہ چونک پڑا ۔۔۔ اس کے پیچھے آنے والی دو کاریں بھی اس کے ساتھ ہی مڑ گئی تھیں۔ عمران کو شک تو پہلے ہوا تھا۔ لیکن آنے والے کچھ اس انداز سے آ رہے تھے کہ تعاقب کا احساس نہ ہوتا تھا ۔۔۔ مگر اس موڑ کے مڑنے کے بعد عمران کا شک یقین میں بدل گیا۔ اور تعاقب کا احساس ہوتے ہی اس کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی ۔۔۔ اس کیس میں ابھی تک صرف بھاگ دوڑ ہی ہوئی تھی ہاتھ پیر چلانے کی نوبت ہی نہ آئی تھی۔ اب کم از کم ہاتھ پیر تو کھلیں گے ۔۔۔ ویسے اسے مجرموں کی جرأت اور ہمت پر حیرت بھی ہو رہی تھی کہ انہوں نے وقت ضائع کیے بغیر دن دہاڑے ہی اس پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا

www.urdukorner.com

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے جیسے ہی ــــــ ساحل سمندر کی طرف جانے والی سنسان سڑک پر کار کا رخ موڑا وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا ــــــ اُسے معلوم تھا کہ اب مجرم اس پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کریں گے۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ جولیا ضرور اس کے تعاقب میں ہوگی ــــــ اور وہ ظاہر ہے ان دونوں کاروں کے پیچھے ہوگی۔ اور پھر اس نے دوسری کار کو آہستہ ہوتے چیک کر لیا جب کہ پہلی کار کی رفتار تیز ہو گئی تھی ــــــ اور عمران مجرموں کا پلان سمجھ گیا۔ انہوں نے جولیا کو چیک کر لیا تھا۔ اس لئے وہ دو حصوں میں بٹ گئے تھے ــــــ پھر موڑ مڑتے ہی جیسے ہی عمران آگے بڑھا۔ مجرموں کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کے قریب آگئی۔ عمران نے کھڑکی کے نچلے کنارے سے مشین گن کی نال کو جھانکتے ہوئے دیکھ لیا ــــــ اور پھر جیسے ہی مجرموں کی کار عمران کی کار کے برابر آئی۔ عمران نے نیچے غوطہ مار دیا۔ اور اُسی لمحے مجرموں نے مشین گن کا فائر کھول دیا ــــــ مگر گولیاں عمران کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں اور عمران نے انتہائی پھرتی سے کار کے سٹیرنگ کو بائیں ہاتھ پر پوری قوت سے موڑ دیا ــــــ اور عمران کی کار کسی لٹو کی طرح گھومتی ہوئی پیچھے کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ مجرموں کی کار اس لمحے عمران کی کار کا راستہ روکنے کے لئے مڑی ہی تھی اور عمران کی کار کے مڑتے ہی مجرموں نے بھی اتنی ہی پھرتی سے کار موڑی۔ مجرموں کی کار کا ڈرائیور بھی عمران کی طرح ہی کار ڈرائیونگ میں ماہر لگتا تھا ــــــ جیسے ہی عمران نے مجرموں کی کار کو مڑتے دیکھا

www.urdukorner.com

اس نے انتہائی پھرتی سے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے چھلانگ لگا دی ـــــ اسی لمحے کار پر بے تحاشا فائرنگ ہوئی۔ اور اس کی کار کچھ تو ٹائر برسٹ ہو جانے اور کچھ عمران کے کنٹرول چھوڑ دینے کی وجہ سے قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک کے کنارے موجود ایک گہرے گڑھے میں گرتی چلی گئی ـــــ جب کہ عمران پہلے ہی چھلانگ لگا کر اس گڑھے سے پہلے آنے والے ایک چھوٹے گڑھے میں گرا تھا ـــــ اس گڑھے میں جھاڑیاں موجود تھیں۔ اس لئے عمران کو گرنے کی وجہ سے ایک تو چوٹ نہ لگی دوسرا وہ ان جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا ـــــ اور جھاڑیوں کے گھنے پتوں نے اُسے فوری طور پر چھپا لیا۔ عمران نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکال لیا ـــــ اور پھر اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اُسی لمحے اُسے دور سے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ یہ دھماکہ بم کا تھا ـــــ اور عمران سمجھ گیا کہ جولیا سے بھی مجرم ٹکرا چکے ہیں۔ اب یہ معلوم نہ تھا کہ بم جولیا کی طرف سے پھینکا گیا ہے یا مجرموں کی طرف سے ـــــ ویسے اُسے اطمینان تھا کہ جولیا پر آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیوں کہ جولیا کی کار بلٹ پروف ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے سسٹم موجود تھے جن کے ذریعے اندر بیٹھے ہوئے مجرموں پر فائرنگ کی جا سکتی تھی۔

اُسی لمحے مجرموں کی کار اس کے گڑھے سے ہوتی ہوئی دوسرے بڑے گڑھے کے کنارے پر رکی ـــــ اور پھر اس میں سے مجرم

www.urdukorner.com

کود کود کر نیچے گڑھے میں اترنے لگے۔

عمران نے جھاڑی سے سر اونچا کر کے گڑھے کے کنارے سے باہر جھانکا ــــــ اس کا پروگرام یہ تھا کہ وہ اب مجرموں کی کار لے کر نکل جائے گا۔ مگر اُسی لمحے اس نے مجرموں کی کار کو حرکت میں آتے دیکھا ــــــ اور پھر اُسے دوسری طرف سے جولیا کی کار بھی اسی طرف کو لپکتی ہوئی نظر آئی۔ اور پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے مجرموں کی کار کے ڈرائیور نے بڑی مہارت سے جولیا کی کار کو سائیڈ ماری ــــــ اور جولیا کی کار پٹخنیاں کھاتی ہوئی مخالف سمت میں لڑھکتی چلی گئی۔ اور عمران بے اختیار اچھل کر گڑھے سے باہر نکل آیا ــــــ اُسی لمحے مجرموں کی کار کی اگلی سیٹ میں سے ڈرائیور مشین گن سنبھالے نیچے اترا ــــــ اور جولیا کی کار کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

عمران نے پھرتی سے ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا ــــــ ڈرائیور ابھی جولیا کی کار تک پہنچا بھی نہ تھا کہ عمران کی گولی اس کی پشت کو چھیدتی ہوئی اندر گھستی چلی گئی ــــــ اور وہ چیخ مار کر سڑک کے کنارے ہی لڑھکتا چلا گیا اور عمران نے اس کے نیچے لڑھکتے ہی تیزی سے اس کی طرف دوڑ لگا دی۔ ڈرائیور سڑک پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا تھا ــــــ گولی شاید اس کے دل میں گھس گئی تھی کیونکہ اس کے منہ سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا ــــــ اور پھر عمران کے پہنچتے پہنچتے وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھپٹ کر اس کی ایک طرف گری ہوئی مشین گن اٹھائی اور

www.urdukorner.com

پھر وہ جولیا کی کار کی طرف بڑھا۔ جولیا کی کار الٹی ہوئی تھی۔
جیسے ہی عمران جولیا کی کار کے قریب پہنچا اچانک اُسے اپنی پشت کی طرف کسی کی آواز سنائی دی ــــــ اور عمران اچھل کر کار کی آڑ میں ہو گیا۔ اور اس کی اس چھلانگ نے اسکی زندگی بچا لی۔ کیوں کہ عین اُسی جگہ تڑتڑاہٹ سے گولیاں برسیں ــــــ جہاں چند لمحے پہلے عمران موجود تھا۔
عمران تیزی سے کار کی آڑ لیتا ہوا دوسری طرف آیا۔ اور پھر رینگتا ہوا آگے بڑھا ــــــ اس نے دو غیر ملکیوں کو گڑھے سے نکل کر انہیں اپنی کار کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا۔ مگر اب ان کا بچ نکلنا محال تھا ــــــ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی۔ اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی گونج دار آواز فضا میں پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی دونوں غیر ملکی چیختے ہوئے زمین پر جا گرے اور عمران نے تیزی سے مشین گن کا رخ پھیر دیا ــــــ اس نے گڑھے کے کنارے سے تیسرے غیر ملکی کا سر ابھرتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر وہ غیر ملکی کچھ زیادہ ہی ہوشیار تھا۔ وہ تیزی سے دوبارہ غوطہ لگا گیا ــــــ اور عمران کی مشین گن سے چلنے والی گولیاں اس کے اوپر سے ہو کر نکلتی چلی گئیں۔
عمران تیزی سے پیچھے ہٹا اُسے مجرموں سے زیادہ جولیا کی فکر تھی۔ اس نے بڑی پھرتی سے الٹی ہوئی کار کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی ــــــ مگر دروازہ لاک تھا۔ وہ تیزی سے گھومتا ہوا دوسری طرف آیا۔ کیوں کہ اس طرف کا شیشہ کھلا ہوا تھا۔

www.urdukorner.com

اس نے کھڑکی سے ہاتھ ڈال کر اندر سے لاک کھولا۔ اور پھر دروازہ کھول دیا ——— مگر اُسی لمحے ایک گولی اس کے سر کے پاس سے گزر گئی اور عمران کسی سانپ کی طرح پلٹ گیا۔ اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا ——— مگر اس کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں بھی خالی چلی گئیں۔ کیوں کہ فائرنگ کرنے والا عمران کی مصروفیت کی وجہ سے اپنی کار تک پہنچ کر اس کی اوٹ لے چکا تھا ——— عمران کار کے پیچھے دبکا ہوا اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے کار کو ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھتے دیکھا ——— شاید اس غیر ملکی نے اب بھاگ جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کار کے حرکت میں آتے ہی عمران اٹھ کر تیزی سے سڑک کی طرف بھاگا ——— اور اس نے کار کے پچھلے ٹائروں پر مشین گن کے برسٹ مارنے کی کوشش کی مگر جب تک عمران پوزیشن لیتا کار موڑ کے قریب پہنچ چکی تھی ——— اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ اور عمران کی مشین گن کی رینج سے نکل چکی تھی۔ دوسرے لمحے ہی کار موڑ کاٹ گئی اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا تیزی سے واپس مڑا ——— اور پھر اس نے کھلے دروازے میں سے سیٹ اور سٹیرنگ کے درمیان پھنسی ہوئی جولیا کو کھینچ کھینچ کر باہر نکال ہی لیا۔ جولیا بے ہوش تھی ——— عمران نے اس کی نبض چیک کی۔ اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ جولیا صرف اچانک ضرب لگنے کی وجہ سے بے ہوش تھی ——— ورنہ اس کی حالت خطرے سے باہر تھی۔

www.urdukorner.com

عمران نے بڑی پھرتی سے اس کی ناک دو انگلیوں کی چٹکی سے بند کی اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر سختی سے جما دیا ـــــ بے ہوش آدمی کو فوری طور پر ہوش میں لے آنے کا اس سے زیادہ اور اچھا طریقہ کوئی نہ تھا ـــــ اور چند لمحوں بعد ہی جولیا کے بیہوش جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور جب جولیا نے آنکھیں کھولیں تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیئے ـــــ مگر اُسی لمحے وہ اچھل کر فرش پر گرا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بازو میں لوہے کی دھکتی ہوئی سلاخ گھستی چلی گئی ہو۔

جولیا کو ہوش میں لے آنے کے چکر میں مشین گن وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا ـــــ اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے لاشعوری طور پر جیب سے ریوالور نکالا۔ اور پھر قلابازی کھا کر اس نے فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک چیخ سنائی دی اور کسی کے نیچے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا ـــــ اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ فائر کے انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ فائر کرنے والا ذرا فاصلے پر موجود درخت کی آڑ میں ہے ـــــ اس لئے اس نے ادھر ہی فائر کیا تھا۔ اور اب یہ اس کی خوش قسمتی اور مجرم کی بد قسمتی تھی کہ مجرم فائر کرنے کے بعد یہ سمجھا تھا کہ عمران ہٹ ہو گیا ہے ـــــ اس لئے وہ درخت کے موٹے تنے کی آڑ سے باہر نکل آیا تھا۔ اور اُسی لمحے عمران کی گولی نے اُسے چاٹ لیا تھا۔ اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا بھی اس دوران اٹھ بیٹھی تھی ـــــ اس بار عمران واقعی مجرم کے ہاتھوں

www.urdukorner.com

چکر کھا گیا تھا۔ اب یہ تو اس کی خوش قسمتی تھی کہ جس وقت مجرم نے فائر کیا اُسی لمحے عمران جولیا کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا ——— اور اس کے اچانک حرکت میں آجانے کی وجہ سے گولی اس کی پشت میں گھسنے کی بجائے اس کے بازو سے رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھی۔

عمران نے اٹھتے ہی بازو کو سنبھالا ——— اس میں سے خون نکل رہا تھا۔

"ارے ارے ——— تم زخمی ہو گئے ——— جولیا نے عمران کے بازو سے خون نکلتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا ——— اور پھر وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"تمہارے لئے بجانے کتنے زخم کھانے پڑیں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ مگر جولیا مسکرائے بغیر تیزی سے عمران کی طرف بڑھی ——— اس نے عمران کا زخم دیکھا تو اسے قدرے اطمینان ہو گیا۔ زخم گہرا نہ تھا۔ گولی نے صرف رگڑ لگائی تھی۔ اس نے پھرتی سے عمران کے بازو کی قمیض پھاڑ دی اور اس سے پٹی بنا کر اس کے بازو پر باندھنی شروع کر دی۔

"اسی کو کہتے ہیں ہماری جوتی ہمارے سر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو بچ گئے ہو ——— ورنہ ہڈی ٹوٹ جاتی" ——— جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب جسم زخموں سے پُر ہو جائے گا تو پھر ہڈیوں کی ہی باری آنی ہے۔ اللہ رے عاشقی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے

www.urdukorner.com

کہا۔ اور جولیا اس بار نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس پڑی۔
پٹی بندھنے کے بعد عمران اور جولیا نے زور لگا کر جولیا کی کار کو سیدھا کیا۔
"اسے یہیں چھوڑ دو ــــ میرے ساتھ آؤ" ــــ عمران نے جولیا کی کار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اس موڑ کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ کیونکہ وہ مجرم کا بنایا ہوا پروگرام سمجھ گیا تھا۔ اس نے کار موڑ کے قریب روک دی ہو گی۔ اور خود اتر کر واپس آ گیا ہو گا۔
"ارے ادھر کہاں جا رہے ہو" ــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہمارے لئے یہاں ایک صحیح سالم کار موجود ہے ــــ آؤ ــــ اور پھر ایسا نہ ہو کہ کوئی کار ادھر آ نکلے۔ اور ظاہر ہے پھر پولیس نے ہمیں آسانی سے نہیں جانے دینا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ جولیا کو ہمراہ لئے بھاگتا ہوا موڑ کی طرف بڑھا ــــ موڑ مڑتے ہی اس نے مجرموں کی کار ایک طرف کھڑی دیکھی۔ اور وہ دونوں کار کے قریب پہنچ گئے ــــ عمران نے سٹیئرنگ سنبھالا جب کہ جولیا ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔
"تمہاری کار کہاں ہے ــــ وہ تو مجھے نظر نہ آئی تھی"
جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔
"میری کار گہرے گڑھے میں آرام فرما رہی ہے۔ میں بھی کب سے اس سے پیچھا چھڑانے کے موڈ میں تھا ــــ مگر وہ مجھے چھوڑ

www.urdukorner.com

ہی نہ رہی تھی۔ آج بڑی مشکل سے جان چھڑائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کار کو دوبارہ ساحل سمندر کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک کار کو تو بم سے اڑا دیا تھا۔ مگر اس کار کا ڈرائیور مجھے چکر دے گیا"۔۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عورتوں کو چکر دینا کون سا مشکل ہے۔۔۔۔ مگر ایک بات بتاؤ تم آخر یہاں کہاں سے آن ٹپکی تھی۔ کیا تم بھی میری طرح ساحل سمندر پر تفریح کرنے جا رہی تھیں"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں آن ڈیوٹی تھی۔۔۔۔ تمہاری طرح فارغ نہیں پھرتی رہتی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔۔۔۔ پھر یہیں اتار دوں تاکہ تم اپنی ڈیوٹی پوری کرتی رہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔۔ مجھے تم ساحل پہ اتار دینا۔ وہاں سے ٹیکسی مل جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"مگر تم نے بتایا نہیں کہ ڈیوٹی کیا تھی۔۔۔۔ کیا میرا تعاقب کرتی پھر رہی تھی"۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔۔ تمہارا تعاقب۔۔۔۔ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے۔۔۔۔ میں تو سرکاری ڈیوٹی پر تھی"۔۔۔۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاں جی ـــــ اب اس چوہے ایکسٹو کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے ـــــ ہم تو چوہے گھڑے کی مچھلی جب جی چاہا پکڑلی"
عمران نے بڑے رد دینے والے انداز میں کہا۔
"سنو عمران ـــــ سو بار دفعہ میں نے تمہیں سمجھایا ہے۔ کہ میرے سامنے باس کی برائی نہ کیا کرو۔ مگر تم باز نہیں آتے۔ میں کسی دن تمہیں گولی مار دوں گی"ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"ارے ـــــ کیا کہہ رہی ہو۔ اس چوہے کی خاطر مجھے گولی مار دو گی۔ یہ تو میرا ظرف ہے کہ میں نے اس چوہے کو آج تک بل سے نہیں نکالا ـــــ ورنہ جس وقت مجھے غصہ آگیا۔ میں اس کی گردن دبوچ کر اسے چوہے مار گولیاں کھلا دوں گا۔ پھر تا پتی پھرنا"
عمران نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یو شٹ اپ ـــــ اب اگر کچھ کہا تو گولی مار دوں گی"
جولیا اور بھی بھڑک اٹھی۔
"ہائے ـــــ تمہاری گولی کھانے کے انتظار میں تو میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں"ـــــ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا۔
"روک دو کار ـــــ میں پیدل چلی جاؤں گی۔ میں تمہاری بکواس نہیں سن سکتی۔ اور سنو ـــــ ایکسٹو سے بات کروں گی کہ تمہیں ایک بار تو ایسی عبرت ناک سزا دے کہ آئندہ تمہیں اس کا مذاق اڑانے کی جرأت نہ ہو سکے"ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ارے ۔۔۔ کیا خوش قسمتی ہے اس چوہے کی ۔۔۔ روز اس سے جھاڑیں سنتی ہو۔ مگر پھر بھی سائیڈ اسی کی لیتی ہو۔ پتہ نہیں کیا گھول کر پلا دیا ہے اس نے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو نے مجھے آج تک نہیں جھاڑا۔ وہ میری بے پناہ عزت کرتا ہے ۔۔۔ اسی لئے میں بھی اس کی عزت کرتی ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو۔ اب ظاہر ہے وہ عمران کے سامنے کہاں تسلیم کر سکتی تھی۔ کہ ایکسٹو جھاڑ بھی پلاتا ہے۔

"ہاں ہاں ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنے ممبروں کی کتنی عزت کرتا ہے۔ اگر میں سیکرٹ سروس کا ممبر ہوتا تو بجائے خود کشی کرنے کے اسی کا گلا گھونٹ دیتا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں ۔۔۔ جیسے وہ عام آدمی ہے۔ تمہارے پاس خود بخود چل کر گلا دبوانے آجائے گا" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"وہ سرے سے آدمی ہی نہیں ہے۔ آدمی ہوتا تو تم جیسی حسینہ کی قدر کرتا ۔۔۔ شادی کر کے گھر بساتا۔ ٹیاؤں ٹیاؤں کرنے والے بچے پیدا کرتا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ایک طرف جھک گیا۔ کیونکہ جولیا نے غصے کی شدت سے ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

"ارے ارے ۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

" رد کو کار ـــــ رد کو " ـــــ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
اور عمران نے پھرتی سے بریک لگا دیئے۔ کار رکتے ہی جولیا نے
دروازہ کھولا اور اچھل کر باہر نکل گئی ـــــ اس کے چہرے پر ابھی
تک غصے کے آثار موجود تھے۔

" اچھا ـــــ بائی بائی " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ
لہرایا اور پھر کار کو تیزی سے آگے بڑھائے لئے گیا۔ ساحل سمندر
وہاں سے ایک آدھ فرلانگ ہی دور تھا ـــــ اور عمران جانتا تھا کہ
جولیا کو وہاں سے ٹیکسی آسانی سے مل جائے گی۔

ویسے ہی عمران نے اُسے جان بوجھ کر غصہ دلایا تھا۔ کیوں کہ وہ
اُسے اپنے ساتھ ہوٹل تک نہ لے جانا چاہتا تھا ـــــ جہاں اُسے
فیاض کے ہونے کی خبر ملی تھی۔ کیوں کہ اس طرح جولیا کھٹک بھی سکتی
تھی۔ کہ اس نے تو ایکسٹو کو اطلاع دی تھی۔ پھر یہ عمران کو اتنی جلدی
اطلاع کیسے مل گئی ـــــ اس وقت تو اس نے جولیا کو فوری طور پر
اس لئے اپنی نگرانی کے لئے بلا لیا تھا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اگر
جولیا کو فوری طور پر کام پر نہ لگایا تو وہ جھاڑ پڑنے کے بعد کئی گھنٹوں
تک بیٹھی روتی رہے گی ـــــ اس وقت تو اس کا پروگرام یہی تھا
کہ وہ جولیا کو راستے میں ہی چکر دے کر تعاقب سے جھٹک دے
گا ـــــ مگر درمیان میں کود پڑے مجرم ـــــ اور اس طرح مسئلہ
خراب ہو گیا۔

عمران نے ساحل سمندر پر پہنچنے کے بعد مجرموں کی کار ایک طرف
پارکنگ میں کھڑی کی اور خود ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

فیاض کی آنکھ کھلی تو اس کے منہ کا ذائقہ سخت کڑوا سا ہو رہا تھا ـــــ اس نے پہلے تو خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہو۔ مگر پھر آہستہ آہستہ اُسے سب کچھ یاد آ گیا ـــــ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ وہ ابھی تک قالین پر موجود تھا۔ اس کے کپڑے شکن آلود ہو چکے تھے اور بال بکھرے ہوئے تھے۔

"ارے ـــــ وہ شہلا۔" ـــــ فیاض کو اچانک شہلا یاد آ گئی۔ جس کے ساتھ وہ اس فیملی روم میں آیا تھا۔ اور وہ چونک کر کھڑا ہو گیا ـــــ شہلا کا کمرے میں نام و نشان بھی نہ تھا۔ البتہ تپائی پر شراب کی بڑی بوتل اور دو گلاس ابھی تک پڑے ہوئے تھے اور پھر فیاض کو گزری ہوئی ساری کہانی یاد آتی چلی گئی ـــــ اُسے یاد آ گیا کہ شہلا نے چیلنج کر کے اُسے ایک ہی سانس میں شراب

www.urdukorner.com

کی پوری بوتل پینے پر اکسایا گیا تھا۔ اور پھر وہ جوش میں بغیر پانی ملائے پوری بوتل چڑھا گیا تھا ـــــ اور ظاہر ہے اس کے بعد اُسے نشے میں دھت ہونا ہی تھا۔ فیاض کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا۔

"اس کا مطلب ہے شہلا نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے"

فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر قدم بڑھا کر وہ ملحقہ باتھ روم میں گھستا چلا گیا ـــــ اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ تو اُسے شہلا پر اور زیادہ غصہ آگیا۔ اس کے کپڑے سخت شکن آلود تھے۔ اور ان کپڑوں میں باہر جانا اپنا مذاق اڑوانا تھا ـــــ اس نے کپڑے اتارے اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت اس نے جلدی سے اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں ـــــ مگر جیبوں میں اس کا شناختی کارڈ اور رقم سمیت سب چیزیں بالکل محفوظ تھیں ـــــ اب اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آخر شہلا کا مقصد کیا تھا۔ کیا وہ صرف اُسے بے وقوف بنانا چاہتی تھی۔ یا وہ اس سے کوئی خاص بات پوچھنا چاہتی تھی ـــــ مگر جتنا وہ ذہن پر زور دیتا کہ اُسے شراب پینے کے بعد کی گفتگو یاد آجائے۔ مگر ذہن کی سلیٹ بالکل صاف تھی۔ آخر اس نے تنگ آکر ذہن پر زور دینا چھوڑ دیا ـــــ اور پھر اپنے کپڑوں کی جیبوں میں سے اپنا سامان نکال کر غسل خانے کی الماری میں رکھا۔ اور پھر کپڑے اٹھا کر باہر آگیا ـــــ اس نے بستر کی چادر اٹھا کر باندھ لی۔ گو اس نے انڈر ویئر پہن رکھا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے مناسب سمجھا کہ ویٹر کے آنے پر وہ انڈر ویئر میں نہ ہو ـــــ اور بستر کی چادر کمر میں

www.urdukorner.com

باندھ کر اس نے ویٹر کو بلانے کی گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا۔ اور ویٹر اندر داخل ہوا ۔۔۔۔ فیاض کو اس حالت میں دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گیا۔ اور اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی ۔۔۔ لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ فیملی روم میں وہ اس سے بھی بڑے تماشے دیکھ چکا تھا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ ویٹر نے سنجیدہ مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ لڑکی کس وقت گئی تھی" ۔۔۔۔ فیاض نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ تو جناب تھوڑی دیر بعد چلی گئی تھی اور مجھے کہہ گئی تھی کہ صاحب آرام کر رہے ہیں انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"

ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا سنو ۔۔۔ یہ لو دس روپے ۔۔۔ اور میرے کپڑے جا کر استری کرا لاؤ۔ باقی تم رکھ لینا" ۔۔۔۔ فیاض نے بڑے سخاوت بھرے لہجے میں کہا۔

"مگر سر ۔۔۔۔ ہمارے ہوٹل میں تو استری کرنے والا نہیں ہے" ۔۔۔۔ ویٹر نے دس روپے کا نوٹ لیتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں ہے ۔۔۔ یہ ہوٹل ہے یا یتیم خانہ" ۔۔۔۔ فیاض نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"بب ـــــ بہتر سر ـــــ میں نیچے جا کر خود استری کر لاتا ہوں جناب" ـــــ ویٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خود کر دیا کسی سے کرا لاؤ ـــــ مگر آؤ جلدی ـــــ اب میں زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتا" ـــــ فیاض نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ویٹر اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر تیزی سے دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"کروڑوں روپے ہوٹل پر لگا دیئے ہیں مگر ایک استری کرنے والا نہیں رکھ سکتے ـــــ ہونہہ" ـــــ فیاض نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

اور پھر اٹھ کر وہ دوبارہ غسل خانے میں گھس گیا۔ اس نے الماری میں موجود الیکٹرک ریزر سے ایک بار پھر شیو بنائی۔ کیوں کہ اُسے احساس ہو رہا تھا جیسے اس کی شیو بڑھ گئی ہو۔ شیو بنانے کے بعد اس نے نل کھولا ـــــ اور خوب زور شور سے نہانا شروع کر دیا۔ ٹھنڈے پانی کی پھواروں نے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی بوریت کی دبیز گرد اتارنی شروع کر دی ـــــ اور پھر وہ بڑے مزے سے نہاتا رہا۔ جب خوب دل بھر کر نہا چکا تو اس نے الماری سے نیا تولیہ نکالا اور جسم کو خوب رگڑ رگڑ کر صاف کرنا شروع کر دیا۔

اُسی لمحے اُسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ـــــ اور وہ سمجھ گیا کہ ویٹر کپڑے استری کرا کر لایا ہو گا۔

www.urdukorner.com

"صوفے پر رکھ دو اور جاؤ"۔۔۔ فیاض نے غسل خانے کے اندر سے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اطمینان سے الماری میں موجود پوڈر وغیرہ جسم پر چھڑک کر اس نے تولیہ وہیں ایک طرف بنے ہوئے ڈبے میں پھینکا۔۔۔ اور انڈر ویئر کے ساتھ دروازہ کھول کر وہ بڑے مطمئن انداز میں کمرے میں داخل ہوا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی۔۔۔ کیونکہ سامنے صوفے پر عمران میٹھا بڑی دلچسپ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"عم۔۔۔ عم۔۔۔ عمران تم۔۔۔ تم اور یہاں"۔ فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر لپک کر اس نے بستر کی چادر اٹھائی اور نچلے جسم پر لپیٹ لی۔

"خوب۔۔۔ تو یہ عیاشی ہے۔ میں بھی کہوں کہ میرے یار کی صحت کیوں خراب ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ آنکھوں کے گرد حلقے پڑتے جا رہے ہیں۔۔۔ چہرہ زرد ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ ہاتھوں میں رعشہ اور پیروں میں لرزش۔۔۔ اب پتہ چلا"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عیاشی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ وہ بھاگ گئی مجھے شراب پلا کر۔۔۔ وہ تمہاری حسینہ عالم۔۔۔ کہتے تھے اس سے دوستی لگاؤ"۔۔۔ فیاض نے جو اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھاگنا ہی تھا۔۔۔ جب تم نے اپنا رعشہ زدہ ہاتھ اس

www.urdukorner.com

کی طرف بڑھایا ہو گا۔ اور کنوئیں میں پڑے ہوئے ڈول کی طرح آنکھیں گھما ئی ہوں گی تو اس نے بھاگنا ہی تھا ——— ارے ہاں جلدی سے کپڑے پہن لو ڈیڈی آ رہے ہیں۔ انہیں اطلاع مل گئی ہے کہ فیاض وہاں عیاشی کر رہا ہے ——— مجھے تو بس اتنا ہی پتہ چلا تو میں بھاگا آیا کہ تمہیں ہوشیار کر دوں" ——— عمران نے فوراً پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— باپ رے ——— ارے کیا کہہ رہے ہو۔ مارا گیا۔ میرے کپڑے تو ویٹر استری کرنے لے گیا ہے"

فیاض نے بوکھلاہٹ میں ناچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سخت گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ارے یہ کیا غضب کر دیا تم نے ——— پھر ایسا کرو یوں ہی بھاگ چلو۔ لوگ ہی ہنسیں گے نا ——— کوئی بات نہیں۔ مگر ڈیڈی نے جو حشر کرنا ہے وہ تمہیں معلوم ہے" ——— عمران نے اُسے بڑے سنجیدہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ——— چلو چلو" ——— فیاض ——— فوراً ہی راضی ہو گیا۔ اس کی تو سر رحمان سے اس حالت میں سامنا کرنے کے تصور سے ہی روح فنا ہو رہی تھی ——— اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ مگر اب یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اُسی لمحے ویٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں استری شدہ کپڑے تھے ——— اور فیاض نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے کپڑے لئے اور پھر دوڑتا ہوا غسل خانے میں گھس گیا۔ اور

www.urdukorner.com

عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ ورنہ آج وہ انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بھری سڑک پر ننگا دوڑانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا ــــــ مگر ویٹر نے عین موقع پر ٹپک کر اس کا سارا پلان فیل کر دیا تھا۔

"بھاگ جاؤ اب" ــــــ عمران نے فیاض کے غسل خانے میں گھسنے کے بعد ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا ــــــ تھوڑی دیر بعد فیاض ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرتا غسل خانے سے نکلا۔

"آؤ عمران چلیں ــــــ کہیں سر رحمان نہ آ جائیں"

فیاض نے فوراً ہی بیرونی دروازے کا رخ کرتے ہوئے کہا۔

"اب آرام سے بیٹھ جاؤ ــــــ سر رحمان کو میں نے راستے میں ہی واپس بھیج دیا ہے۔ میں نے انہیں یاد دلا دیا تھا کہ انہوں نے دوپہر کو بلڈ پریشر کی دوا نہیں کھائی ــــــ اور ظاہر ہے اس کے بعد وہ کہاں آ سکتے تھے" ــــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوں ــــــ تو یہ بات ہے۔ تم مجھے اس طرح ننگا باہر نکال کر میرا مذاق اڑانا چاہتے تھے" "میں تمہیں دوست سمجھ رہا تھا مگر تم" ــــــ فیاض نے غصے سے نتھنے پھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے بھائی ــــــ میری بات تو سنو ــــــ مجھ سے تو پوچھو کہ میں کیسے آیا۔ بڑی مشکل سے تمہارا یہ فیملی روم ڈھونڈھا ہے بچاس روپے ٹیکسی کے بھرے ہیں۔ ایک گولی بالڈو میں کھائی

www.urdukorner.com

ہے۔ بیس روپے بیچ کے دیتے ہیں۔ اور تم الٹا ناراض ہو رہے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"گولی کھائی ہے ۔۔۔۔ ارے ہاں ۔۔۔۔ یہ تمہارے بازو پر پٹی تو بندھی ہوئی ہے۔ مگر کیا واقعی زخم بھی ہے۔ یا مجھ سے پیسے بٹورنے کا ڈرامہ ہے ۔۔۔۔ میں نے کوئی پیسہ نہیں دینا"

فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو سنو ۔۔۔۔ میری کار تباہ ہو گئی۔ جولیا کی کار الٹ گئی میری کار کے دو ٹائر برسٹ ہو گئے۔ اور آپ فرما رہے ہیں پیسے ہی نہیں دینا۔ بھائی ڈیتھ سرکل کے آٹھ مجرم ہلاک ہوئے ہیں اور سب تمہارے کھاتے میں ۔۔۔۔ ایک لاکھ روپے فی مجرم لوں گا۔ اس سے کم یہ بات نہیں بنے گی" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ آٹھ مجرم ڈیتھ سرکل کے ہلاک ہوئے ہیں۔ کہاں ہیں ان کی لاشیں اور کیسے ہلاک ہوئے"

فیاض نے ڈیتھ سرکل کا لفظ سنتے ہی اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکدم چمک سی ابھر آئی تھی۔

"ایک لاکھ روپے فی مجرم ۔۔۔۔ نکالو چیک ۔۔۔۔ جلدی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ پولیس انہیں اٹھا کر لے جائے۔ پھر ڈیڈی تسلیم نہیں کریں گے" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت ہے ۔۔۔۔ آٹھ لاکھ روپے تو بہت ہیں۔ اچھا ایسا

www.urdukorner.com

کرو۔ ایک ہزار روپے لے لو۔۔۔ چلو" ۔۔۔۔ فیاض نے برُا سا منہ بناتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"تمہاری مرضی ۔۔۔ بس دو ۔۔۔ میں ایکسٹو کو بیچ دیتا ہوں مجرم ۔۔۔ کیا کروں گزارا تو کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ارے ارے ٹھہرو ۔۔۔ اچھا یہ لو چار لاکھ کا چیک لکھ دیتا ہوں یقین کرو عمران ۔۔۔ آج کل قلاش ہو رہا ہوں ۔۔۔ دیکھو نہ ۔۔۔ تم میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو" ۔۔۔ فیاض نے جلدی سے جیب سے چیک بک نکالی اور عمران کی منت شروع کر دی۔

"اچھا ۔۔۔ چلو جلدی کرو ۔۔۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کس حاتم طائی سے واسطہ پڑا ہے۔ مفت ہی مجرم دے دیئے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور فیاض نے جلدی جلدی چیک لکھنا شروع کر دیا۔

فیاض کے ہاتھ سے چیک لے کر اس نے اس پہ ایک نظر ڈالی اور پھر اُسے بڑی احتیاط سے جیب میں ڈال لیا۔

"اب بتاؤ ۔۔۔ جلدی کرو کہاں ہیں مجرم" ۔۔۔ فیاض نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اس وقت تو میری جیب میں ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سور ۔۔۔ کمینے ۔۔۔ تم نے چیک لے لیا۔ نکالو میرا چیک"

www.urdukorner.com

فیاض نے یک دم غصے سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے شانتی بھائی۔۔۔ شانتی ۔۔۔ اوہ سوری شانتی تو مؤنث ہوتی ہے ۔۔۔ دھیرج بھائی دھیرج ۔۔۔ یار تم میں بس ایک ہی خامی ہے ۔۔۔ فوراً ہی اچھل پڑتے ہو"۔

عمران نے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کے لئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تم چیک نکالو ۔۔۔ مجھے نہیں چاہئیں مجرم"۔

فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی ۔۔۔ لیکن سوچ لو۔ پھر کہا تو پورے آٹھ لاکھ لوں گا۔ ایک بھی کم نہیں ہو سکے گا"۔ ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جیب سے چیک نکال کر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یار تم دوسروں کو مصیبت میں ڈال دیتے ہو۔ اب میں کیا کروں۔ دیکھو عمران ۔۔۔ میرے دوست سچ کہو۔ کیا واقعی مجرم ہلاک ہو گئے ہیں"۔ ۔۔۔ فیاض نے کچھ دیر تذبذب میں رہنے کے بعد کہا۔

"اچھا یار سنو ۔۔۔ فوراً ٹیلی فون اٹھاؤ۔ اور بیگم روڈ کے پولیس تھانے سے پوچھو۔ کہ ساحل سمندر پر جانے والی سڑک پر کچھ لوگ ہلاک ہوئے ہیں ۔۔۔ کسی نے اطلاع دی ہے۔ اچھا ٹھہرو ۔۔۔ میں خود بات کرتا ہوں"۔ ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر گھمائے۔

"یس ۔۔۔ انکوائری"۔ ۔۔۔ دوسری طرف سے فوراً ہی

www.urdukorner.com

جواب ملا۔

"بیگم روڈ پولیس اسٹیشن" ــــ عمران نے کہا۔ اور آپریٹر نے فوراً ہی مطلوبہ نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ بیگم روڈ پولیس اسٹیشن" ــــ دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"فیاض سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"

عمران نے فیاض کے لہجے میں بڑے تحکمانہ انداز میں کہا۔

اور فیاض بالکل اپنا ہی لہجہ سن کر دھیرے سے مسکرا دیا۔

"یس سر ــــ یس سر ــــ فرمائیے سر" ــــ دوسری طرف سے بولنے والا ایک دم گھبرا گیا۔

"تم لوگ کیا کرتے رہتے ہو۔ ساحل سمندر روڈ پر مجرموں نے آفت برپا کر دی ــــ میں نے اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اکیلے ہی آٹھ مجرموں سے خوفناک جنگ لڑی مشین گنیں چلتی رہیں اور تم سوئے رہتے ہو" ــــ عمران نے لہجے کو انتہائی غضب آلود کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ اوہ ــــ آپ اس واقعے کی بات کر رہے ہیں۔ جہاں کاریں الٹی ہوئی ہیں۔ اور غیر ملکیوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں" ــــ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"سر — انچارج صاحب کو تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے وہ فورس لے کر وہاں گئے ہیں" — بولنے والے نے جواب دیا۔

"سنو — وہاں اعلیٰ افسران پہنچنے والے ہیں۔ تم جا کر اپنے انچارج کو کہو کہ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے — میں بھی پہنچ رہا ہوں" — عمران نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یس سر — یس سر — میں ابھی اطلاع دیتا ہوں سر" بولنے والے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے" — عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اب یقین آگیا تمہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور فیاض کا چہرہ مسرت سے کھِل اٹھا۔ اس نے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سن لی تھی — اور اس میں غیر ملکیوں کی لاشوں کا ذکر تھا۔

"اب مجھے جلدی سے ساری بات بتاؤ۔ تاکہ میں سر رحمان کو بتا سکوں — جلدی کرو" — فیاض نے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کہانی — تو تمہارا کیا خیال ہے میں نے کوئی فلمی سٹوری لکھی ہے" — عمران نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے — میرا مطلب تھا کہ ہوا کیا۔ تفصیل بتاؤ" فیاض نے گھبرا کر کہا۔ ظاہر ہے اس موقع پر وہ عمران کو ناراض نہ کر سکتا تھا۔

www.urdukorner.com

"اچھا ـــ تفصیل بتاؤں ـــ مگر فیاض صاحب ـــ تفصیل مفت تو نہیں مل جاتی۔ آج کل تو مختصر کے بھی پیسے لیتے ہیں بھائی کمرشل دور ہے ـــ اور پھر تم جانتے ہو۔ میں تو بے کار سا آدمی ہوں۔ میرا تو گزارا اسی مختصر اور تفصیل بیچنے پر ہے" ـــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چار لاکھ روپے لے کر بھی تمہارا پیٹ نہیں بھرا۔ پچاس ہزار روپے پہلے ہی ایڈوانس کے نام پر مار چکے ہو ـــ جلدی بتاؤ۔ اب مزید ایک پیسہ بھی نہیں مل سکتا" ـــ فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ـــ ناراض کیوں ہوتے ہو۔ چلو ایک بات مان جاؤ۔ فلیٹ کا کرایہ دس سال تک معاف کر دو ـــ معاف کر دو نا یار ـــ ویسے بھی تمہیں کون سا وصول ہوتا ہے۔ بس میرے سر سے قرض اتر جائے گا۔ میں آخرت میں سرخرو ہو جاؤں گا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور فیاض غصے کے باوجود ہنس پڑا۔

"اچھا بھئی معاف کیا ـــ تم پکے سور ہو ـــ کوئی نہ کوئی شق نکال ہی لیتے ہو" ـــ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو سنیئے جناب ـــ پکے سور صاحب ـــ ویسے ایک بات ہے یار۔ تمہیں بچانے کے لئے تو ہزاروں ٹن کوئلہ لگ جائے گا۔ حکومت کا سراسر نقصان ہے" ـــ عمران کا ذہن ایک بار پھر ٹیڑھی بدل گیا۔

www.urdukorner.com

"تم تفصیل بتاؤ ــــ فضول باتیں مت کرو" ــــ فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ سور پکانا فضول بات ہے اور وہ بھی تم جیسا ــــ کمال کرتے ہو۔ یہاں لاکھوں ٹن کوئلہ جلانے کی بات ہو رہی ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ" ــــ عمران بھلا کہاں فیاض کے قابو میں آنے والا تھا۔

"اچھا ــــ اچھا سن لیا۔ تم سور نہیں ہو۔ بھیڑیئے ہو ــــ گیدڑ ہو ــــ شیر ہو ــــ چیتے ہو ــــ اب بتا بھی دو" ــــ فیاض جھنجھلاہٹ کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔

اور اب عمران کو معلوم تھا کہ مزید اُسے تنگ کیا گیا تو وہ عمران پر ہی جھپٹ پڑے گا ــــ یا اپنا سر دیوار میں دے مارے گا۔

"سنو ــــ تم نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ فردوس ہوٹل کے منیجر کی لڑکی شہلا ڈیتھ سرکل کی رکن ہے ــــ اور وہ ٹرنکورا ہوٹل میں ایک غیر ملکی راجر سے ملنے گئی۔ تم اس کے تعاقب میں گئے۔ وہاں سے شہلا اور راجر نے تمہیں بے بس کر دیا اور تمہیں پستول کے زور پر اغوا کر کے ساحل سمندر کے ایک ویران علاقے میں لے گئے وہ وہاں تمہیں قتل کر دینا چاہتے تھے ــــ مگر تم نے اپنی جرأت اور ہمت سے پانسہ پلٹ دیا اور وہ تمہیں وہیں چھوڑ کر کار میں بھاگنے پر مجبور ہو گئے ــــ تم ساحل سمندر پر واپس آئے۔ تو وہاں تمہیں عمران کی کار کھڑی نظر آ گئی۔ تم نے فوراً وہ کار اڑائی اور مجرموں کا تعاقب شروع کر دیا ــــ ساحل سمندر کو جانے والی سڑک پر مجرموں کے ساتھیوں نے تمہیں ایک بار پھر گھیر لیا۔

www.urdukorner.com

انہوں نے تمہاری یعنی عمران کی کار پر فائرنگ کی۔ اور تمہاری کار سڑک کے کنارے موجود ایک گہرے گڑھے میں گر گئی ـــــ مگر تم کار کے گرنے سے پہلے ہی چھلانگ لگا چکے تھے۔ اتنے میں ایک اور کار وہاں پہنچ گئی۔ مجرموں کی ایک اور کار بھی آگئی ـــــ مجرموں نے آنے والی کار کو میرے ساتھیوں کی کار سمجھا۔ اور اُسے تباہ کر کے الٹ دیا۔ وہاں زبردست جنگ ہوئی اور تمہارے ہاتھوں ایک کے سوا باقی سارے مجرم ہلاک ہو گئے ـــــ ایک مجرم کار لے کر بھاگ نکلا اور تم آنے والی کار جو کسی عام آدمی کی تھی کی طرف دوڑ پڑے۔ تاکہ اس شریف آدمی کو بچایا جا سکے۔ جو خواہ مخواہ لپیٹ میں آگیا تھا ـــــ یہ کوئی غیر ملکی خاتون تھی۔ جو تمہارے پہنچنے سے پہلے ہی الٹی ہوئی کار سے نکل کر بھاگ پڑی ابھی تم اُسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ مجرم جو کار لے کر بھاگ گیا تھا۔ اس نے کار موڑ کی دوسری طرف روکی اور چپکے سے واپس آگیا اور اس نے تم پر فائر کھول دیا ـــــ مگر تم پہلے سے چوکنا تھے۔ تم نے اُسے بھی قلا بازی کھاتے ہوئے گولی مار دی ـــــ اور پھر مجرموں کی کار لے کر تم فوراً ساحل سمندر پر پہنچے۔ اس کار کو وہیں چھوڑا۔ اور اس ہوٹل میں آ کر یہاں سے پولیس کو فون کیا اور پھر واپس ٹیکسی میں موقعہ واردات پر پہنچ گئے" ـــــ عمران نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ مزہ آگیا ـــــ اب میں دیکھتا ہوں سر رحمان کیسے میری صلاحیتوں کے قائل نہیں ہوتے ـــــ آدمی میرے

www.urdukorner.com

ساتھ"۔۔۔۔ فیاض نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا تھا۔

"ارے۔۔۔ مجھے ساتھ مت لے جاؤ۔ ورنہ کام خراب ہو جائے گا۔۔۔ ارے ہاں سنو۔۔۔ اگر ڈیڈی نے پوچھ لیا کہ وہ شہلا اور راجر کہاں ہیں تو پھر"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ہاں۔۔۔ ان کے متعلق تو میں بھول گیا"۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سنو۔۔۔ تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم کسی پروفیسر گھوش کے کہنے پر ان غیر ملکی انجینئروں پر جا چڑھے تھے۔ اور پھر ڈیڈی نے تمہاری سخت بے عزتی کی تھی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ہاں۔۔۔ یاد ہے۔۔۔ اچھی طرح یاد ہے۔ میرا بس چلے تو میں ان غیر ملکی انجینئروں کا گلہ گھونٹ دوں"۔۔۔ فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو خوش ہو جاؤ دوست۔۔۔ تم بھی کیا یاد کرو گے ان پر صحیح طور پر ہاتھ ڈالنے کا وقت آگیا ہے۔ ساری بے عزتی عزت میں تبدیل ہو جائے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سچ کہہ رہے ہو۔۔۔ مزہ آگیا۔۔۔ واقعی مزہ آگیا۔ اب سر رحمان کو پتہ چلے گا کہ فیاض نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں وہ سپرنٹنڈنٹ ہے گھسیارہ نہیں"۔۔۔ فیاض نے بے پناہ

www.urdukorner.com

مسرت کے دباؤ سے ناچنا شروع کر دیا۔

"مگر مجھے مزہ نہیں آ رہا ۔۔۔ اب تم خود سوچو مہنگائی کے اس دور میں ساڑھے چار لاکھ میں کیا خاک مزہ آئے گا" ۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو عمران ۔۔۔ تم ان غیر ملکی انجینئروں کو پکڑوا دو۔ میں تمہیں ایک لاکھ اور دوں گا۔ ایمان سے دوں گا"

فیاض نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ مگر جوش میں آنے کے باوجود وہ ایک لاکھ سے اوپر نہ بڑھا تھا۔

"ہونہہ ۔۔۔ ایک لاکھ میں مزہ لینے چلے ہیں بھائی۔ یہ منہ اور مسور کی دال ۔۔۔ اب تو جناب آٹھ لاکھ روپے میں مسور کی دال صرف دیکھنے کو ملتی ہے ۔۔۔ صرف دیکھنے کو"

عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ تم جتنے پیسے کہو گے میں دوں گا۔ میں اپنا سارا بینک بیلنس تمہارے حوالے کر دوں گا۔ بس تم کسی طرح اس غیر ملکی انجینئر پہ ہاتھ ڈلوا دو" ۔۔۔ فیاض نے جلد ہی سے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل یہ گا ۔۔۔ گے ۔۔۔ گی ۔۔۔ جیسے الفاظ قطعی پسند نہیں ہیں۔ جو سودا ہو وہ نقد ہونا چاہئے۔ چاہے تم آٹھ لاکھ میں سے دس روپے کم دے دو لیکن دو نقد" ۔۔۔ عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مگر آٹھ لاکھ ۔۔۔ یار میں نے کوئی بنک لوٹ رکھے ہیں

www.urdukorner.com

میری تنخواہ ہی کتنی ہے۔ اور پھر گھر کا خرچہ ــــ تم اچھی طرح جانتے ہو"ــــ فیاض نے ایک بار پھر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو سناؤں بنکوں میں تمہارے اکاؤنٹس کی تفصیل۔ اکاؤنٹ نمبر بھی اور وہ جعلی نام بھی۔ جن ناموں سے تم نے اکاؤنٹ کھول رکھے ہیں اور رقم بھی ــــ بولو ــــ یا پھر ڈیڈی کو لکھ کر بھیج دوں خود ہی انکوائری کرتے پھریں گے۔ ساتھ ہی ان جواخانوں۔ ہوٹلوں کیفوں اور منشیات کے سمگلروں کے ناموں کی فہرست بھی ہو گی۔ جہاں سے دولت کی یہ آبشار بہہ رہی ہے"ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہی ــــ ہی ــــ ہی ــــ تم تو میرے دوست ہو۔ میرے بھائی ہو۔ یہ لو چیک ــــ بس میری جان چھوڑ دو"ــــ فیاض نے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔ اور جلدی سے چیک بک نکال کر اس نے چیک بھرا اور عمران کی طرف بڑھا دیا ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے دوسرا چیک لیا اور اُسے جیب میں ٹھونستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو ــــ ان لاشوں وغیرہ سے فارغ ہو کر میرے فلیٹ میں آجانا وہاں سے ان غیر ملکی انجنیئر کے پاس چلیں گے خوب تماشا ہو گا"ــــ عمران نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں ہی اکٹھے باہر آگئے۔ فیاض نے ویٹر سے بل لیا اُسے بل ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ٹپ بھی

www.urdukorner.com

دی اور پھر وہ ہوٹل سے باہر آ گئے۔

"اچھا جاؤ ——— اور سنو ——— میرے فلیٹ پر آ جانا۔ جلدی کہیں ایسا نہ ہو کہ مجرم فرار ہو جائیں اور مجھے چیک واپس کرنا پڑے" ——— عمران نے کہا۔ اور فیاض سر ہلاتا ہوا تیزی سے ہوٹل کے باہر موجود ایک ٹیکسی کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ کیونکہ گو اس نے فیاض کو تفصیل بتا دی تھی ——— لیکن پھر بھی تفصیل میں ایسے خلا موجود تھے کہ سر رحمان نے جیسے ہی جرح شروع کی فیاض نے بغلیں جھانکنا شروع کر دینا ہے ——— اور سب سے بڑی بات تو فیاض کا لباس تھا تازہ تازہ استری کیا ہوا۔ اب سر رحمان بچے تو نہیں تھے کہ ان کی نظر فیاض کے لباس پر ہی نہ پڑتی۔ کہ اتنے بڑے ہنگامے کے بعد بھی فیاض بے شکن لباس اور نہایا دھویا پوڈر لگائے کنگھی دیئے کھڑا ہے ——— بہرحال اس نے تو بڑے پر خلوص سے فیاض کو سب کچھ بتا دیا تھا اب اس کی قسمت۔

عمران یہی سوچتا ہوا آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اُسے ایک ٹیکسی مل گئی ——— اور اس نے اُسے اپنے فلیٹ کا پتہ بتایا اور ساتھ ہی اُسے ہدایت کر دی کہ وہ دوسری سڑک سے چلے وہ راستے میں رکنا یا سر رحمان کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔

www.urdukorner.com

عمران فلیٹ میں پہنچتے ہی تیزی سے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا ___ کیوں کہ سلیمان نے دروازہ کھولتے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ مخصوص کمرے میں اس کے نام پیغام موجود ہیں ___ عمران نے کمرے میں پہنچ کر ٹیلی فون سے منسلک آٹومیٹک ٹیپ چلا دیا۔ دانش منزل کی طرح اس نے یہاں بھی یہی سسٹم اپنا رکھا تھا کہ جب عمران نہ ہوتا تو وہ ٹیپ کا بٹن آن کر دیتا اور گھنٹی بجتے ہی ٹیپ کے ساتھ آٹومیٹک آلہ اپنے مشینی بازو کی مدد سے رسیور کریڈل سے ہٹا دیتا ___ اور پھر فون کرنے والے کو یہ ٹیپ سنائی دیتا کہ ایکسٹو موجود نہیں ہے۔ پیغام ٹیپ کرا دیا جائے۔ اور اس کے بعد ٹیپ خود بخود چلنا شروع ہو جاتا۔ جب دوسری طرف سے پیغام نوٹ کرا دیا جاتا تو ٹیپ بند ہو جاتا ___ اور مشینی بازو رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیتا ___ اس طرح

www.urdukorner.com

اس کی عدم موجودگی میں آنے والے ٹیلی فون خود بخود ٹیپ میں محفوظ ہو جاتے ۔

عمران نے جیسے ہی ٹیپ کا بٹن آن کیا۔ جولیا کی آواز ابھری۔

"میں جولیا بول رہی ہوں سر ــــــ ساحل سمندر کے پبلک فون بوتھ سے ــــــ آپ کی ہدایت پر میں عمران کے فلیٹ پر پہنچی تو عمران کار میں سوار ہو کر جا رہا تھا..........." ــــــ جولیا نے پوری تفصیل سے غیر ملکیوں کے ساتھ جھڑپ کی پوری کہانی سنا ڈالی تھی۔

اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ عمران اُسے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ مجرموں کی کار جس پہ عمران گیا تھا ساحل سمندر پر کھڑی ہے ــــــ جب کہ عمران خود غائب ہے۔

عمران نے ٹیپ بند کیا اور پھر اُسے صاف کرنے والا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں میں ہی ٹیپ صاف ہو گیا ــــــ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــــ میری رپورٹ آپ نے سن لی ہوگی"۔ جولیا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"میں نے سن لی ہے۔ کار کی فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو کر تمہارے پاس پہنچ جائے گی ــــــ لیکن تم نے پھر غلطی کی کہ عمران کی نگرانی

www.urdukorner.com

چھوڑ دی "۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب ۔۔۔ وہ باتیں ہی ایسی کرتا ہے کہ مجھے غصہ آجاتا ہے۔ وہ آپ کی بے عزتی کھلے عام کرتا ہے۔ اور مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ۔۔۔۔ اس لئے میں اس کی کار سے اتر آئی تھی۔ اور وہ کار لے کر بھاگ گیا"۔۔۔۔۔ جولیا نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"سنو جولیا ۔۔۔۔ عمران جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ تم لوگوں کو غصہ آجائے۔ وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کو جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا مزاج ٹھنڈا ہونا چاہئے ۔۔۔۔ لیکن ہر بار تم جذباتی ہو جاتی ہو۔ آخر وجہ کیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ خاصا سخت ہو گیا تھا۔

"بب ۔۔۔ باس ۔۔۔۔ وہ آپ کے متعلق بڑی گھٹیا باتیں کرتا ہے اس لئے ۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔ جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو اس کے باتیں کرنے سے میری ذات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کیا میرا قد گھٹ جاتا ہے ۔۔۔۔ اختیارات کم ہو جاتے ہیں۔ صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ آخر ہوتا کیا ہے۔ ایک شخص اگر باتیں کرتا ہے تو کرتا رہے۔ تمہیں اپنی ڈیوٹی کو مدنظر رکھنا چاہئے ۔۔۔۔ کل کو اگر کوئی مجرم گھٹیا باتیں کرنا شروع کر دے تو تم اسے چھوڑ کر واپس فلیٹ پر آجاؤ گی ۔۔۔۔ کیا اسی بات کی ٹریننگ دی ہے میں نے تم لوگوں کو"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ لمحہ بہ لمحہ کرخت ہوتا

www.urdukorner.com

چلا گیا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ معافی چاہتی ہوں باس "۔۔۔ جولیا کا لہجہ ایک بار پھر رو دینے والا ہو گیا۔

"ایک بار پھر تمہیں معاف کیا جا رہا ہے ۔ مگر اس بار کان کھول کر سن لو ۔۔۔ اب اگر تم نے جذبات میں آکر فرائض سے کوتاہی کی تو عبرت ناک سزا دوں گا "۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کریڈل دبا دیا۔

اُسے نجانے کیوں جولیا کو رُلا کر لطف آتا تھا۔ اس لئے جان بوجھ کر وہ ہر دفعہ کسی نہ کسی بہانے اُسے ڈانٹ دیتا تھا۔

کریڈل دبا کر عمران نے ایک بار پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"سلطان سپیکنگ "۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز گونجی۔ وہ چونکہ کوٹھی جا چکے تھے۔ اس لئے پی۔ اے کی بجائے انہوں نے براہِ راست فون اٹھا لیا تھا۔

"سر سلطان کہیئے۔ جناب ۔۔۔ سر کے بغیر تو سلطان کسی کام کا نہیں رہتا۔ وہ تاج کیا اپنے پیروں پہ رکھ کر سلطانی کرے گا "۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ عمران بیٹے تم ۔۔۔ سناؤ کیا ہو رہا ہے "۔ سر سلطان نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونا کیا ہے ۔۔۔ مغلی اور قلاشی کے خلاف جدوجہد ہو رہی

www.urdukorner.com

ہے۔ آپ تو مجھے سیکرٹ سروس میں شامل ہی نہیں کرتے۔ کہ چلو تھوڑی بہت تنخواہ کا آسرا ہی ہو جائے ——— ادھر ڈیڈی ہیں کہ ساری جائیداد پہ کوبرا سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ادھر سلیمان ہر وقت میری جان کھاتا رہتا ہے ——— چینی کسی دکان سے چوری کر کے لا دیتا ہوں تو چائے ختم ہو جاتی ہے وہ اڈا کر لاتا ہوں تو دودھ نہیں ہوتا ——— کم بخت خود تو کوشش ہی نہیں کرتا۔ کہتا ہے میں باورچی ہوں شاپ لفٹر نہیں۔ اب آپ ہی بتائیے۔ کہ آخر مفلسی اور قلاشی دور ہو تو کیسے ہو" ——— عمران نے اپنا راگ الاپنا شروع کر دیا۔

"پھر آخر کس کی شامت آئی ہے مفلسی دور کرنے کے لئے"

سر سلطان نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"لے دے کے ایک ہمارا یار رہ گیا سو پر فیاض بے چارہ نیک آدمی ہے ——— کبھی کبھار قرض حسنہ بلکہ قرض حُسنہ دے دیتا ہے۔ گزارہ چل ہی رہا ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور سر سلطان کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ عمران کس طرح فیاض کو اُلّو بنا کر اس سے رقم اینٹھ لینے میں ماہر ہے۔

"بس آپ ہنستے رہئیے ——— آپ کا کیا ہے ——— حکومت سے بڑی بھاری تنخواہ مل جاتی ہے۔ باقی سہولتیں مفت۔ بس بیٹھے ہنستے رہیے ——— کام کرے بے چارہ عمران ——— مجرموں سے لڑے تو بے چارہ عمران ——— اور بھوکا مرے تو بے چارہ عمران"

www.urdukorner.com

عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ـــــ مجرموں کی بات پر مجھے یاد آگیا۔ ابھی سر رحمان کا فون آیا تھا کہ فیاض نے ڈیتھ سرکل کے مجرموں کا سراغ لگا لیا ہے۔ اور ایک جھڑپ میں آٹھ مجرم ہلاک دیئے ہیں ـــــ اور بس اس تنظیم کے سرغنے ہاتھ آنے ہی والے ہیں۔ سر رحمان بڑے خوش تھے۔ فیاض کی خداداد صلاحیتوں کی بڑی تعریف کر رہے تھے" ـــــ سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" بالکل لگا لیا ہوگا ـــــ دولت سے کیا نہیں ہو سکتا۔ پیسہ پاس ہو تو مجرم بھی خریدے جا سکتے ہیں۔ بلکہ مجرموں کی لاشیں بھی خریدی جا سکتی ہیں۔ مسئلہ تو سارا پیسے کا ہے" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ اب میری سمجھ میں ساری بات آ گئی۔ تو تم مفلسی اور قلاشی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہو۔ میں بھی کہوں کہ فیاض اکیلا اور آٹھ مجرم ـــــ اور آٹھوں مجرم ہلاک ہو جائیں۔ واقعی پیسہ سب کچھ کرا سکتا ہے۔ کتنے پیسے کمائے" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کہاں کمائے ہیں ـــــ جولیا کی کار کا ستیاناس ہوا۔ میری کار کا کباڑا ہوا۔ اور رقم کتنی کمائی صرف بارہ لاکھ روپے اور وہ بھی بصورت چیک ـــــ ہو نہ ہو ـــــ کاغذ کے دو حقیر ٹکڑے" عمران نے جواب دیا۔

" بارہ لاکھ روپے ـــــ کیا یہ سچ ہے ـــــ مگر فیاض کے پاس

www.urdukorner.com

اتنی رقم کہاں سے آگئی۔ نہیں ــــــ تم مذاق کر رہے ہو"۔ سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

"آپ حکم کریں میں آپ کو بارہ کروڑ روپے کا چیک دے سکتا ہوں۔ دو پیسے کی سیاہی بھی خرچ نہیں آتی"۔ ــــــ عمران نے فوراً ہی پٹڑی بدلتے ہوئے کہا۔

وہ بات تو کر بیٹھا تھا۔ لیکن اب اُسے سنبھالنا پڑ گیا۔ کیوں کہ سر سلطان کے متعلق وہ جانتا تھا کہ وہ ایسے معاملات میں سخت اور بے لچک رویہ رکھتے ہیں ــــــ انہوں نے فوراً فیاض کی انکوائری شروع کرا دینی تھی اور غریب فیاض نے مارا جانا تھا۔

"اچھا اچھا ــــــ تو یہ بات ہے۔ بس زبانی ہی جمع خرچ ہوتا رہتا ہے۔ میں بھی کہوں کہ اتنی رقم فیاض کے پاس کہاں سے آگئی"۔ ــــــ سر سلطان نے اس بار نرم لہجے میں جواب دیا اور عمران نے یوں سر پہ ہاتھ پھیرا جیسے بلا ٹلنے پر شکرانہ ادا کر رہا ہو۔

"آپ کو میرے خیال میں ابھی تک وہ بے عزتی تو نہیں بھولی ہو گی جو آپ کو اور ڈیڈی کو ان غیر ملکی انجینئروں کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑی تھی"۔ ــــــ عمران نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ــــــ اس کی بات تو میں نے تم سے کرنی تھی۔ فیاض نے زبردست حماقت کی ہے۔ اور ہو سکتا ہے اس کا نتیجہ ملک کے لئے زبردست نقصان دہ نکلے ــــــ ابھی تک تو

www.urdukorner.com

کوئی رپورٹ ہوئی نہیں۔ لیکن ہو گی یقیناً ـــــ اس سلسلے میں کوئی راستہ نکالو۔ میں تو بے حد پریشان ہوں“
سر سلطان نے جواب دیا۔

”آپ فکر نہ کریں ـــــ اب رپورٹ ہو گی بھی نہیں۔ بس فیاض ذرا آٹھ مجرموں کی لاشوں سے فارغ ہو جائے۔ پھر وہ آپ کی اور ڈیڈی کی بے عزتی کا گن گن کر بدلہ چکائے گا“ ـــــ عمران نے کہا۔

”ارے بیٹے ـــــ اُسے سمجھاؤ۔ دوبارہ ایسی حماقت نہ کرے۔ وہ تو پاگل ہے۔ اب اگر کوئی ایسی بات ہو گئی تو پھر بات کسی صورت نہیں سنبھالی جا سکے گی“ ـــــ سر سلطان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں ـــــ فیاض بڑا عقل مند اور ذہین آدمی ہے بس ذرا جلد باز ہے۔ مگر اب وہ جلد بازی نہیں کرے گا“
عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہرحال اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں ـــــ تم بہتر جانتے ہو“ ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

”او۔ کے ـــــ بس میں نے یہی بتانے کے لئے ٹیلی فون کیا تھا کہ فیاض آپ کی بے عزتی پر سخت پریشان ہے۔ اور اب بدلہ چکانے ہی والا ہے“ ـــــ عمران نے کہا۔

”اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے وہ لوگ واقعی مجرم ہیں۔ اس پروفیسر کی اطلاع غلط نہ تھی“ ـــــ سر سلطان نے کہا۔ وہ

www.urdukorner.com

عمران کی باتوں سے اصل مسئلہ سمجھ گئے تھے۔

"دیکھئے ـــــ بات تو ثبوت کی ہے۔ وہ جلد ہی مل جائے گا۔ اچھا بائی بائی ـــــ اور ہاں ـــــ آپ کی بے عزتی کا بدلہ کتنے میں پڑنا چاہیئے۔ آخر سیکرٹری وزارت خارجہ کی بے عزتی کا بدلہ لینا ہے کوئی مذاق تو نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اب تم نے قیاص کے ساتھ ساتھ مجھے بھی بلیک میل کرنا شروع کر دیا ہے۔ شیطان کہیں کے" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ واقعی لوگ سچ کہتے ہیں۔ ان تلوں میں تیل نہیں ہے۔ تیل تو ایک طرف ـــــ تل ہی کھانے کو نہیں ملتے" ـــــ عمران نے کہا۔

اور پھر خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر الماری سے نکالا اور اس کی فریکوئنسی سیٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ ـــــ ٹائیگر ہیلو اوور"

عمران نے بٹن آن کرتے ہی بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر سپیکنگ باس اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ـــــ کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــ عمران

www.urdukorner.com

نے پوچھا۔

"جناب ـــــ باقی غیر ملکی تو وہیں اسی عمارت میں ہیں البتہ وہ ادھیڑ عمر غیر ملکی گلشن کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ چکا ہے۔ کوٹھی نمبر ایک سو دس ـــــ اس وقت بھی وہ اسی کوٹھی میں موجود ہے میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آیا ہوں اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کوٹھی میں کون ہے اوور" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے جھانکنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے وہاں صرف ایک کار کھڑی نظر آئی ہے۔ آدمی کوئی نہ تھا ـــــ باہر کوئی بورڈ بھی موجود نہیں ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میں اندر داخل ہو جاؤں اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ـــــ تم بس نگرانی کرو۔ ہو سکتا ہے میں سوپر فیاض کے ساتھ خود ہی چیکنگ کے لئے آؤں اوور" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب ـــــ اگر وہ ادھیڑ عمر غیر ملکی واپس چلا جائے تو کیا میں اسے چھوڑ دوں اوور" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ تم اس کے ساتھ ہی رہنا اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ میں سمجھ گیا اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے جواب دیا اور پھر ٹرانسمیٹر بند

www.urdukorner.com

کر کے وہ اٹھا۔ کپڑے تبدیل کئے اور پھر سلیمان کو چائے لانے کا کہہ کر وہ ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ اُسے اب فیاض کا انتظار تھا۔

"یہ گھر ہے یا ہوٹل ــــ جب دیکھو چائے مانگ رہے ہیں آپ۔ چائے صرف ناشتے میں مل سکتی ہے بس" ــــ سلیمان نے آکر بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بے حد خشک تھا۔ جب کہ عمران کو معلوم تھا کہ وہ کیتلی چولہے پر رکھ کر ہی آیا ہو گا۔

"ہوٹل بنا لو تو فائدے میں رہو گے ــــ ایک پیالی چائے کے بارہ لاکھ روپے مل سکتے ہیں" ــــ عمران نے جیب سے فیاض کے دیئے ہوئے دونوں چیک نکال کر بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بارہ لاکھ روپے" ــــ سلیمان نے جلدی سے چیکوں پر جھپٹا مارا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹیں بکھرتی چلی گئیں۔

"اپنے سوپر فیاض کے چیک ہیں ــــ واہ واہ ــــ یہ بات ہوئی نا جناب کتنی چائے چاہیئں۔ آپ بس حکم فرما دیا کریں چائے کی کوئی کمی نہیں ہے" ــــ سلیمان نے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"بس ایک ہی پلا دو ــــ اللہ بھلا کرے گا" ــــ عمران نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان تیزی سے واپس مڑ گیا۔

www.urdukorner.com

راجر بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ ٹونی کی طرف سے کوئی جواب نہ آ رہا تھا ـــــ جب کہ ٹونی کو مشن پہ نکلے کافی دیر ہو چکی تھی۔ اب تک کوئی نہ کوئی رپورٹ آ جانی چاہیئے تھی ـــــ اس نے ایک دو بار ٹرانسمیٹر کال کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ لیکن دوسری طرف سے رابطہ ہی نہ مل سکا تھا ـــــ اچانک ٹہلتے ٹہلتے اُسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف لپکا اور اس نے تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ ٹرنکورا ہوٹل" ـــــ دوسری طرف سے ایک سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"میں راجر بول رہا ہوں ـــــ روم نمبر چھپن دوسری منزل میرے نام کوئی کال تو نہیں آئی" ـــــ راجر نے سخت لہجے

www.urdukorner.com

میں پوچھا۔

"جناب ——— دو کالیں آ چکی ہیں۔ دونوں بار کوئی پروفیسر ڈنکن بات کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب بھی آپ آئیں آپ کو یہ پیغام دے دیا جائے کہ آپ ان سے فوراً بات کر لیں" ——— دوسری طرف سے جواب ملا۔

"اوہ ——— تھینک یو" ——— راجر نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ——— پروفیسر ڈنکن سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے پروفیسر ڈنکن کی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں پروفیسر" ——— راجر نے کہا۔

"اوہ راجر ——— میں نے ایک ضروری بات کرنی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرا ایک ساتھی ساحل سمندر سے واپس آیا ہے۔ اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے کہ ساحل سمندر سے شہر آنے والی سنسان سڑک پر پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام اکٹھے ہیں ——— وہاں دو کاریں بھی تباہ ہوئی پڑی ہیں اور آٹھ غیر ملکیوں کی لاشیں موجود ہیں ——— اور خاص بات یہ ہے کہ وہ انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اور وہ ڈائریکٹر جنرل جس نے ہماری کوٹھی پر چھاپہ مارا تھا وہاں موجود تھے" ——— پروفیسر ڈنکن نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ ——— آٹھ غیر ملکیوں کی لاشیں ——— اوہ کہیں وہ ٹونی اور اس کے ساتھی نہ ہوں ——— مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

www.urdukorner.com

ٹوڈی اتنا لاپرواہ یا آسان تسکار تو نہیں ہے"۔۔۔۔ راجر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ تمہارے ساتھی نہ ہوں۔ لیکن مجھے بھی شک پڑا تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر تم ملے ہی نہیں ۔۔۔۔ اب تم ٹرنکورا ہوٹل سے بول رہے ہو"۔ پروفیسر ڈنکن نے کہا۔

"نہیں پروفیسر ۔۔۔۔ میں نے ٹرنکورا ہوٹل چھوڑ دیا ہے۔ وہاں خطرہ ہے۔ میں یہاں گلشن کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہوں۔ پروفیسر ۔۔۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ موقع پر جا کر خود سلسلہ معلومات کریں اور پھر مجھے بتائیں"۔۔۔ راجر نے کہا۔

"میں خود تو وہاں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ مجھے وہ لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں ۔۔۔ اور پھر پہلے بھی وہ ہم پر شبہ کر چکے ہیں۔ البتہ میں اپنے ایک ساتھی کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ پتہ کر آئے گا"۔ پروفیسر ڈنکن نے جواب دیا۔

"چلو ۔۔۔ ایسا ہی کریں۔ اُسے کہیں کہ وہ لاشیں دیکھ لے کسی طرح صحافی بن کر چلا جائے ۔۔۔ اگر ان میں ایسی لاش موجود ہے جس کے چہرے پر دائیں طرف زخم کا گہرا سا نشان ہے تو پھر وہ یقیناً ٹوڈی ہوگا ورنہ نہیں ۔۔۔ مگر مجھے فوراً اور جلد از جلد رپورٹ چاہیے"۔۔۔ راجر نے کہا۔

"مگر تمہیں رپورٹ کہاں کی جائے۔ ٹرنکورا ہوٹل تو تم چھوڑ چکے ہو۔ جہاں سے اب بول رہے ہو وہاں کا ٹیلی فون نمبر دے دو"۔

www.urdukorner.com

پروفیسر نے کہا۔

" آپ فون کو چھوڑیں ـــــ آپ خود یہاں میرے پاس آجائیں۔ ہو سکتا ہے مجھے آپ کی ضرورت پڑ جائے۔ گلشن کالونی کوٹھی نمبر ایک سو دس " ـــــ راجر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں آجاؤں گا ـــــ میرا انتظار کرنا "

پروفیسر نے جواب دیا۔

اور راجر نے سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کے آثار ابھر آتے تھے ـــــ اگر واقعی ٹونی اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں تو واقعی معاملہ بے حد سنگین ہو چکا ہے۔ اُسے فوری طور پر اس ملک سے نکلنا پڑے گا ـــــ کیوں کہ ایکشن گروپ کے بغیر تو کسی طرح بھی مشن شروع نہ ہو سکتا تھا۔ پھر تو اُسے فوری طور پر مین ہیڈ کوارٹر جا کر وہاں سے تنظیم کے اور آدمی اکٹھے کر کے لانے پڑیں گے۔

وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ اور اسی طرح سوچ بچار میں اُسے وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔

" باس ـــــ ایک آدمی کسی مسٹر راجر سے ملنے آیا ہے۔ وہ غیر ملکی ہے نام پروفیسر ڈنکن بتاتا ہے " ـــــ اچانک ایک مسلح آدمی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ اُسے فوراً یہاں لے آؤ " ـــــ راجر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد پروفیسر ڈنکن اندر داخل ہوا۔

" تمہارے آدمی تو بہت خطرناک ہیں " ـــــ پروفیسر نے گھبرائے

www.urdukorner.com

ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس پروفیسر ــــ مجھے انہیں ہدایات دینے کا خیال نہیں رہا ورنہ آپ کو تکلیف نہ ہوتی۔ بہرحال بتلائیے کیا رپورٹ ہے"۔ راجر نے کہا۔

"کراس نما زخم لئے چہرے پر ایک لاش موجود ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔ اور راجر نے دانتوں سے ہونٹ کاٹنے شروع کر دیئے۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ہے ٹونی اور اس کے ساتھی مارے گئے ــــ یہ بہت بُرا ہوا پروفیسر" ــــ راجر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو راجر ــــ میری تمہاری صرف دوستی ہے۔ مجھے تمہارے بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ ــــ ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کے قابو آجاؤ" ــــ پروفیسر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر ــــ آپ کا مشورہ درست ہے میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے اس ملک کو انتہائی پس ماندہ سمجھ کر یہاں تنظیم کی پوری قوت صرف نہ کی تھی ــــ صرف ایک چھوٹا سا گروپ لے کر آگیا تھا۔ میں ایک بار پھر آؤں گا اور پھر دیکھوں گا کہ یہ لوگ ہمارا مقابلہ کس طرح کرتے ہیں ــــ میں پورے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" ــــ راجر نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ جتنا ہم اس ملک کو پس ماندہ سمجھتے تھے یہ اتنا پس ماندہ نہیں ہے ـــــ اچھا اب اجازت"۔

پروفیسر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا پروفیسر ـــــ تمہارے تعاون کا بے حد شکریہ۔ تمہاری خدمات کو ڈیتھ سرکل ہمیشہ یاد رکھے گی۔ بائی بائی" ـــــ راجر نے پروفیسر کے قریب آتے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر نے مصافحے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اچانک راجر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما ـــــ اور کمرہ پٹاخے جیسی آواز سے گونج اٹھا۔ پروفیسر کی کنپٹی پر پوری قوت سے مکہ لگا تھا اور پروفیسر بے چارہ چیخ بھی نہ سکا اور اچھل کر فرش پر جا گرا ـــــ چند لمحے اس کا جسم تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ راجر نے جھک کر اس کی کلائی پکڑی اور نبض چیک کرنے لگا۔ پروفیسر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"سوری پروفیسر ـــــ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ میں تمہارے میک اپ میں آ جاؤں۔ اس طرح میں آسانی سے ملک سے باہر جا سکتا ہوں" ـــــ راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پروفیسر کو اٹھایا اور ملحقہ باتھ روم میں گھستا چلا گیا ـــــ اس نے پروفیسر کو باتھ روم کے فرش پر لٹا دیا اور پھر تیزی سے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ پروفیسر کا لباس اتار کر اس نے اپنا لباس اتارا ـــــ اور پھر پروفیسر کا لباس خود پہننا شروع کر دیا۔

www.urdukorner.com

پروفیسر کا جسم اور قد و قامت چونکہ تقریباً اس جیسا تھا اس لیے اس نے پروفیسر کا روپ دھارنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد اس نے الماری سے میک اپ کا سامان نکالا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مکمل طور پر پروفیسر ڈگلن کا روپ بدل چکا تھا۔۔۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد وہ دوبارہ اپنے کمرے میں آیا اور اس نے ایک الماری کے نچلے خانے سے بجلی سے چلنے والی آری نکال کر اس کا شو پلگ میں لگا کر اس نے بٹن آن کر دیا۔ آری کا تیز بلیڈ تیزی سے چلنا شروع ہوا تو وہ فرش پر گری ہوئی پڑے پروفیسر پر جھک گیا۔

"خدا حافظ پروفیسر۔ تنظیم تمہاری قربانی کو ہمیشہ یاد رکھے گی"۔ راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے آری کا تیز بلیڈ اس نے پروفیسر کی گردن پر جما دیا۔ پروفیسر کے جسم کو معمولی سی حرکت ہوئی۔ مگر دوسرے لمحے اس کی گردن کٹتی چلی گئی۔ غسل خانے کے فرش پر خون تیزی سے پھیلنے لگا۔ راجر آری سے پروفیسر کے جسم کو کاٹتا گیا۔

تھوڑی دیر بعد غسل خانے کے فرش پر پروفیسر کے جسم اور ہڈیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈھیر کی صورت میں خون میں لتھڑے ہوئے پڑے تھے ۔۔۔ اس نے پروفیسر کا سر بھی کاٹ کر ہزاروں حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور پھر اس نے غسل خانے کے پانی کی نکاسی والی جالی ہٹائی ۔۔۔ اور ان ٹکڑوں کو گٹر میں بہانا شروع کر دیا۔ اس نے پانی کا نل پورا کھول دیا تھا۔ اور پانی ان ٹکڑوں کو بہا کر اپنے ساتھ گٹر میں لیتا چلا گیا ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد

www.urdukorner.com

غسل خانے کا فرش صاف ہو چکا تھا۔ اب وہاں خون کا ایک دھبہ تک موجود نہ تھا ـــــــ پروفیسر ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر گٹر میں پہنچ چکا تھا۔ راجر نے آری کا بلیڈ پانی سے دھویا۔ ہاتھ صاف کئے۔ اور پھر ایک کونے میں پڑے ہوئے برش کی مدد سے کونے کھدرے بھی صاف کر دیئے ـــــــ جب اُسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اب کچھ بھی باقی نہیں رہا تو اس نے نل بند کیا۔ جالی کو واپس اپنی جگہ پر لگایا اور الماری سے پتلون نکال کر دوبارہ پہن لی ـــــــ اب اس کے پہچان لیئے جانے کا ہر خدشہ ختم ہو چکا تھا۔ دوسرے لفظوں میں راجر اس دنیا سے غائب ہو چکا تھا۔

"راجر پروفیسر کے روپ میں باہر آیا۔ اور پھر اس نے الماری سے تمام ضروری سامان نکال کر ایک بیگ میں ڈالا ـــــــ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔

کوٹھی میں اس وقت چار مسلح محافظ موجود تھے۔ یہ چاروں مقامی آدمی تھے اور کرایہ پر حاصل کئے گئے تھے۔

"سنو دوستو ـــــــ میں باس ہوں پروفیسر کے میک اپ میں" ـــــــ راجر نے برآمدے کے قریب پہنچ کر اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ باس ـــــــ آپ" ـــــــ چاروں مسلح افراد اس کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

"میں نے یہ جگہ فوری طور پر چھوڑنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ پروفیسر میرے میک اپ میں اندر بندھا پڑا ہے ـــــــ تم چاروں ایسا کرو

کہ اندر جا کر اُسے بھی اٹھا لاؤ۔ اور اندر الماری میں موجود اسلحہ بھی اٹھا لو ـــــ پروفیسر کو جہاں جی چاہے پھینک دینا۔ اسلحہ تمہارا ہے" راجر نے کہا اور ان چاروں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ اپنا معاوضہ تو پیشگی ہی وصول کر چکے تھے ـــــ اب ظاہر ہے قیمتی غیر ملکی اسلحہ مفت مل رہا تھا۔ چنانچہ اسلحے کے لالچ میں وہ چاروں مڑے اور تیزی سے راہ داری کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ ان کے مڑتے ہی راجر نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور بجلی کی سی تیزی سے نکالا اور دوسرے لمحے چٹ چٹ کی آوازیں ریوالور سے نکلیں اور وہ چاروں وہیں راہ داری میں ہی ایک دوسرے پر ڈھیر ہوتے چلے گئے ـــــ گولیاں ٹھیک نشانے پر لگی تھیں۔ وہ چاروں چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ راجر نے ریوالور دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے باری باری انہیں گھسیٹ کر کوٹھی کے تہہ خانے میں لے جا کر پھینک دیا ـــــ اور اس کے بعد اس نے تہہ خانے کا دروازہ بند کر دیا۔ اُسے یقین تھا کہ چوں کہ کوٹھی کا چھ ماہ کا کرایہ ایڈوانس دیا جا چکا ہے۔ اس لئے کئی ماہ تک یہاں کوئی نہیں آئے گا اور اس وقت تک یہ لاشیں گل سڑ کر ناقابل شناخت ہو چکی ہوں گی ـــــ اور شناخت ہو بھی جائے تب بھی اُسے پرواہ نہ تھی اس نے تو بہرحال ملک سے باہر نکل ہی جانا تھا۔

"اب اس کے ذہن میں صرف شہلا کا مسئلہ رہ گیا تھا۔ موجودہ حالات میں شہلا کو اپنے ساتھ نہ لے جا سکتا تھا ـــــ کیوں کہ

www.urdukorner.com

شہلا انٹیلی جنس کی نظروں میں آچکی تھی۔ اور شہلا کی وجہ سے حالات بگڑ بھی سکتے تھے ــــــ اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ جوزفین کلب جاکر پہلے شہلا کا صفایا کرے گا پھر باہر جانے کا پروگرام بنائے گا۔ مارگریٹ کی اُسے فکر نہ تھی ــــــ کیوں کہ ایک تو مارگریٹ ابھی تک سامنے ہی نہ آئی تھی اور پھر وہ سپلائی کے لئے پہلے ہی ملک سے باہر جاچکی تھی اور اس کی آمد میں ابھی دو تین روز باقی تھے۔ چنانچہ یہی فیصلہ کرتے ہی وہ پروفیسر کی کار میں بیٹھا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار کوٹھی کے پھاٹک سے باہر نکل کر شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑی چلی گئی ــــــ راجراب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا کار چلا رہا تھا۔ کیوں کہ اس کے خیال کے مطابق اب وہ پوری طرح محفوظ ہو چکا تھا۔

www.urdukorner.com

فیاض گنگناتا ہوا فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا ____ اور باچھیں کھل کر کانوں تک چلی گئی تھیں۔ آنکھوں میں فتح اور مسرت کی چمک تھی۔ اس کے جسم پر سپرنٹنڈنٹ کی وردی تھی اور وہ یوں اچھل اچھل کر دو دو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا ____ جیسے دشمن کی فوج کو شکست دینے کے بعد فاتح جرنیل مفتوحہ کیمپ میں داخل ہوتا ہے۔

فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور سامنے ہی صوفے پر عمران دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا ____ اس کا انداز ایسا تھا جیسے زبردست پریشانیوں اور مصائب کا بوجھ اس اکیلے کے سر پر آپڑا ہو۔

" کبھی تو خوش بھی ہو جایا کرو ____ ہر وقت روتے ہی نظر آتے ہو " ____ فیاض نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو

www.urdukorner.com

کر کہا۔ عمران کی حالت دیکھ کر اس کا سارا موڈ چوپٹ ہو گیا تھا۔

"خوشیاں تو مجھ سے روٹھ چکی ہیں سوپر فیاض ____ سماج نے مجھے اتنے تھپڑ مارے ہیں کہ سماج کے اپنے ہاتھ تھک گئے ہیں اور سماج اب اپنے بازوؤں کی مالش کر رہا ہے ____ میرے لئے تو خوشیاں بھی آنسو بہا رہی ہیں۔ اتنے آنسو بہا رہی ہیں کہ ہر طرف سیلاب آچکا ہے۔ آنکھوں میں کشتیاں بلکہ موٹر لانچیں چل رہی ہیں۔ اور ملک و قوم کا پٹرول ضائع کر رہی ہیں" ____ عمران نے فلموں کے ہیرو جیسی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"جہاں سماج تمہیں تھپڑ مار مار کر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکا وہاں میرا ایک ہی تھپڑ کافی ہو گا کیا خیال ہے" ____ فیاض نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باوردی سماج ____ ارے خدا کی پناہ ____ اس کا تو تھپڑ ہی بڑا زوردار ہوتا ہے۔ اسے تھپڑ کہنا تو تھپڑ کی توہین ہے اسے تو چھاپڑ کہنا چاہیئے" ____ عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ____ اب یہ اداکاری چھوڑو۔ خدا کی قسم آج زندگی کا لطف آیا ہے ____ سر رحمان نے جب آٹھ غیر ملکیوں کی لاشیں بکھری ہوئی دیکھیں تو ان کا چہرہ کھل اٹھا۔ بس کچھ نہ پوچھو وہ تعریفیں ہوئیں کہ سارے گلے شکوے دور ہو گئے" ____ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ فلمی سٹوری بھی سنا دی" ____ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ہاں ـــــ میں نے مرچ مصالحہ لگا کر سنا دی ۔ بڑا لطف آیا ۔ میں اکیلا اور آٹھ مسلح غیر ملکی مجرم" ـــــ فیاض نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے جواب دیا ۔

"کوئی اعتراض ـــــ کوئی جرح" ـــــ عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا ۔

"ارے تم اعتراض کی بات کر رہے ہو ۔ سر رحمان کی تو خوشی سے باچھیں کھل رہی تھیں ـــــ انہوں نے فوراً صدر مملکت کو رپورٹ دی ۔ کامیاب رپورٹ" ـــــ فیاض نے جواب دیا ۔

اور عمران سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا ۔

سر رحمان اب واقعی بوڑھے ہو چلے تھے اور بوڑھے اور بچے تو ٹوٹے ہوئے کھلونوں سے بھی جی بہلا لیا کرتے ہیں ۔

"اچھا ـــــ چلو تمہارے پیسے تو حلال ہو گئے ۔ کیا یاد کرو گے مفت میں مجرم مار لئے" ـــــ عمران نے کہا ۔

"اچھا جی ـــــ یہ مفت ہے ۔ ساڑھے بارہ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں مذاق نہیں ۔ کبھی کمائے ہوں تو پتہ چلے کہ پیسے کیسے کمائے جاتے ہیں ۔ بس گولیاں چلا کر آٹھ غیر ملکی مار لئے اور ان کے بدلے مجھ جیسے آدمی سے ساڑھے بارہ لاکھ روپے مار لئے ـــــ اس پر اکڑ رہے ہو" ـــــ فیاض نے لہجے میں غصہ پیدا کرتے ہوئے کہا ۔

"اچھا ـــــ تو یہ بات ہے ـــــ چلو ایسے ہی سہی ۔ اب دوسری نیلامی میں ایکسٹو کو بھی شامل کر لیتا ہوں ۔ پھر دیکھتا ہوں کون

www.urdukorner.com

زیادہ بولی لگتا ہے" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دوسری نیلامی ـــــ کیا مطلب؟" ـــــ فیاض نے چونک کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی یہ تو کار کن مجرم تھے۔ ڈیڑھ لاکھ روپے میں ایک مجرم کی لاش میں نے فروخت کر دی۔ کہ چلو اس بار نفع نہ سہی نقصان ہی سہی ـــــ مگر ڈیتھ سرکل کے اصل گرگے تو ابھی رہتے ہیں ظاہر ہے۔ ان کی قیمت تو ان کی حیثیت کے مطابق ہی ہو گی" ـــــ عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب کمینہ پن پر اتر آئے ہو عمران ـــــ میں نے بہت برداشت کیا ہے تمہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے احمق سمجھو۔ یہ آٹھ لاکھ روپے کا چیک تم نے گرگوں کو پکڑوانے کا لیا ہے سمجھے ـــــ اور اب تم نے اگر چکر چلانے کی کوشش کی تو پکڑ کر جیل بھیج دوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا وہاں سے تمہیں کون چھڑاتا ہے اور اگر کسی نے چھڑا بھی لیا تو خدا کی قسم گولی مار کر خودکشی کر لوں گا"

فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ جھنجھلاہٹ سے بھرپور تھا۔

"ارے ارے ـــــ یار ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ بھائی تم میرے دوست ہو۔ تمہاری کامیابی میری کامیابی ہے۔ ایک دوست کو بارہ لاکھ روپے دینے سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو کوئی بات نہیں ـــــ تم اپنے چیک واپس لے لو۔ میرا گزارہ تو روپیٹ کر ہو ہی جائے گا۔ مگر ایک دوست تو خوش ہو گا"

www.urdukorner.com

عمران نے دوسرے انداز میں نفسیاتی وار کرتے ہوئے کہا۔

"بس بس ——— میں وہ چیک واپس نہیں لیتا۔ تم مجھے اب اصل مجرم پکڑ وا دو۔ تمہارا میرا اس کیس کا حساب ختم۔"

فیاض نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں بھائی ——— میں باز آیا ایسے سودے بازی سے۔ تم اپنے چیک بھی لے لو اور میں تمہیں مجرم بھی پکڑوا دیتا ہوں۔ پہنچ بیچے غریب کے پاس تھوڑی سی رقم بھی آ جائے تو وہ حق ملے ملدار کر اسے ختم کر دیتے ہیں ——— اب دیکھو مجھے معلوم ہے کہ تم ہر مہینے دس بارہ لاکھ روپے اینٹھ لیتے ہو۔ میں نے کبھی تمہیں طعنہ دیا ہے ——— یہ ہے کمینگی اور شرافت میں فرق" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کوئی جواب دیتا عمران نے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"فرمائیے" ——— دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے میں سے جھانکتے ہوئے کہا۔

"بھئی ——— سوپر صاحب کے وہ دو چیک لا دو۔ انہیں واپس کر دیں۔ یہ بے چارے بڑے پریشان ہیں ——— کہتے ہیں اتنی بھاری رقم نہیں دے دی ہے" ——— عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا جناب ——— ابھی لا دیتا ہوں" ——— سلیمان نے خلاف توقع بڑے شرافت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"نہیں نہیں ـــــــ رہنے دو" ـــــــ فیاض نے سلیمان کو منع کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

"تم تو ناراض ہو گئے یار ـــــــ تم سے رقم مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ میں تمہیں ناراض نہیں دیکھ سکتا۔ تم مجھ سے اور بارہ لاکھ کا چیک لے لو مگر ناراض نہ ہو" ـــــــ فیاض عمران کی توقع کے عین مطابق اس کے اس نئے نفسیاتی جال میں پھنس ہی گیا۔ عمران جانتا تھا کہ اگر وہ یہ داؤ استعمال نہ کرتا تو فیاض واقعی اُسے گولی مار دینے سے بھی نہ ٹلتا۔

"نہیں بھئی ـــــــ وہی بارہ لاکھ ہی ہضم نہیں ہو رہے کھٹے ڈکار آرہے ہیں۔ تم مزید بارہ لاکھ دے کر مجھے ہیضہ کرانا چاہتے ہو" ـــــــ عمران نے مسمسے لہجے میں کہا۔ مگر فیاض نے اس کی بات سنے بغیر جیب سے چیک بک نکالی اور ایک اور چیک لکھ کر زبردستی عمران کی جیب میں ٹھونس دیا۔

"میں نے آٹھ لاکھ کا اور چیک لکھ دیا ہے ـــــــ بس اب تو مسکرا دو" ـــــــ فیاض نے کہا۔

"یعنی چار لاکھ روپے کی ڈنڈی پھر بھی مار گئے ـــــــ بھئی کاروبار کرنا تو کوئی تم سے سیکھے" ـــــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے چیک نکال کر اس نے زور زور سے دوبارہ سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"اب کیا ہے" ـــــــ سلیمان نے سخت لہجے میں کہا۔

"یار ناراض کیوں ہوتے ہو ـــــــ کتنی دیوی بیٹھی ہو تو ناراض

www.urdukorner.com

نہیں ہوا کرتے ـــــ یہ لو آٹھ لاکھ روپے کا نیا چیک ـــــ اللہ کرے گا باقی چار لاکھ بھی مل ہی جائیں گے"ـــــ عمران نے چیک سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"صرف آٹھ لاکھ روپے کا چیک ـــــ باقی چار لاکھ ادھار۔ آج کل زمانہ ہے ادھار رکھنے کا ـــــ ادھار تو محبت کی قینچی ہے"۔ سلیمان نے یوں بُرا سا منہ بناتے ہوئے چیک لیا۔ جیسے آٹھ لاکھ کا نہیں آٹھ پیسے کا چیک ہو۔

"تم قینچی استرے کی بات نہ کیا کرو سلیمان ـــــ ورنہ کسی دن باربر شاپ کھول کر بیٹھ جاؤ گے۔ رکھو ادھار محبت کا ہا دن دستہ ہے۔ آدمی کو اپنی پیشہ ورانہ شناخت قائم رکھنی چاہیئے"ـــــ عمران نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں ہی پہلے پرلے ہو۔ یوں باتیں کر رہے ہو جیسے میں نے آٹھ لاکھ کا چیک نہ دیا ہو۔ حقیر سا نذرانہ پیش کیا ہو"۔ فیاض نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"سلیمان ـــــ فیاض صاحب کو آج تک جتنی چائے پلوائی ہیں تم نے ان کا صرف سوئی گیس کا بل کتنا بنتا ہے"ـــــ عمران نے کہا۔

"صاحب ـــــ کیا پوچھتے ہیں ـــــ بس نہ ہی پوچھیں تو بہتر ہے۔ ایک بار چائے بلانے پر ایک روپے کی سوئی گیس جلتی تھی۔ اور میرے اندازے کے مطابق فیاض صاحب آج تک کروڑ چائے تو پی ہی گئے ہوں گے ـــــ اس سے زیادہ ہی ہو سکتی ہیں

www.urdukorner.com

کم نہیں ــــ کیوں فیاض صاحب ــــ حساب ٹھیک ہے نا"۔ سلیمان نے فیاض سے ہی تصدیق کراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ــــ دفع ہو جاؤ ــــ سن لیا ہے ہم نے حساب"۔ فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

"چلو ــــ یہ بھی اچھا ہے تمہیں حساب کا پتہ چل گیا۔ حساب رکھنا اچھی بات ہے آدمی سے بھول چوک نہیں ہوتی"۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم گولی مارو حساب کتاب کو ــــ وہ شہلا اور راجر کہاں ہیں"۔ ــــ فیاض نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں بھئی ــــ اب تو گولی ہی مارنی پڑے گی۔ باقی رقم تو ڈوب ہی گئی۔ اچھا خیر ــــ کبھی زندگی رہی تو حساب بھی پورا ہو ہی جائے گا"۔ ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ بھئی ــــ اب باقی پیسے بھی حلال کر لیں"۔ ــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور فیاض بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں ہی آگے پیچھے چلتے ہوئے فلیٹ سے نیچے اترے ــــ فیاض کی سرکاری گاڑی وہاں موجود تھی عمران بڑے اطمینان سے دروازہ کھول کر بیٹھ گیا ــــ باوردی ڈرائیور پہلے سے ہی سٹیرنگ پہ موجود تھا۔ فیاض بھی عمران کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"کہاں چلنا ہے"۔ ــــ فیاض نے ڈرائیور کے سامنے بڑے کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"جہاں جی چاہے لے چلو ——— سرکاری پٹرول ہے کون پوچھتا ہے" ——— عمران نے بڑے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ پلیز" ——— فیاض نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سیٹ کے نیچے ہاتھ بھی جوڑ دیئے۔

"اچھا اچھا ——— میں سمجھ گیا۔ یعنی تم شہر کی بجائے مضافات جانا چاہتے ہو ——— چلو ٹھیک ہے گلشن کالونی چلو ——— سنا ہے وہاں بڑی اچھی کوٹھیاں بنی ہیں۔ میں نے بھی کوٹھی بنوانی ہے۔ شاید کوئی نقشہ ہی پسند آ جائے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈرائیور" ——— فیاض نے عمران کی بات ختم ہوتے ہی حکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— ڈرائیور نے فوراً مؤدب ہو کر جواب دیا۔

"گلشن کالونی چلو" ——— فیاض نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد تھوڑی دیر بعد گاڑی گلشن کالونی میں داخل ہو گئی۔

"کوٹھی نمبر ایک سو دس تلاش کرلو ——— سنا ہے بڑے جدید ڈیزائن کی ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ باہر دیکھنے لگا۔ جیسے کوٹھیوں کے نمبر پڑھ رہا ہو۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے ایک درمیانی قسم کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے گاڑی روک دی۔

www.urdukorner.com

اس پہ ایک سودیس کا نمبر صاف پڑھا جا رہا تھا۔

"آؤ بھئی ___ اندر چل کر ڈیزائن اچھی طرح دیکھ لیں"۔ عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور فیاض بھی فوراً نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا ___ اس لئے وہ دونوں اطمینان سے اندر داخل ہو گئے۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی۔ اور بس ___ باقی کوٹھی سنسان پڑی ہوئی تھی۔

"یہ تو کوٹھی خالی معلوم ہوتی ہے" ___ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ___ خالی ہو گی تو اطمینان سے ڈیزائن دیکھ لیں گے" ___ عمران نے کہا۔ اور وہ دونوں پورچ میں پہنچ گئے۔ عمران کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے ___ اس کا مطلب ہے پنچھی اگر تھے بھی تو اڑ چکے تھے۔ عمران نے کوٹھی کی تلاشی لینی شروع کر دی ___ اور پھر مختلف کمروں میں گھومنے کے بعد آخر کار وہ تہہ خانے میں پہنچ ہی گیا جہاں چار مقامی آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"لو بھئی ___ چار لاکھ تو اتر گیا ___ سنبھالو چار لاشیں"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ مگر یہ تو مقامی ہیں" ___ فیاض نے کہا۔

"بھئی ___ غیر ملکی لاش کے ڈیڑھ لاکھ لگے تھے تو کیا مقامی کے ایک لاکھ بھی نہ دو گے" ___ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"تو کیا یہ بھی مجرموں کے ساتھی ہیں ـــــ مگر مجرم کہاں ہیں"۔ فیاض نے کہا۔

"وہ بھی مل جائیں گے یار ـــــ جو کام قسطوں میں ہو جائے وہ اچھا ہے ـــــ پہلی قسط تو وصول کر دو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور فیاض سر ہلاتا ہوا واپس پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔

"سنو ـــــ اس ڈرائیور کو چھٹی کرا دو۔ اس طرح تو ہم سیر ہی کر سکتے ہیں۔ کام نہیں ہو سکتا" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں سمجھ گیا" ـــــ فیاض نے کہا۔ اور تیزی سے قدم بڑھاتا باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے تیزی سے کلائی پر بندھی ہوئی ٹرانسمیٹر واچ کا ونڈ بٹن گھمایا ـــــ اور جب گھڑی پر سوئیاں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو اس نے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دو بار گھمایا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ جل اٹھا۔ عمران خاموشی سے اس نقطے کو دیکھتا رہا ـــــ چند سیکنڈ بعد نقطے کا رنگ سبز ہو گیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ رابطہ قائم ہو چکا ہے۔

"ہیلو ـــــ عمران سپیکنگ اوور" ـــــ عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ ٹائیگر بول رہا ہوں اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو اوور" ـــــ عمران نے

www.urdukorner.com

"شاہی روڈ کی پہلی عمارت کے باہر موجود ہوں۔ پروفیسر اس کوٹھی سے باہر آگیا تھا ۔۔۔۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اس کا تعاقب کیا۔ وہ کوٹھی سے نکل کر جوزفین کلب گیا۔ اس نے کار باہر چھوڑی اور تقریباً دس منٹ تک عمارت کے اندر رہا۔ پھر واپس آکر وہ دوبارہ کار میں سوار ہوا ۔۔۔۔ اور وہاں سے سیدھا اس عمارت میں آگیا ہے۔ اس وقت بھی اندر موجود ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی کے اندر گولیاں چلنے کی آواز بھی سنی تھی تم نے اوور" عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔۔۔۔ ایسی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ حالانکہ میں کوٹھی سے بالکل نزدیک رہا ہوں اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔۔ تم ایسا کرو ۔۔۔۔ یہاں سے سیدھے جوزفین کلب جاؤ اور وہاں جاکر معلوم کرو کہ پروفیسر وہاں کس سے ملنے گیا تھا اوور" ۔۔۔۔ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب ۔۔۔۔ رپورٹ ٹرانسمیٹر پر ہی دوں اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہاں ۔۔۔۔ مگر جلدی اوور" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں پتہ کر لوں گا۔ میرے چند واقف وہاں موجود ہیں اوور" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"اوکے ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ونگ بٹن دبا کر اس نے ماہیہ ختم کیا۔ اور پھر سوئیاں گھما کر اس نے وقت درست کیا ـــــ اس کی گھڑی میں ڈبل ٹائم سسٹم تھا۔ یعنی بند سوئی کے ذریعے بھی وقت دکھاتی دیتا تھا اور گھڑی کی سوئیوں کی مدد سے بھی ـــــ اس لئے اُسے وقت درست کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔

اُسی لمحے فیاض واپس آ گیا۔

"میں نے ڈرائیور کو ہیڈ کوارٹر اطلاع دے کر بھیج دیا ہے۔ وہاں سے لوگ پہنچ جائیں گے" ـــــ فیاض نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ آؤ اب باقی چار لاکھ بھی اٹھا ہی دوں"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے باہر کی طرف چل پڑا ـــــ فیاض اس کے پیچھے تھا۔ اس بار فیاض ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔

"اب کہاں چلنا ہے" ـــــ فیاض نے گاڑی کوٹھی سے باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

"وہیں ـــــ جہاں سے تم بے عزت ہو کر نکلے تھے"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ـــــ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ہاں ـــــ یہ تو میں بھول ہی گیا کہ تم ہر جگہ سے بے عزت ہو کر ہی نکلتے ہو ـــــ اس لئے تمہیں خاص طور پر بتانی پڑے گی۔ بھئی وہیں جہاں پروفیسر گھوش نے تمہیں

www.urdukorner.com

بھیجا تھا" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور فیاض اُسے گھور کر رہ گیا۔ مگر اس نے جواب دینے کی بجائے گاڑی آگے بڑھا دی ——— فیاض لاکھ مشتعل مزاج سہی لیکن اُسے اتنا ہوش ضرور تھا کہ اگر اس نے ذرا بھی غصہ دکھانے کی کوشش کی تو عمران نے ایک بار پھر بگڑ جانا ہے ——— اور پھر اُسے منانا مشکل ہو جائے گا۔

"ایک بات سوچ لو ——— اس بار اگر چھاپہ ناکام ہوا تو سر رحمان مجھے گولی مار دیں گے" ——— فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— پھانسی چڑھ جائے گا ناڈیڈی ——— چھوڑو۔ کم از کم جائیداد تو میرے قبضے میں آ جائے گی۔ مجھے تم جیسے لوگوں کی منتیں تو نہیں کرنی پڑیں گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور فیاض خون کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ ظاہر ہے جو اپنے باپ کے متعلق ایسے فقرات کہنے سے نہ ٹلتا تھا وہ فیاض کو کہاں بخش سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد فیاض کی گاڑی شاہی روڈ پر پہنچ گئی۔ اور شاہی روڈ پر پہنچتے ہی اس نے گاڑی کی رفتار آہستہ کر لی۔

"کیا اس عمارت کے اندر جانا ہے" ——— فیاض نے پوچھا۔

"نہیں ——— باہر کہیں آڑ میں روک لو۔ مجھے پہلے مراقبہ تو کر لینے دو" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے

www.urdukorner.com

گاڑی ایک طرف روک لی۔ عمران خاموش بیٹھا تھا۔ اس کے ذہن میں الجھن نمایاں تھی ــــــ کوٹھی خالی ہونے اور وہاں مقامیوں کی لاشیں ملنے کا مطلب تھا کہ مجرم غائب ہو چکے ہیں۔ اور ظاہر ہے پروفیسر موجود تھا۔ اگر وہ مجرم ہوتا تو اس طرح کبھی نہ رہتا ــــــ پھر آخر پروفیسر کا کیا رول ہے اور مجرم کون ہیں۔ شہلا اور راحر کہاں ہیں۔ ان سوالوں کا جواب نہ مل رہا تھا۔ ابھی انہیں وہاں سے گئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک عمران کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔

"یار فیاض دیکھنا اس عمارت کا کوئی عقبی دروازہ تو نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو ہم یہاں بیٹھے رہیں اور پروفیسر فرار ہی ہو جائے" ــــــ عمران نے کلائی پر ضربیں لگتے ہی فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ ظاہر ہے وہ فیاض کے سامنے ٹائیگر سے بات نہ کرنا چاہتا تھا۔

"تو کیا میں خود جا کر دیکھوں" ــــــ فیاض نے یوں حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ایسا کام اس کے شایان شان نہ ہو۔

"نہیں ــــــ اپنی وردی کو بیچ دو تم بے شک یہاں بیٹھے رہو۔ یا پھر دوسری صورت ہے کہ وردی کو یہاں ڈال دو اور خود جا کر دیکھ آؤ" ــــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ عجیب مصیبت ہے ــــــ میں سپرنٹنڈنٹ نہ ہوا سپاہی بن گیا" ــــــ فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دروازہ

www.urdukorner.com

کھول کر نیچے اتر گیا عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ فیاض کی مشکل سمجھتا تھا ــــ فیاض کو یہ کام اپنے عہدے کے لیے گھٹیا معلوم ہو رہا تھا۔

فیاض کے جاتے ہی عمران نے تیزی سے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا یا۔

"ہیلو ــــ ٹائیگر سپیکنگ اوور" ــــ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے اوور" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ــــ پروفیسر یہاں کے ایک کمرے میں گیا تھا۔ اس کمرے کا دروازہ لاک تھا۔ میں نے ماسٹر کی سے جب اسے کھولا تو اندر ایک مقامی لڑکی کی لاش پڑی ہوئی ہے اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مقامی لڑکی کی ــــ کیا حلیہ ہے اس کا اوور" ــــ عمران نے چونکتے ہوتے پوچھا۔ اور جواب میں ٹائیگر نے جو حلیہ بتایا وہ سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ ہلاک ہونے والی لڑکی شہلا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

"کیا کلب والوں کو اس کی ہلاکت کی اطلاع ہے اوور" عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ــــ میں نے خفیہ طور پر چیکنگ کی تھی اوور" ٹائیگر نے جواب دیا

www.urdukorner.com

"مگر تم نے پوچھ گچھ کی ہو گی اور جب اس کمرے سے لاش ملے گی تو پھر بات تم پر بھی آجائے گی اوور"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے۔۔۔۔پھر کیا حکم ہے اوور"۔۔۔۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم اس لاش کو خفیہ طور پر وہاں سے نکال کر لا سکتے ہو اوور"۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"بالکل لا سکتا ہوں۔۔۔۔ایک راستہ ایسا ہے جہاں سے یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے اوور"۔۔۔۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے۔۔۔۔پھر اس لڑکی کی لاش وہاں سے نکال کر اُسے پیلی عمارت کی عقبی سمت کوڑے میں اندر پھینک دو۔ مگر جلدی ہی اوور"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"بہتر جناب۔۔۔۔مجھے زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگے گا اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لاش پھینک کر تم مین روڈ کی طرف آجانا۔ وہاں میں فیاض کے ساتھ اس کی سرکاری گاڑی میں موجود ہوں۔۔۔۔تم صرف پاس سے گزر جانا۔ میں سمجھوں گا کہ کام ہو گیا ہے اوور"۔ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب اوور"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے پاس موٹر سائیکل تو نہیں ہے اوور"۔۔۔۔اچانک عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"کار ہے جناب۔۔۔۔موٹر سائیکل ہوتا تب میں لاش کیسے لے

www.urdukorner.com

آ تا او ور "۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" او۔ کے ۔۔۔۔۔ فوراً کام شروع کر دو۔ مگر انتہائی ہوشیاری سے۔ اوور اینڈ آل "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی فیاض بھی تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آ گیا۔

" وہاں کوئی دروازہ نہیں ہے "۔۔۔۔۔ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی جیسے اسے خواہ مخواہ تکلیف دی گئی ہو۔

" مجھے پہلے ہی پتہ تھا ۔۔۔۔۔ چلو تمہیں بھی پتہ چل گیا "

عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور گاڑی کی نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

" اگر تمہیں پتہ تھا تو مجھے خواہ مخواہ دوڑایا "۔۔۔۔۔ فیاض نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ آنکھیں بند کئے گہری سوچ میں تھا ۔۔۔۔۔ صورت حال واضح ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پروفیسر کا کوٹھی سے نکلنا اور وہاں سے چار مقامی آدمیوں کی لاشیں ملنا ۔۔۔۔۔ اور پھر پروفیسر کا جوزفین کلب میں جا کر شہلا کو قتل کرنا اور راجر کا غائب ہو جانا۔ اس سے تو ایک ہی بات کا پتہ چلتا تھا کہ پروفیسر اور راجر ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں ۔۔۔۔۔ مگر صرف ایک الجھن تھی کہ جس وقت راجر ٹنکوما ہوٹل میں تھا اس وقت پروفیسر یہاں موجود تھا۔ اور پھر پروفیسر نے ٹنکوما ہوٹل میں راجر کو فون بھی کیا تھا ۔۔۔۔۔ اس سے تو یہی ظاہر

www.urdukorner.com

ہوتا تھا کہ وہ دونوں علیحدہ علیحدہ آدمی ہیں ۔۔۔۔ مگر پھر ماجر کہاں غائب ہو گیا ۔ اور شہلا کا قتل اور کوٹھی کا خالی ہونا ۔۔۔۔ مقامی محافظوں کا قتل ۔ سب باتیں آپس میں الجھ گئی تھیں ۔ اب تو ایک ہی صورت تھی کہ پروفیسر ہی اصل صورت حال بتا سکتا تھا ۔۔۔ اور اس نے پروفیسر کو قابو میں کرنے کے لئے ہی شہلا کی لاش کو عمارت میں پھینکوانے کا پروگرام بنایا تھا ۔۔۔۔ ظاہر ہے شہلا کی لاش عمارت سے ملنے کے بعد پروفیسر کی گرفتاری کا سرکاری جواز بن جاتا تھا ۔۔۔۔ ورنہ تو پروفیسر نے پہلے کی طرح اب بھی اپنے سفارت خانے کی آڑ لینی تھی ۔۔۔۔ اور فیاض بے بس ہو کر رہ جاتا ۔ مسئلہ فیاض کا تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ فیاض جس طرح پہلے بے عزت ہو کر نکلا تھا اور سر رحمان اور سر سلطان کو منتیں کرنا پڑی تھیں اس کا بدلہ چکایا جاتا ۔۔۔۔ ورنہ اگر فیاض کا مسئلہ نہ ہوتا تو وہ پروفیسر کو خود ہی اغوا کر کے دانش منزل لے جاتا ۔۔۔۔ اور پھر پروفیسر کے فرشتے بھی اصل صورت حال بتا دیتے ۔

"اب کیا یہاں بیٹھے ہی رہیں گے یا کچھ کرنا بھی ہے "۔
فیاض نے عمران کی طویل خاموشی سے تنگ آ کر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"صبر ۔۔۔۔ پیارے سپرنٹنڈنٹ صبر ۔۔۔۔ جاسوسی کرنا ہے تو صبر کرنا سیکھنا ہی پڑے گا ۔۔۔۔ ورنہ پھر ظاہر ہے ڈیڈی کی جھاڑیں ہوں گی ۔ اور تمہاری بے بسی "۔ عمران نے

www.urdukorner.com

آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض دانتوں سے ہونٹ کاٹ کر رہ گیا۔

ظاہر ہے اب وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس کی حیثیت تو کٹھ پتلی جیسی تھی ـــــــ اُسے تو سرے سے معلوم ہی نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے۔

www.urdukorner.com

واجر پروفیسر کے میک اپ میں سیدھا جوزفین کلب پہنچا ـــــ اس نے کار باہر روکی اور پھر گھوم کر وہ کلب کی سائیڈ کی گلی میں داخل ہو کر عقبی سمت میں آگیا ـــــ وہ عقبی دروازے سے اندر جانا چاہتا تھا مگر دروازہ بند تھا۔ اُس نے اسے دھکیل کر کھولنا چاہا۔ مگر بے سود ـــــ دروازہ چوں کہ اندر سے بند تھا۔ اس لیئے وہ باہر سے نہ کھل سکتا تھا۔ راجر ہونٹ کاٹتا ہوا تیزی سے واپس مڑا ـــــ اب ظاہر ہے مین گیٹ سے اندر جانے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے چلتا ہوا واپس مین گیٹ کی طرف آیا ـــــ اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ یہاں کلب میں یہ اصول رکھا گیا تھا کہ جب کمرے کے لیئے کوئی ملاقاتی آتا وہ پہلے کاؤنٹر مین سے بات کرتا ـــــ وہ فون کر کے اس کمرے کے رہائشی سے اجازت لیتا۔ اور اگر اجازت مل

www.urdukorner.com

جاتی تو ملاقاتی کو اوپر جانے کی اجازت دی جاتی۔ ورنہ اُسے واپس بھیج دیا جاتا ــــــ پروفیسر اندر داخل ہو کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک نوجوان موجود تھا۔

"فرمائیے" ــــــ کاؤنٹر مین نے پروفیسر کو دیکھتے ہی مہذب لہجے میں کہا۔

"کمرہ نمبر دو سو دس میں مس شہلا مقیم ہیں۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں" ــــــ راجر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا تعارف" ــــــ کاؤنٹر مین نے بڑے با اخلاق لہجے میں پوچھا۔

"پروفیسر ڈی۔ ایس" ــــــ پروفیسر نے جان بوجھ کر نام بتلانے کی بجائے ڈیتھ سرکل کا مخصوص کوڈ ڈی۔ ایس کہہ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ الفاظ سنتے ہی شہلا ملنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔

"بہتر جناب ــــــ ایک لمحہ توقف کیجئے۔ میں مس شہلا سے پوچھ لوں" ــــــ کاؤنٹر مین نے کہا۔ اور پھر اس نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ــــــ روم نمبر دو سو دس" ــــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے شہلا کی آواز سنائی دی۔

"کاؤنٹر مین بول رہا ہوں میڈم ــــــ ایک صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں ــــــ پروفیسر ڈی۔ ایس" ــــــ کاؤنٹر مین نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــــ پروفیسر ڈی۔ ایس ــــــ ٹھیک ہے بھیج دو"

www.urdukorner.com

دوسری طرف سے شہلا نے حیرت بھرے انداز میں ڈمی ہائیس کے الفاظ دوہراتے ہوئے کہا۔

"بہتر میڈم"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا اور رسیور رکھتے ہوئے اس نے کاؤنٹر کے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی لفٹ کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے پروفیسر"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور راجر سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر دو سو دس کے سامنے موجود تھا۔ اس نے دروازہ پر ہلکی سی دستک دی۔

"یس۔۔۔ کم ان"۔۔۔ اندر سے شہلا کی آواز سنائی دی اور راجر دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ شہلا بستر پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ۔۔۔ تم کون ہو"۔۔۔ پروفیسر کی اجنبی شکل دیکھتے ہی شہلا بُری طرح چونک پڑی۔

"شہلا۔۔۔ میں راجر ہوں۔۔۔ ایک نئے میک اپ میں"

اس بار راجر نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"راجر۔۔۔ اوہ تم۔۔۔ میں بھی کہوں کہ نئے آدمی کو کوڈ اور اس کمرے کا کہاں سے علم ہو گیا۔ مگر بات کیا ہے"۔۔۔ شہلا نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"بات ختم ہو گئی ہے شہلا۔۔۔ ٹونی اپنے پورے گروپ سمیت انٹیلی جنس کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ اور انٹیلی جنس اب ہماری

www.urdukorner.com

بازیابی کے لئے پورے شہر میں چھاپے مار رہی ہے۔ اس لئے مجھے مجبوراً یہ میک اپ کرنا پڑا ہے "۔۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔ وہ بیٹھنے کی بجائے بستر کے قریب کھڑا ہو کر بات کر رہا تھا۔

"ٹونی مارا گیا۔۔۔۔ اوہ ویری بیڈ۔۔۔۔ اب کیا ہو گا۔ میں بھی تو انٹیلی جنس کی نظروں میں ہوں "۔۔۔۔۔ شہلا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے خوف نمایاں تھا۔

"اس لئے تو یہاں آیا ہوں کہ تمہیں انٹیلی جنس کی نظروں سے چھپا دوں۔۔۔۔ انٹیلی جنس تمہیں دیکھ کر بھی کچھ معلوم نہ کر سکے مجبوری ہے "۔۔۔۔ راجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا میرا میک اپ کرو گے۔۔۔۔ مگر کس کا "۔۔۔۔ شہلا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ میک اپ کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا کام ختم تو تمہارا وجود بھی ختم "۔۔۔۔ راجر نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شہلا اس کی بات کا مطلب سمجھتی راجر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور چمک رہا تھا۔

"کک کک۔۔۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔ شہلا نے ریوالور دیکھتے ہی خوف زدہ لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے حیٹ کی آواز سنائی دی۔۔۔۔ اور شہلا کا باقی فقرہ اس کے حلق میں ہی رہ گیا۔ گولی ٹھیک اس کے دل میں گھستی چلی گئی۔ اور شہلا ایک جھٹکے سے بستر پر گر پڑی۔۔۔۔ وہ بے چاری چیخ بھی نہ سکی اور

www.urdukorner.com

چند لمحوں بعد ہی بے حس و حرکت ہو کر رہ گئی۔

راجر نے ریوالور کی نال میں پھونک مار کر اُسے واپس جیب میں ڈال دیا۔ اور پھر اس نے تیزی سے کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی ــــ وہ کوئی ایسی چیز یہاں نہ چھوڑنا چاہتا تھا جس سے تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی ہو سکے۔ مگر وہاں ایسی کوئی چیز موجود ہی نہ تھی ــــ مطمئن ہو کر اس نے ایک نظر مردہ شہلا پر ڈالی۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھا ــــ اور چند ہی لمحوں میں وہ مین گیٹ سے باہر نکلتا چلا آیا۔ اس کے قدموں میں خاصی تیز رفتاری تھی۔ وہ جلد از جلد کلب سے دور ہو جانا چاہتا تھا ــــ کار میں بیٹھ کر جب وہ کلب سے کافی فاصلے پر آ گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ شاہی روڈ کی اس پیلی عمارت میں پہنچ گیا جہاں اصل پروفیسر رہائش پذیر تھا ــــ اس کی کار دیکھتے ہی دربان نے خود ہی پھاٹک کھول دیا اور راجر کار اندر پورچ میں لیتا چلا گیا۔ عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا ــــ باقی لوگ شاید سائیٹ پر گئے ہوئے تھے۔ دربان باہر ہی رہ گیا تھا۔ اس لئے راجر اطمینان سے پہلے تو پوری عمارت میں گھومتا رہا وہ یہاں کے ہر پہلو سے واقف ہو جانا چاہتا تھا ــــ اور پھر اس نے ہر کمرے میں پڑے ہوئے سامان کی تلاشی لی۔ یہاں رہنے والے ہر انجینئر کا علیحدہ کمرہ تھا اور وہ ان کے سامان

www.urdukorner.com

کو چیک کر کے ان کے ناموں اور کاموں سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا تھا ـــــ اس لئے ایک گھنٹے کے طویل عرصے تک مسلسل مصروف رہنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر اپنے کمرے میں آگیا اب وہ پروفیسر کا رول آسانی سے کچھ عرصے تک نبھا سکتا تھا۔ اس نے پروفیسر کے سامان اور اس کے ذاتی خطوط کی بھی پڑتال کی۔ اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ کر آئندہ کی منصوبہ بندی میں مصروف ہو گیا۔ اسی لمحے اسے دروازے پر دربان کی شکل نظر آئی۔

"پروفیسر ـــــ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے"

دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مگر تم پھاٹک چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے ہو"

راجر نے پروفیسر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب ـــــ باقی ممبرز کے آنے کا وقت ہو گیا ہے میں نے لنچ کا انتظام کرنا ہے نا" ـــــ دربان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا اچھا ـــــ بس ایک پریشانی کی وجہ سے مجھے خیال نہیں رہا" ـــــ راجر نے فوراً ہی بات سنبھالتے ہوئے کہا اور دربان سر جھٹکتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

راجر کچھ دیر سوچتا رہا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ وہ فوراً مغربی جرمنی کے سفارت خانے بات کر کے واپسی کی ٹکٹ منگوا لے ـــــ مگر پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔ ظاہر ہے اس کے لئے کوئی ـــــ معقول بہانہ ہونا چاہئے تھا۔

www.urdukorner.com

اور فی الحال ایسا کوئی بہانہ موجود نہ تھا۔ اُسے کچھ عرصہ انتظار کرنا پڑے گا ——— ابھی وہ اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ اچانک ایک گاڑی کے اندر آنے کی آواز سنائی دی ——— اور پھر مختلف لوگوں کے باتیں کرنے اور قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں اور راجر سمجھ گیا کہ پروفیسر کے باقی ساتھی آگئے ہیں۔ وہ سنبھل کر بیٹھ گیا ——— چند لمحوں بعد دس غیر ملکی اس کے کمرے میں داخل ہوئے۔

"کیا حال ہے طبیعت کا پروفیسر ——— صبح آپ کی طبیعت بے حد خراب تھی۔ ڈاکٹر سے مشورہ کیا" ——— ایک غیر ملکی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ٹھیک ہوں ٹیڈ ——— شکریہ ——— میں ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔ اس نے تمام چیک اپ کیا ہے۔ وہ کہتا ہے بس معمولی سا ڈپریشن ہے" ——— پروفیسر نے تصویر کی مدد سے اس غیر ملکی کو پہچانتے ہوئے اس کا باقاعدہ نام لے کر جواب دیا۔

"اوہ ——— شکر ہے ——— آج سائٹ پر آپ کی غیر موجودگی بڑی محسوس ہوتی رہی ——— کل تو آپ چلیں گے نا" ——— ایک دوسرے غیر ملکی نے پوچھا۔

"بالکل چلوں گا" ——— راجر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— او۔ کے" ——— سب نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ اور

www.urdukorner.com

راجہ کے لبوں پہ طنزیہ سی مسکراہٹ تیرتی چلی گئی ــــــ وہ سوچ رہا تھا کہ انجینئر، پروفیسر کے جسم کے ٹکڑے گٹر میں تیرتے پھر رہے ہوں گے ــــــ اور یہ سائٹ پہ چلنے کی بات کر رہے ہیں، بہرحال وہ پہلے امتحان میں کامیاب ہو گیا تھا ــــــ اس نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

www.urdukorner.com

ٹائیگر کو کال کئے جب تقریباً آدھا گھنٹہ گزر گیا تو عمران چوکنا ہو کر بیٹھ گیا ____ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے عمارت کی ملحقہ گلی سے ٹائیگر کو نکل کر کار کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ٹائیگر کے چہرے پر موجود اطمینان دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے ____ ٹائیگر بڑے اطمینان سے چلتا ہوا کار کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ اور عمران نے چونک کر فیاض کی طرف دیکھا ____ جس کے چہرے پر شدید ترین بیزاری کے آثار نمایاں تھے۔ وہ شاید دل ہی دل میں بیٹھا عمران کو روانی سے گالیاں دے رہا ہو گا ____ مگر ظاہر ہے منہ سے کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔

"یار تھک تو نہیں گئے بیٹھے بیٹھے ____ چاہو تو باہر سڑک پر لیٹ جاؤ بلکہ سو جاؤ۔ میری طرف سے اجازت ہے" ____ عمران نے

www.urdukorner.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

"مزید میرا دل نہ جلاؤ۔۔۔۔ اب کب تک بیٹھنا ہوگا"۔

فیاض نے چڑچڑے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس اب انتظار کی صبر آزما گھڑیاں ختم۔۔۔۔ میرا مراقبہ پورا ہوگیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا وہ دونوں ہی چونک پڑے۔۔۔۔ کیوں کہ ایک سٹیشن ویگن عمارت کے گیٹ پر رکی اور پھر پھاٹک کھلتے ہی اندر چلی گئی۔ اس میں دس کے قریب غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔

"اچھا اچھا۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔۔۔۔ تمہیں انہی کا انتظار تھا تو کیا یہ سارے مجرم ہیں"۔۔۔۔ فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اتنا بڑا انکشاف کر کے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"کاش یہ اتنے سارے مجرم ہوتے تو میں جلد ہی گرینڈ ڈپٹیوں میں شامل ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔ یہیں بیٹھے ٹھنڈی سانسیں لیتے رہو گے یا کچھ کرو گے بھی سہی"۔۔۔۔ فیاض نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو فیاض۔۔۔۔ اندر ایک پروفیسر ڈکسن موجود ہے۔ وہی ادھیڑ عمر غیر ملکی جو اس وفد کا سربراہ ہے۔ ہمارا مطلوبہ آدمی وہی ہے۔۔۔۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میرا تمہارے ساتھ جانا لازمی ہے

www.urdukorner.com

مگر انہوں نے آسانی سے جان نہیں دینی۔ اور لامحالہ ڈیڈی کو بلانا پڑے گا ——— اور ڈیڈی نے مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ایسا مت کرنا۔ ورنہ سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا" ——— فیاض نے بوکھلا کر کہا۔

"پھر تو ایک ہی صورت ہے کہ میں تمہارے ماتحت کا میک اپ کر لوں۔ بولو ——— کس کا کروں۔ اور مجھے اس کا فوٹو بھی چاہیئے" ——— عمران نے کہا۔

"ماتحت کو چھوڑو ——— وہ تو سر رحمان دیکھتے ہی پہچان لیں گے۔ وہ ایک ایک آدمی کی رگ رگ سے واقف ہیں۔ کوئی اور تجویز سوچو" ——— فیاض نے جواب دیا۔

"ارے ہاں ——— یہ ٹھیک رہے گا۔ میرا دماغ بھی اب تمہاری صحبت میں رہتے رہتے فیل ہو رہا ہے۔ وہ پروفیسر کوشش کیا رہے گا۔ مجبر اعلیٰ" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ——— ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے۔ میں سر رحمان سے کہوں گا کہ میں نے پروفیسر کو ڈھونڈ نکالا اور پروفیسر کی بات سچی نکلی" ——— فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس طرح اس کی کارکردگی مزید نمایاں ہوتی تھی۔

اور عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر سامنے رکھ دیا ——— اور پھر اس کے ہاتھ

www.urdukorner.com

تیزی سے چلنے لگے۔ کیوں کہ گاڑی ایک طرف کھڑی تھی اس لیے کسی کے خاص طور پہ دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

عمران کے ہاتھ تیزی سے چلتے رہے۔ اور ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا فیاض حیرت سے اس جادو گری کو دیکھتا رہا ـــــ عمران کے چہرے کے نقوش تیزی سے بدلتے جا رہے تھے۔ چہرے پر جھریاں ابھر آئی تھیں ـــــ سر کے بالوں میں سفیدی جھلک آئی تھی اور اب بال کھچڑی کی صورت اختیار کر گئے تھے۔ رنگ بھی بدل گیا تھا ـــــ عمران نے میک اپ باکس میں لگے ہوئے آئینے کو دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے میک اپ باکس میں سے چھوٹے چھوٹے دو کلپ نکال کر نتھوں میں فٹ کر دیئے۔ ان کلپوں کی مدد سے اس کے نتھنوں کی ساخت اور مجموعی طور پر ناک کی ساخت یک لخت بدل گئی ـــــ دائیں گال میں کان کے ساتھ مصنوعی مسہ لگانے کے بعد عمران نے ہلکی داڑھی اور مونچھ بھی لگا دی۔ اور ساتھ ہی بھنوؤں کا سٹائل بھی بدل ڈالا ـــــ اس کے بعد اس نے میک اپ باکس سے ایک ٹیپ رول نکالا اور اس میں تھوڑا سا ٹیپ کا ٹکڑا کاٹ لیا ـــــ اس ٹیپ پہ ایسے نشانات بنے ہوئے تھے جیسے کوئی پرانا مندمل شدہ زخم کا نشان ہو۔ اس نے ٹیپ کو پیشانی کی دائیں طرف چپکا دیا۔ اور اس پہ انگلی پھیرنے کے بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو چہرے پہ پرانے زخم کا نشان ابھر آیا ـــــ عمران نے میک اپ باکس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر

www.urdukorner.com

دونوں آنکھوں میں سبز رنگ کے محلول کے دو قطرے ڈال دیئے۔ اور بوتل بند کر کے باکس میں رکھ دی ـــــ محلول کے قطرے جیسے ہی آنکھ میں پڑے۔ عمران کی آنکھ کی پتلی ذرا سی پھیل گئی اور اس کا رنگ بھی بدل گیا ـــــ عمران نے کنگھی کی مدد سے بالوں کا سٹائل بھی بدل دیا۔ اور پھر باکس کے دوسرے خانے میں رکھی ہوئی پتلی کمان کی عینک نکال کر اس نے آنکھوں پر لگالی۔ اور میک اپ باکس بند کر کے اس نے واپس کوٹ کی جیب میں رکھ دیا ـــــ اب وہ مکمل طور پر کسی یونیورسٹی کا ادھیڑ عمر پروفیسر نظر آ رہا تھا۔

"حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز ـــــ تم تو جادوگر ہو اگر تم میرے سامنے یہ روپ نہ بدلتے تو میں مر کر بھی یقین نہ کرتا کہ تم علی عمران ہو" ـــــ فیاض کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے جذبات بھی موجود تھے۔

"بھئی ـــــ پیسے کمانے کے لئے سب روپ دھارنے پڑتے ہیں۔ کسی کی جیب سے پیسہ نکالنا آسان نہیں ہے اور خاص طور پر تمہاری" ـــــ عمران نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی پیسہ ـــــ جو بھی بات کرو تم بات پیسے پر ہی آ کر ختم کرتے ہو" ـــــ فیاض نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ بھئی سوپر فیاض ـــــ اب اس معاملے کو ختم ہی کر دیں۔ خواہ مخواہ اتنا بڑھ گیا ہے" ـــــ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ فیاض بھی تیزی سے

www.urdukorner.com

نیچے اترا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کے کارناموں کی فہرست میں ایک اور شاندار کارنامے کا اضافہ ہونے والا تھا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ بند تھا ۔۔۔۔ فیاض نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور دربان باہر آ گیا ۔۔۔۔ یہ وہ دربان نہ تھا جو پہلی بار فیاض سے ٹکرایا تھا۔ شاید شفٹ کے تحت وہ لوگ کام کرتے تھے ۔۔۔۔ فیاض چونکہ پوری یونیفارم میں تھا اس لئے وہ فیاض کو دیکھتے ہی جھجک گیا تھا۔

"گیٹ کھولو" ۔۔۔۔ فیاض نے تحکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ ہیں اور ایک تفتیش کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں ۔۔۔۔ پروفیسر ڈنکن سے انہوں نے ملنا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی دربان سے فیاض کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کا سینہ اور زیادہ چوڑا ہوتا چلا گیا۔

"بہتر جناب" ۔۔۔۔ دربان نے خوف زدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس نے واپس جا کر گیٹ کھول دیا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

"آیئے جناب ۔۔۔۔ میں آپ کو ان کے کمرے میں لے چلتا ہوں" ۔۔۔۔ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور فیاض نے

www.urdukorner.com

سر ہلا دیا۔

اور وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

دربان انہیں راہ داری میں لے جا کر ایک کمرے کے دروازے پر لے جا کر رک گیا۔

"ابھی ابھی کھانا کھا کر سب اپنے کمروں میں آرام کر رہے ہیں"۔ دربان نے فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دروازہ کھٹکھٹاؤ"۔۔۔۔۔ فیاض نے کرخت لہجے میں جواب دیا اور دربان نے تیزی سے دروازہ کھٹکھٹا دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔۔ اندر سے پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولیئے جناب۔۔۔۔۔ افسر صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں"۔۔۔۔۔ دربان نے جواب دیا۔ چوں کہ اُسے فیاض کا عہدہ یاد نہ رہا تھا۔ اس لئے اس نے افسر صاحب کہہ کر جان چھڑا لی۔۔۔۔۔ اور دوسرے لمحے اندر سے قدموں کی آواز ابھری۔

"تم جاؤ"۔۔۔۔۔ فیاض نے دربان کو تحکمانہ لہجے میں کہا اور دربان تیزی سے واپس گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور پروفیسر ڈیمن کی شکل دروازے میں نظر آئی۔

"فرمایئے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے حیرت بھرے انداز میں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروفیسر۔۔۔۔۔ کیا آپ ہمیں اندر آنے کے لئے نہیں کہیں

www.urdukorner.com

گئے"۔۔۔۔۔ عمران جو پروفیسر کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ فوراً ہی بول پڑا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ آیئے آیئے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران اور فیاض دونوں تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

عمران نے پروفیسر کی آنکھوں میں فیاض کے لئے اجنبیت نوٹ کر لی تھی۔۔۔۔۔ اور اس بات سے وہ کھٹک گیا تھا کیوں کہ پچھلے واقعے کے بعد کم از کم پروفیسر فیاض کی شکل نہ بھول سکتا تھا۔ اور اس لئے وہ فیاض کے بولنے سے پہلے بول پڑا تھا۔۔۔۔۔ وہ مزید بات کو کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"پروفیسر۔۔۔۔۔ آپ انہیں پہچانتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی فیاض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ آفیسر ہیں"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے نہیں پہچانو گے۔۔۔۔۔ حیرت ہے"۔۔۔۔۔ فیاض کو بھی اب پروفیسر کے انداز پر حیرت ہونے لگی تھی۔

"ہمیں پروفیسر ڈنکن سے ملنا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں پروفیسر ڈنکن ہوں۔۔۔۔۔ فرمایئے"۔ مگر مجھے اپنا تعارف کرایئے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے تیزی سے جواب دیا۔

"اگر آپ پروفیسر ڈنکن ہیں تو بتایئے کہ راجر کہاں ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"راجر ـــــ مگر کون راجر ـــــ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ پروفیسر نے چونک کر کہا۔

لیکن اس کی آنکھوں میں چونکنے کی نوعیت عمران سے چھپی نہ رہی تھی۔

"دیکھو پروفیسر ـــــ اس بار تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ سب کچھ بتا دو" ـــــ اچانک فیاض غصے سے چیخ پڑا۔ اس کا پیمانہ صبر شاید لبریز ہو چکا تھا۔

"اوہ ـــــ تم مجھ پر رعب ڈال رہے ہو ـــــ میں ایک معزز آدمی ہوں ـــــ سمجھے" ـــــ پروفیسر بھی غصے میں آ گیا۔

"غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے پروفیسر ـــــ تم ہمیں راجر کا پتہ بتا دو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے" ـــــ عمران نے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں کسی راجر کو نہیں جانتا ـــــ سمجھے ـــــ تم غلط جگہ پہ آ گئے ہو۔ اور تم نے ابھی اپنا تعارف ہی نہیں کرایا"۔ پروفیسر نے اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سنو پروفیسر ـــــ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم نے ٹرنکورا ہوٹل میں راجر کو فون پہ انٹیلی جنس کے چھاپے کی اطلاع دی۔ اور سنو ـــــ پھر تم گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دس میں راجر سے ملنے گئے اور اس کے بعد تم جوزفین کلب میں گئے۔ اب بولو ـــــ اب بھی تم کہو گے کہ میں راجر کو نہیں جانتا"۔ عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"بکواس ــــ سب بکواس ــــ میں کہیں نہیں گیا۔ اور نہ ہی میں راجہ کو جانتا ہوں اور نہ ہی میرا راجہ سے کوئی تعلق ہے۔ اس کا مطلب ہے تمہارا تعلق انٹیلی جنس سے ہے۔ تم نے پہلے بھی ایک غلط حرکت کی تھی اور تمہارے افسران کو معافی مانگنی پڑی تھی اور میں خاموش ہو گیا ــــ لیکن اب تم پھر آ گئے ہو اب تمہیں بھگتنا پڑے گا" ــــ پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کافی بلند تھی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ وہ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو بلانا چاہتا ہے ــــ اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر کئی غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہو گئے۔

"اوہ ــــ تو یہ پھر آ گیا ــــ تم کیوں آئے ہو" ــــ ایک غیر ملکی نے فیاض کو دیکھتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور باقی لوگوں کا موڈ بھی جارحانہ ہو گیا تھا۔

"ٹیڈ ــــ سفارت خانے ٹیلی فون کرو اور سفیر یا سیکرٹری کو بلاؤ۔ ان لوگوں کو اب مکمل سزا ملنی چاہیئے" ــــ پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور ایک غیر ملکی سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے میں رکھے ٹیلی فون کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ عمران خاموش کھڑا رہا جب کہ فیاض کا رنگ بدلنے لگا۔ عمران کی خاموشی اُسے بُری طرح کھل رہی تھی۔ اُسے اصل صورت حال کا علم نہ تھا کہ پروفیسر غیر ملکی انجینئر ہے اور عمران ... پر ... کیا ہو تی۔

www.urdukorner.com

"سفیر صاحب خود آ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ ٹیڈہ اس دوران ٹیلی فون سے فارغ ہو گیا تھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"کیا ایک ٹیلی فون ہمیں بھی کرنے کی اجازت ہے؟" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اب تم بچ کر نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔ چاہے جو بھی کر لو" پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آرام سے بات کرو پروفیسر۔۔۔۔۔ تم ایک ذمہ دار آفیسر کے سامنے کھڑے ہو۔ تمہارا سفیر آ جائے پھر بات ہو گی۔ میں دیکھتا ہوں تم راجہ کا پتہ کیسے نہیں بتاتے۔۔۔۔۔ ہمارے پاس مکمل ثبوت ہے کہ تم راجر کو جانتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا۔ اور اس کا انداز ایسا تھا کہ پروفیسر اور دوسرے غیر ملکی یک دم خاموش ہو گئے اور عمران نے آگے بڑھ کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔۔۔۔۔ اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سر سلطان سے بات کراؤ جلدی"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والا شاید عمران کے لہجے سے مرعوب ہو گیا تھا۔

اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"سلطان سپیکنگ ــــ کون صاحب ہیں؟" ــــ سر سلطان نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں پروفیسر گھوش بول رہا ہوں سر سلطان۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض میرے ساتھ ہے" ــــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ تم عمران ــــ تم مگر یہ پروفیسر گھوش ــــ کیا مطلب؟" ــــ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی اصل آواز پہچان گئے تھے ــــ اس لئے ان کے منہ سے بے اختیار عمران کا لفظ نکل گیا تھا۔

"میں پروفیسر گھوش ہوں جناب ــــ آپ فوراً شاہی روڈ کی پیلی عمارت میں آجائیے۔ جہاں غیر ملکی انجینئرز ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہاں ان کے سفارت خانے کا سفیر بھی آرہا ہے۔ آپ فوراً پہنچ جائیں ــــ حالات خراب ہیں" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا سر رحمان کو بھی لے آنا ہے" ــــ سر سلطان شاید ساری صورت حال سمجھ گئے تھے۔

"آپ خود پہنچیں ــــ اکیلے" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آخر آپ لوگوں نے ہمیں ہی کیوں تاک رکھا ہے۔ آخر بات کیا ہے ــــ آپ کس کیس کی تفتیش کر رہے ہیں" ایک غیر ملکی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ہم تو صرف پروفیسر سے راجر کا پتہ پوچھ رہے ہیں اور بس۔ جو انہیں بتانا پڑے گا" ــــ عمران نے کہا۔

"میں جب کسی راجر کو جانتا ہی نہیں تو میں بتاؤں گا کیسے"۔ پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کو بتانا ہو گا پروفیسر ــــ ہم مجسموں کو بھی بولنا سکھا دیتے ہیں" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ پروفیسر کوئی جواب دیتا اچانک کئی کاروں کے اندر آنے کی آواز سنائی دی ــــ اور کئی غیر ملکی تیزی سے باہر کی طرف لپکے۔

"مجھے بتاؤ کہ آخر اب ہو گا کیا ــــ یہ پروفیسر مجرم ہے"۔ فیاض نے گھبرائے ہوئے لہجے میں عمران کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا ــــ گھبراؤ مت"۔ ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر باوقار غیر ملکی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پروفیسر کے ساتھیوں کے علاوہ چند اور ــــ غیر ملکی بھی تھے ــــ انہوں نے اپنے سینوں پر سفارت خانے کے بیج آویزاں کر رکھے تھے۔

"میرا نام کنگسن ہے اور میں اس ملک میں مغربی جرمنی کا سفیر ہوں" ــــ اس ادھیڑ عمر غیر ملکی نے اندر آتے ہی بڑے باوقار لہجے میں عمران اور فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdukorner.com

"میرا نام پروفیسر گھوش ہے۔ میرا تعلق مقامی یونیورسٹی کے شعبہ تحقیق جرائم سے ہے ـــــ اور یہ یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں" ـــــ عمران نے بھی جواب میں اپنا اور فیاض کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ یہاں کیسے آئے ہیں ـــــ کیا یہ انجینئر مجرم ہیں"

سفیر کا لہجہ یک دم سخت ہو گیا۔

"ہم نے انہیں کب مجرم کہا ہے ـــــ ہم تو پروفیسر ڈنکن سے راجر کا پتہ پوچھنے آئے ہیں۔ انہوں نے پتہ بتانے کی بجائے آپ کو بلا لیا" ـــــ عمران نے ہی جواب دیا۔

"میں کسی راجر کو نہیں جانتا ـــــ لیکن یہ لوگ بضد ہیں۔ آج سے چند روز پہلے بھی انہوں نے یہی حرکت کی تھی کہ یہ اچانک یہاں آ گئے ـــــ اور انہوں نے ہمیں بین الاقوامی مجرم بتایا۔ اور ہم سب کو ہتھکڑیاں لگا دیں۔ پھر ان کے افسران آ گئے۔ انہوں نے ہتھکڑیاں کھلوا دیں اور ہم سب سے معافیاں مانگنے لگے کہ سب کچھ کسی غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے جس پر ہم خاموش ہو گئے اور ہم نے آپ کو بھی اطلاع نہ دی ـــــ اب یہ پھر آ گئے ہیں"

پروفیسر نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو یہ بات ہے۔ سیکرٹری" ـــــ سفیر نے پروفیسر کی بات سنتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ـــــ سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"سیکرٹری ـــــ تم وزارت خارجہ سے فون ملاؤ۔ میں حکومتی سطح پر احتجاج کرنا چاہتا ہوں" ـــــ سفیر نے سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فون کرنے کی تکلیف نہ کریں ـــــ وہ خود یہاں آ رہے ہیں۔ میں نے انہیں بلوایا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تو کیا تمہاری نظر میں واقعی یہ لوگ مجرم ہیں۔ کیا تم اسے ثابت کر سکتے ہو" ـــــ سفیر نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا ـــــ پروفیسر نے جیسے ہی راجر کا پتہ بتایا مجرم آپ کے سامنے ہوگا" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ایک اور کار کے رکنے کی آواز سنائی دی ـــــ اور پھر چند لمحوں بعد سر سلطان اندر داخل ہوئے۔

"سر سلطان دیکھئے آپ کے آدمیوں نے یہاں کیا چکر چلا رکھا ہے۔ میں حکومتی سطح پر آپ سے احتجاج کرتا ہوں" ـــــ سفیر نے سر سلطان کو دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے پروفیسر گھوش" ـــــ سر سلطان سفیر کو جواب دینے کی بجائے عمران سے مخاطب ہوئے۔

"جناب ـــــ سب ٹھیک ہے اور آخر کار شیشے سرکل کے

www.urdukorner.com

مجرموں کو پکڑ ہی لیا ہے۔ اس تنظیم کا سرغنہ راجر ہے۔ اس کی امداد ایک مقامی لڑکی شہلا کر رہی تھی ــــ ان لوگوں کا مشن اس ملک میں منشیات کی ایک خاص قسم جسے یہ ایم۔ زیڈ کے نام سے پکارتے ہیں پھیلانا تھا ــــ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ ایم۔ زیڈ کو جو انسان میں انتہائی جنسی جذبات اجاگر کر دیتا ہے۔ اعلیٰ طبقے کے مردوں اور عورتوں میں مفت تقسیم کرتے ــــ اور جب وہ اس کے عادی ہو جاتے تو پھر انہیں بلیک میل کر کے ان سے بھاری دولت کے ساتھ ساتھ ملکی ٹاپ سیکرٹ راز حاصل کئے جاتے۔ یہ سب کام یہ لوگ انتہائی خاموشی سے کرتے ہیں ــــ راجر نے ایم۔ زیڈ کو پھیلانے کے لئے شہلا کو مہرہ بنایا۔ اور شہلا نے ایم۔ زیڈ اعلیٰ طبقے کی چند لڑکیوں کو ایک ہوٹل میں پلا دیا ــــ وہاں سے ایم۔ زیڈ کی شیشی میرے ہاتھ لگی اور میں نے اس کا تجزیہ کیا۔ اور اس طرح اصل صورت حال سامنے آ گئی ــــ لیکن انہیں بھی اطلاع مل گئی۔ کہ انٹیلی جنس ان کے پیچھے لگ گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے فیاض صاحب پر حملہ کر دیا ــــ مگر فیاض صاحب نے کمال بہادری اور جرأت سے کام لیتے ہوئے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ اس پر راجر نے جو گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دس میں رہائش پذیر تھا۔ کوٹھی چھوڑ دی ــــ اور پھر جوز فین کلب جا کر جہاں شہلا رہتی تھی اُسے قتل کر دیا اور اس کی لاش یہاں اس بلڈنگ میں چھپا دی" ــــ عمران نے تفصیل بتا دی۔

"اس بلڈنگ میں ــــ کیا مطلب ہے ــــ راجر کا اس بلڈنگ

www.urdukorner.com

سے کیا تعلق"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ واقعی انجینئر ہیں اور ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ کا اس تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صرف آپ کا ۔۔۔۔ آپ برائے کرم جا کر اس بلڈنگ کی تلاشی لیں آپ کو لاش مل جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے پروفیسر کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاؤ دیکھو ۔۔۔۔۔ ابھی پتہ لگ جائے گا کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ ہے"۔۔۔۔۔ سفیر نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عمران کے بااعتماد لہجے کی وجہ سے الجھن کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

سفیر کے کہنے پر چند غیر ملکی نوجوان تیزی سے باہر نکل گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد باہر شور سا مچا ۔۔۔۔۔ اور پھر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں نزدیک آتی چلی گئیں۔

"سر سر ۔۔۔۔۔ بلڈنگ کے شمالی کونے میں ایک لڑکی کی لاش موجود ہے۔ وہ بار کے پیچھے پڑی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔ ایک غیر ملکی نے خوف زدہ لہجے میں آ کر اطلاع دیتے ہوئے کہا۔ اور سفیر کے ساتھ ساتھ سب لوگ بڑی طرح چونک پڑے ۔۔۔۔۔ پروفیسر کی آنکھوں میں بھی الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"بکواس ہے یہ سازش ہے۔ یہ ان کا حربہ ہے۔ انہوں نے کسی لڑکی کی لاش اندر پھینکوا دی ہو گی"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں خود لاش دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ سفیر نے اٹھتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

"یہیں منگوا لیجیئے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر سفیر نے سر ہلا دیا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد شہلا کی لاش اٹھا کر اس کمرے میں لائی گئی۔

"مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ لاش اسی راجر نے یہاں لا کر ڈالی ہے ـــــ اور پھر پروفیسر کا راجر سے کیا تعلق ہے اس بات کو ثابت کیجیئے" ـــــ سفیر نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ کا انجینئر پروفیسر ڈنکن ہے نا ـــــ اور آپ پروفیسر ڈنکن کی سفارتی حمایت کے لئے یہاں آئے ہیں ـــــ آپ کا بین الاقوامی مجرم تنظیم کے سرغنے سے تو کوئی تعلق نہیں"

عمران نے بڑے باوقار لہجے میں سفیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل بالکل ـــــ ہمارا مجرموں سے کیا واسطہ۔ پروفیسر ہمارے معزز ترین آدمی ہیں۔ آپ کو ان پر غلط شبہ کرنے کے بھی ہولناک نتائج بھگتنا پڑیں گے" ـــــ سفیر نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ راجر بتلائے گا کہ پروفیسر کہاں ہے" ـــــ عمران نے اچانک پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب" ـــــ پروفیسر نے جھٹکا کھا کر دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اس فقرے پر کمرے کا ہر فرد بری طرح اچھل پڑا۔

فیاض اب اتنا احمق بھی نہ تھا کہ عمران کے فقرے کا مطلب نہ سمجھتا ـــــ اس نے تیزی سے ریوالور نکالنے کے لئے ہاتھ ڈالا۔

www.urdukorner.com

"تم بکواس کر رہے ہو ـــــ مجھ پر الزام لگا رہے ہو" ـــــ پروفیسر نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر اس کا لہجہ صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ شدید طور پر بوکھلا گیا ہے۔

"میک اپ اتار کر دکھا دوں ـــــ میری نظریں میک اپ کے اندر کی اصل شکل کو بھی پہچانتی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے سر سلطان کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ پروفیسر نے کسی چیتے کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی ـــــ اور پلک جھپکنے میں اس نے قریب موجود سر سلطان کی گردن میں ہاتھ ڈال کر انہیں اپنے سینے سے چپکا لیا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور چمکنے لگا تھا۔

"میں اس کو گولی مار دوں گا ـــــ ہٹ جاؤ ـــــ سب لوگ ہٹ جاؤ" ـــــ راجر نے اس بار اپنی اصل آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بس جناب سفیر صاحب ـــــ اب آپ کو ثبوت مل گیا۔ اب تو آپ حکومتی سطح پر احتجاج نہیں کریں گے" ـــــ عمران نے یوں مطمئن انداز میں کہا جیسے کوئی شعبدہ گر اپنی کامیاب شعبدہ گری کے متعلق رائے لے رہا ہو۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ـــــ مگر" ـــــ سفیر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔ باقی انجینئر بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑے تھے۔ ان کے خواب میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ پروفیسر ٹونگن کی

www.urdukorner.com

بجائے یہ کوئی مجرم ہو سکتا ہے۔

"فیاض نے تیزی سے ہولسٹر سے ریوالور کھینچا وہ شاید جوش میں آکر کچھ کرنا چاہتا تھا ____ مگر عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"صبر کرو فیاض ____ سر سلطان پٹھی مارنا جانتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے ان سب کی آنکھیں مزید حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جب اچانک سر سلطان کے جسم نے مخصوص انداز میں جھٹکا کھایا اور پروفیسر چیخ کر کسی گیند کی طرح ان کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا عمران اور فیاض کے سامنے پشت کے بل زمین پر آگرا ____ اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا تھا۔ پروفیسر کے گرتے ہی عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور چند لمحوں میں پروفیسر زمین سے اٹھ کر ان کے سامنے کھڑا تھا ____ مگر اس کی حالت یہ تھی کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر مڑ کر عمران کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے تھے ____ اور پھر فیاض نے انتہائی تیزی سے ہتھکڑی نکال کر اس کی دونوں کلائیوں کے گرد پھرتی سے ڈال کر کلپ لگا دیا ____ اور عمران نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اب پروفیسر بڑی طرح بے بس ہو گیا تھا۔

"واہ سر سلطان صاحب ____ آپ کو ورلڈ ریسلنگ چیمپئن ہونا چاہیئے۔ کیا داؤ مارا ہے"۔ ____ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان مسکرا دیئے۔

www.urdukorner.com

عمران نے ایک کیس کے بعد سر سلطان کو دو چار خطرناک قسم کے داؤ کی باقاعدہ ٹریننگ دی تھی ــــ تاکہ کسی بھی موقع پر وہ خود ہی طور پر اپنا بچاؤ کر سکیں اور عمران نے اسی لئے جان بوجھ کر ایک داؤ کا نام لیا تھا ــــ اور اس کا نام سنتے ہی سر سلطان نے انتہائی مہارت سے وہ داؤ لگا دیا اور نتیجہ سب کے سامنے آ گیا۔

"پانی اور تولیہ لاؤ ــــ میں ابھی اس کا میک اپ صاف کر دیتا ہوں" ــــ عمران نے یوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا جیسے وہ سٹیج پر کھڑا اپنا تماشہ دکھلانے کے موڈ میں ہو ــــ اور پھر ایک انجینئر تیزی سے باہر بھاگا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک جگ میں پانی اور تولیہ لے کر آ گیا۔ عمران نے جیب سے میک اپ باکس نکالا ــــ اور اس میں سے ایک ٹیوب نکال کر اس کا پیسٹ پروفیسر کے چہرے پر مل دیا۔ اور پھر پانی سے اس کا منہ دھو کر جب اس نے اس کا منہ تولیے سے رگڑا تو پروفیسر کا میک اپ صاف ہوتا چلا گیا ــــ اب وہاں راجر موجود تھا۔

"ناظرین و حاضرین ــــ ڈیتھ سرکل کے سرغنہ اور بین الاقوامی مجرم راجر سے ملیئے۔ جسے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے گرفتار کیا ہے" ــــ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"مگر پروفیسر ڈکسن کہاں ہے" ــــ سفیر اور پروفیسر کے ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے ــــ اس نے پروفیسر کو ختم کر کے

www.urdukorner.com

اس کا روپ دھار لیا ہے۔ پروفیسر بھی شاید اس کا ساتھی تھا۔ پھر پروفیسر کے روپ میں اس نے جوزفین کلب جا کر شہلا کو ختم کیا اور اس کے بعد یہاں آ گیا۔۔۔۔ تاکہ پروفیسر کے روپ میں اسے سفارتی حمایت مل جائے اور اسی آڑ میں یہ یہاں سے فرار ہو سکے مگر انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اسے کہاں چھوڑتا تھا۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان۔۔۔۔ میں شرمندہ ہوں۔ آپ لوگ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو گا۔" سفیر نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"آپ اپنا حکومتی سطح پر احتجاج واپس لے رہے ہیں یا نہیں۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ مجھے مزید شرمندہ نہ کریں۔"۔۔۔۔ سفیر نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔۔۔۔ کیا آپ مجھے راستے میں ڈراپ کر دیں گے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ کھڑے کھڑے تھک گیا ہوں۔ انہوں نے تو مجھے بیٹھنے کے لئے بھی نہیں کہا۔"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ سوری۔۔۔۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ چکر ہے۔"۔۔۔۔ چند غیر ملکی انجینئروں نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کی شرمندگی سے میری تھکاوٹ دور نہیں ہو سکتی۔ بہرحال آپ کا شکریہ۔۔۔۔ آپ نے کم از کم اتنا تعاون کیا ہے۔ کہ

www.urdukorner.com

ہمیں فوراً پکڑ کر پیٹنا نہیں شروع کر دیا۔ ورنہ تو مالش کرنے والا بھی تھکاوٹ نہ اتار سکتا۔" ــــــ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آیئے آیئے پروفیسر ــــــ آپ جیسے معزز آدمی کو لفٹ دینا تو میرے لئے باعث افتخار ہو گا۔" ــــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا جناب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب ــــــ اب آپ جانیں اور آپ کے مجرم ــــــ میرے حق میں دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھاری قرض سے سبکدوش کرنے کی کوئی سبیل پیدا کر ہی دیتا ہے۔" ــــــ عمران نے فیاض سے مخاطب ہو کر کہا جو پروفیسر کو پکڑے کھڑا تھا اور فیاض صرف پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا اشارہ سمجھ گیا تھا ــــــ اور اُسے نظر آ رہا تھا کہ اُسے ایک اور چیک لکھنا پڑے گا۔

ختم شد

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں فور سٹارز سلسلے کا نیا اور منفرد ناول

مکروہ جرم

مصنف ـــــــ مظہر کلیم ایم اے

جعلی اور نقلی ادویات جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔

جعلی اور نقلی ادویات جو ایسا مکروہ جرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا۔

جعلی اور نقلی ادویات جس کے خلاف فور سٹارز اپنی پوری قوت سے میدان میں نکل آئے۔

جعلی اور نقلی ادویات جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جا رہی تھیں۔

مکروہ جرم جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فور سٹارز بھی حیران رہ گئے۔ کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا؟

ایسے مجرم جو بظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابل نفرت مجرم تھے

وہ لمحہ جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا قانون مکافات عمل حرکت میں آ گیا۔ پھر کیا ہوا؟ انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ

وہ لمحہ جب فور سٹارز نے سوپر فیاض کو بھی ان مکروہ مجرموں کے ساتھ اغوا کر لیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے۔

www.urdukorner.com

کیا سوپر فیاض بھی اس جرم میں شریک تھا۔ کیا وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ یا؟
سماجی برائی کے اس قابل نفرت جال کو فور سٹارز نے کس طرح توڑا۔ توڑ بھی سکے ——— یا ——— نہیں؟

انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

تیز اور مسلسل ایکشن
لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
اعصاب شکن سسپنس

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک یادگار اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زیرو لاسٹری

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

زیرو لاسٹری ایک پراسرار لیبارٹری جس میں پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک ہتھیار فونک ماسٹر تیار کیا جا رہا تھا۔

زیرو لاسٹری جسے تلاش کرنے کی غرض سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا میں مختلف تنظیموں سے ٹکراتا پھرا۔ لیکن آخر کار اسے ناکامی ہوئی۔ کیوں ؟

زیرو لاسٹری بین الاقوامی مجرم تنظیم "گن گرین" کے تحت قائم کی گئی تھی اور گن گرین کا سربراہ شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا۔ ایک حیرت انگیز کردار۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ماڈرن وچ ڈاکٹر جس کی قوتوں سے عمران بھی واقف نہ تھا۔ پھر ——— ؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے اپنی ساحرانہ قوتوں سے عمران کی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو یکسر سلب کر لیا۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کے مقابلے میں آکر عمران، جوزف اور جوانا تینوں حقیر کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گئے۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے زیرو لاسٹری کے گرد اپنی شیطانی قوتوں کا ناقابل تسخیر جال پھیلا رکھا تھا۔

موٹیری ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی مادام ڈنشا جسے موٹیری یعنی غضبناک شیرنی کہا جاتا تھا۔

www.urdukorner.com

موٹیری جس نے عمران، جوانا اور ٹائیگر کی نظروں کے سامنے جوزف جیسے شہ زور کی گردن اپنے خوفناک دانتوں سے بھنبھوڑ کر رکھ دی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

زیرو لاسٹری جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل بے بسی کے بعد ٹائیگر نے بے مثال اور جان لیوا جدوجہد کی۔ کیا ٹائیگر کامیاب ہو گیا۔ یا؟

زیرو لاسٹری کیا عمران اور اس کے ساتھی اس پراسرار لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے عمران کو بالآخر نورانی قوتوں کا سہارا لینا پڑا۔ کیا عمران نورانی قوتوں کی مدد سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکا —— یا —— ؟

جوزف افریقہ کا شہزادہ جس نے عمران کی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کو شیطانی قوتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ کیا جوزف ہمیشہ کے لئے عمران سے بچھڑ گیا۔ یا؟

قدیم شیطانی ساحرانہ علوم کے دھندلکوں میں لپٹا ہوا
ایک پراسرار دلچسپ اور حیرت انگیز ناول
ایک ایسا دلچسپ ناول جو قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا ہے

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

لانگ برڈ کمپلیکس ——— اول	روزی راسکل ——— مکمل
لانگ برڈ کمپلیکس ——— دوم	راک ہیڈ ——— مکمل
لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس ——— اول	عمران کا اغوا ——— اول
لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس ——— دوم	عمران کا اغوا ——— دوم
بلاسٹنگ اسٹیشن ——— اول	سپارگو ——— مکمل
بلاسٹنگ اسٹیشن ——— دوم	ڈائمنڈ پاوڈر ——— مکمل
ساسک سنٹر ——— اول	تفریحی مشن ——— مکمل
ساسک سنٹر ——— دوم	ٹریٹی ——— اول
بلیک کرائم ——— اول	ٹریٹی ——— دوم
بلیک کرائم ——— دوم	گرین ڈیتھ ——— اول
لاسٹ اپ سیٹ ——— اول	گرین ڈیتھ ——— دوم
لاسٹ اپ سیٹ ——— دوم	پاور ایجنٹ ——— اول
سفلی دنیا ——— اول	پاور ایجنٹ ——— دوم
سفلی دنیا ——— دوم	مکروہ جرم ——— اول
پرنس کاچان ——— اول	مکروہ جرم ——— دوم
پرنس کاچان ——— دوم	ٹاور سیکشن ——— مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com